حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ
مصلح موعود و بانی تحریک جدید
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت
مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام
کا پیغام پہنچا اور مختلف قوموں کے لاکھوں آدمیوں کی روحانی تسکین
کا باعث بنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

HAZRAT MIRZA BASHIR-UD-DIN MAHMUD AHMAD
(May God be pleased with him)

MUSLIH MAUOOD

According to the prophecies of the Promised Messiah, (peace be on him) the message of Islam reached hundreds of thousands of people of various races and nationalities through the Muslih Mauood.

ماہنامہ

تحریکِ جدید

ربوہ

خاص نمبر

فروری ۱۹۶۷ء

(ایڈیٹر)
نسیم سیفی

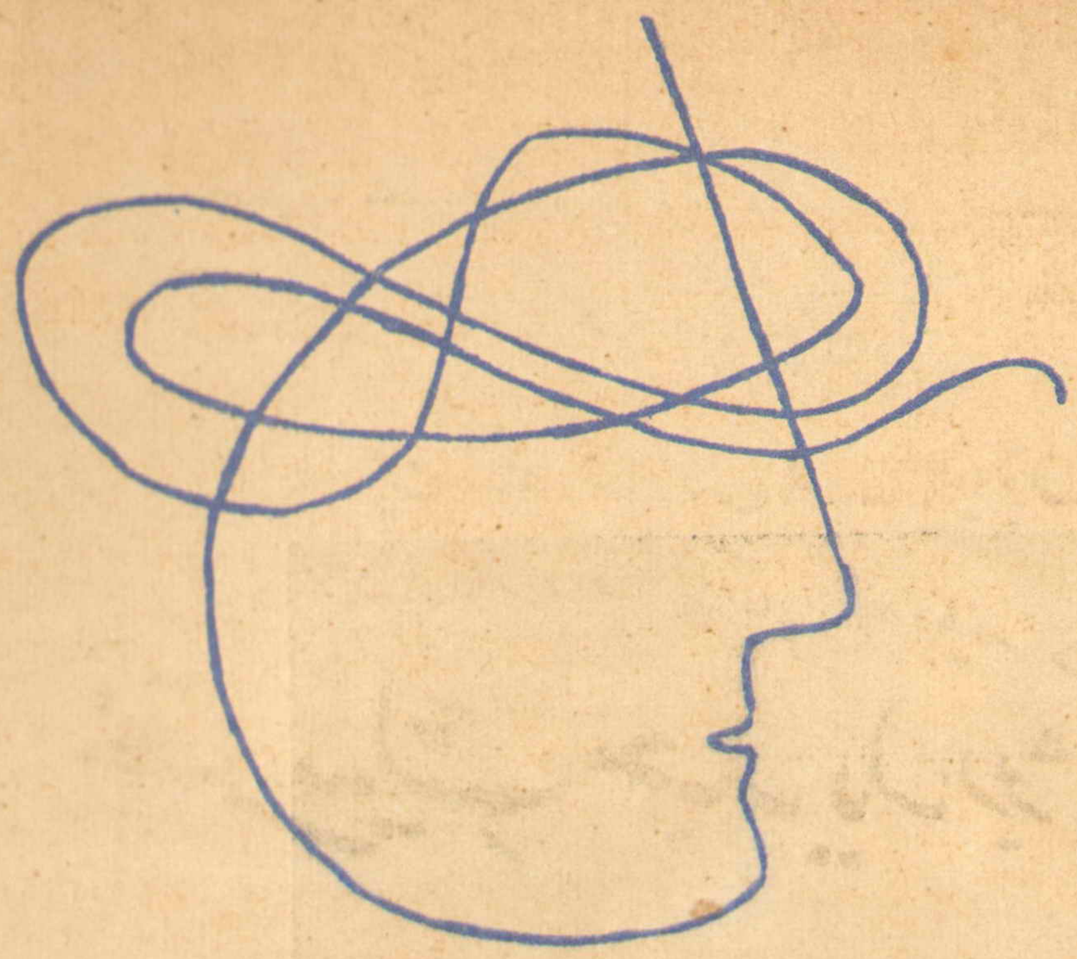

خیالِ مُسلسل.....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصوبوں کی جانچ پڑتال...اِمکانات کا تجزیہ...
صورتِ حال کا جائزہ....ہمیں ہمیشہ ہی آپ کی ضرورتوں کو
بہتر سمجھنے کی فکر رہتی ہے۔اس طرح ہماری تمام
کوششوں کا مقصد آپ کے مسئلوں کو بہتر سے بہتر جانچنا اور
آپ کو سُود مند مواقع فراہم کرنا ہے۔
مُلک ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ترقی کے اِس دَور میں بینکاری
کی ضروریات لامحدود ہیں ـــــ ہمیں احساس ہے کہ
اس میدان میں ہم نے ابھی صرف ابتدائی
مراحل طے کئے ہیں ـــــ اور ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔
اس کا ہمیں مُسلسل خیال رہتا ہے۔

UBL

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL-46-120-66-UD

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

سالنامہ فروری ۱۹۶۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فی پرچہ پچاس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے

فہرست مضامین

• یہ خاص نمبر	۲
• حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام	۵
• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کا پیغام	۷
• تحریک جدید کی برکات	۹
• تحریک جدید خدا و ندی میں سے ایک نعمت عظمیٰ ہے	۱۲
• پیمانِ وفا (نظم)	۱۵
• بانیٔ تحریک جدید	۱۷
• سرمدرشان تحریک جدید	۲۰
• تدبیر حسنہ تحریک جدید	۲۵
• تحریک جدید کی اہمیت	۲۶
• سیر و اتی الارض	۲۷
• وقف اولاد	۲۹
• نوائے وقت (نظم)	۳۰
• ایٹم بم کی اصطلاح اور عیسائیوں پر اسلام کا ایک عظیم الشان احسان	۳۱
• خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔	۳۲
• آبِ حیات (نظم)	۳۶
• یورپ میں اسلام کی ضیا پاشیاں	۳۷
• جامعہ احمدیہ ربوہ	۴۳
• صداقت کا پرچم لہراتا ہوا چل (نظم)	۴۸
• ہمارے تعلیمی ادارے	۴۹
• قیام پاکستان اور تحریک جدید	۵۲
• انصار اللہ کا عہد	۵۶
• تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ	۵۷
• احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج	۶۰
• قربانی کی ایک درخشندہ مثال	۶۱
• اسلام ایک زندہ مذہب ہے	۶۴
• تحریک جدید کا ایک اور کارنامہ	۶۵
• سرگرمِ عمل	۶۸
• اشتہارات	۷۳ تا ۸۰

• پرنٹر۔ عبداللطیف خان

• مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس

• مقام اشاعت۔ دفتر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۰ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ شمارہ ۲

تبلیغ ۱۳۴۶ھ ش ---------- فروری ۱۹۶۷ء

یہ خاص نمبر

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہمیں ماہنامہ تحریک جدید کا خاص نمبر شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یوں تو ہمیں خاص نمبروں کی اشاعت سے کوئی دلچسپی نہیں۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا ہر شمارہ ہی خاص نمبر ہوتا ہے۔ لیکن تحریک جدید سے متعلق زیادہ سے زیادہ مفید معلومات بہم پہنچانے کے لئے ہمارے عام شماروں کا حجم ناکافی ہونے کے باعث یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ایک ایسا شمارہ بھی ضرور شائع کرنا چاہیئے۔ جس میں تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں کو یکجا وقت پیش کیا جاسکے۔ تاکہ اپنوں اور غیروں کے لئے اس کی افادیت میں مقدور بھر اضافہ کرکے ان کی دلچسپی بڑھائی جاسکے۔

ماہنامہ تحریک جدید کو مفید سے مفید تر بنانے کے لئے جو احباب سال ڈیڑھ سال سے اپنی گراں قدر تجاویز سے ہماری مدد فرما رہے ہیں۔ ہم ان کے نہایت ممنون ہیں اور اسی طرح وہ اصحاب بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کی اشاعت کی وسعت میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

ہم اپنے تمام قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ اگرچہ اس پرچے کی ادارت کا فریضہ ہماری ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔ لیکن اس کی افادیت اور دلچسپی کو بڑھانے میں آپ کا ہم سے بھی زیادہ ہاتھ ہے۔ ہم اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق تحریک جدید کی کارکردگی کو آپ کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ آپ کو جس بات کی کمی کا احساس ہو وہ

آپ ہمارے نوٹس میں لائیں، جس زاویہ سے کسی بات کا پیش کرنا آپ کے خیال میں آپ کے حلقہ میں زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس زاویہ سے ہمیں آگاہ کریں۔ ہم انشاء اللہ العزیز آپ کی تجاویز کے پیش نظر پرچے کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

امید ہے کہ ہمیں آپ کا تعاون ہمیشہ حاصل رہے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری قربانیاں

ماہنامہ تحریک جدید کے اجرا کی اصل غرض و غایت یہ ہے کہ تحریک جدید کی کارکردگی احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب کے سامنے باقاعدگی کے ساتھ پیش کی جایا کرے۔ تاکہ غیر از جماعت دوستوں کو احمدیہ جماعت کی بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی کا علم ہوتا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں بھی توفیق دے کہ وہ بھی اپنے رنگ میں اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور احمدی دوستوں کو نہ صرف تحریک جدید کے کاموں سے واقفیت حاصل ہوتی رہے بلکہ ان کے دل میں زیادہ سے زیادہ قربانی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اس زمانہ میں اسلام کے لئے حقیقی قربانیاں کرنے والی جماعت صرف اور صرف احمدیہ جماعت ہی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کا معیار قربانی بہت بلند ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جو کام ہمارے ذمہ لگایا ہے۔ وہ اتنا وسیع ہے کہ ہماری قربانیوں کا معیار چاہے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو جائے کام کی وسعت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بہرحال ہمارا فرض ہے کہ اپنی قربانیوں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ اور قربانیوں کے معیار کو بڑھانے کا جذبہ پیدا کرنے کی غرض سے ہی ماہنامہ تحریک جدید جاری کیا گیا تھا۔ کیا آپ نے کبھی اس ماہنامے کو پڑھ کر تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ کا ارادہ کیا ہے؟ اگر نہیں کی تو کیا اب آپ اس امر پر غور فرمائیں گے

نئی سکیمیں

ہماری جماعت کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں ہمیں نظام خلافت سے نوازا ہے۔ اور ایک عرصہ کی تربیت کے نتیجہ میں اب ہم میں سے ہر فرد اس بات کو شدت سے محسوس کرتا ہے کہ اسلام کی حقیقی ترقی ہماری ہی جماعت سے وابستہ ہے اور ہماری جماعت کی کامیابی کا انحصار خلیفۂ وقت کی اطاعت پر ہے۔ جس قدر زیادہ جذبے کے ساتھ ہم خلیفۂ وقت کی اطاعت کریں گے۔ اتنا ہی کامیابی کی منزل ہم سے قریب سے قریب تر ہوتی چلی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس والہانہ عقیدت کے ساتھ جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تھی۔ اس کا ایک ادنیٰ سا ثبوت تحریک جدید کے کام کی وسعت میں دیکھا جا سکتا ہے اور جس محبت کے ساتھ جماعت نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک پر لبیک کہا ہے۔ اور جس فراخ دلی کے ساتھ اس کے لئے اپنے اموال پیش کئے ہیں وہ جماعت کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور عقیدت کے ایک کرشمہ سے کسی طرح کم نہیں

یہ بات انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے آغاز ہی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی ایسی سکیمیں پیش فرمائی ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے جماعتی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ جانے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔

حضور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے علاوہ قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے نیز اس بات کا اہتمام کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت میں کوئی شخص بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔ اور جو ناظرہ جانتے ہیں وہ اس کا ترجمہ سیکھیں اور جو ترجمہ جانتے ہیں وہ تفسیر پڑھیں۔ اسی طرح حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت اس بات کا انتظام کرے کہ کوئی شخص بھوکا نہ رہے۔

وقف عارضی کی سکیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعتوں کو بیدار کرنے کا انتظام فرما دیا ہے اور یہ سکیم روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ہم ان تمام سکیموں کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے قارئین سے گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے جذبۂ اطاعت کو ہر رنگ میں بروئے کار لانے کی کوشش فرمائیں اور حضرت امیر المومنین کی جاری کردہ ہر سکیم کو اس رنگ میں عملی جامہ پہنائیں کہ ہم میں سے ہر شخص فخر کے ساتھ یہ کہہ سکے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہر سکیم میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر ارشاد پر دلی بشاشت کے ساتھ لبیک کہنے کی توفیق دے۔ آمین

قرآن مجھ کو دے دے

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے ÷ قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے
دل پاک کر دے میرا دنیا کی چاہتوں سے ÷ محبوبیت سے حصہ سبحان مجھ کو دے دے

(حضرت مصلح موعودؓ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کی اشاعت کے لئے بڑے بڑے مجاہدات کرنے ہیں۔ مالی قربانیاں دینی ہیں اور زندگی وقف کرنی ہے۔"

نیز فرمایا:-

"جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آرہے۔ باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ مبلغ کم ہیں۔ ہماری طرف مبلغ بھجوائیں۔ خود یہاں پاکستان کی قریباً ہر جماعت لکھ رہی ہے کہ ہمارے پاس واقف عارضی بھیجیں۔ میں نے مٹی یا آٹے کے بت بنا کر تو نہیں بھیجنے۔ جب تک وقف عارضی کے لئے لوگ اپنے آپ پیش نہ کریں گے۔ اس وقت تک دنیا کی اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلہ میں ہمیں کسی قسم کی سستی یا غفلت یا مُردنی کا ثبوت نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اور محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل تین زندگیوں کے ساتھ ہمارا تعلق قائم ہوا ہے۔

ایک تو حقیقی اور ازلی ابدی زندگی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی زندہ طاقتیں ہمیشہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ لیکن اس ازلی ابدی زندگی اور حیات سے دو اور زندگیاں نکلیں

ایک قرآنی شریعت کی اور دوسری محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض کی اور حضرت

مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ان دو قائم رہنے والی زندگیوں کے ساتھ باندھ دیا ہے

تو بنیاد تو خالص اور ہمیشہ ہمیش رہنے والی زندگی ہے اور دوسری دو زندگیاں اس سے جو

پھوٹیں تو وہ بھی رہتی دنیا تک قائم ہیں۔ قرآنی تعلیم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے

فیوض۔ ان کے ساتھ بندھ جانے کے بعد مردہ ہونے کا کیا سوال۔ اور اس کے

ساتھ تعلق ہو جانے کے بعد ایک دوسرے کو ستانے اور ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے

یا کسی کو دکھ پہنچانے یا اپنے بھائی کو سکھ نہ پہنچانے کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ ہر

احمدی کو احمدی کے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک کرنا چاہیئے۔ اور ہر دوسرے انسان کے

ساتھ جو ابھی احمدی نہیں اس رنگ میں تعلق کا اظہار کرنا چاہیئے کہ قرآن کریم کی صحیح

تعلیم اس کے سامنے آجائے۔ اور قرآن کریم کی اس تعلیم پر ایمان لانے والے

اور اس کی پیروی کرنے والے بن جائیں اور اس سے محروم رہ کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی

اور اس کی لعنت اور اس کے قہر کو جذب کرنے والے نہ ہوں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء)

وقفِ زندگی تحریک

کو

زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کا احبابِ جماعت کے نام پیغام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس موقعہ پر کہ تحریک جدید کا سالنامہ شائع کیا جا رہا ہے۔ مجھے یہ اظہار کرنے میں خوشی محسوس ہوتی ہے کہ رسالہ تحریکِ جدید کا پہلا سال کامیابی کے ساتھ گزرا ہے۔ اس کے جاری کرنے کی بڑی غرض یہ تھی کہ احباب کو اس تبلیغی کام سے متعارف کر دیا جائے جو تحریکِ جدید کے ذریعہ اکناف عالم میں ہو رہا ہے میرے لئے یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ اس رسالہ نے یہ اہم ضرورت پوری کی ہے۔ پڑھنے والوں نے بھی اسے پسند کیا ہے اور اس کی اشاعت میں دلچسپی لی ہے۔ بعض نے عمدہ تاثرات کا اظہار کیا ہے چنانچہ ایک دوست نے لکھا ہے:۔

"یہ رسالہ نہایت مفید ہے اس سے نہ صرف جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات سے جماعت کے احباب اور غیر از جماعت احباب واقفیت حاصل کرتے ہیں بلکہ چندہ تحریکِ جدید کی بروقت ادائیگی اور اس میں اضافہ کرنے کے جذبات بیدار کرنے کے لئے بھی اس کے مضامین ممد ثابت ثابت ہوتے ہیں"۔

مکرم صاحبزادہ میرزا مبارک احمد صاحب
وکیل اعلیٰ تحریک جدید

مکرم و محترم صاحبزادہ صاحب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ھیں ۔ آپ نے مولوی فاضل اور بی اے کے امتحانات پاس کئے اور دینی خدمات کیلئے اپنی زندگی کو وقف کردیا ۔

تقسیم ھند کے معاً بعد جب کشمیر کیلئے احمدی مجاھدین کی فرقان فورس کا قیام عمل میں آیا تو آپ نے کرنل آفیسر کمانڈنگ کی حیثیت سے اس میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں اب آپ تحریک جدید میں وکیل اعلی (اور وکیل التبشیر) کے عہدہ پر فائز ھیں ۔ اس لحاظ سے نہ صرف بیرونی ممالک میں قائم کردہ مشنوں کی رھنمائی اور نئے مشن کھولنے کا کام آپ کے سپرد ھے بلکہ تحریک جدید کے جملہ شعبوں (جن میں وکالت تبشیر ۔ وکالت مال ۔ وکالت تعلیم وکالت زراعت اور صیغہ امانت شامل ھیں) کی نگرانی اور رھنمائی بھی آپ ھی کے فرائض میں داخل ھے ۔

مکرم صاحبزادہ صاحب کا بیرونی مشنوں کے متعلق یہ نظریہ ھے کہ انکی رھنمائی کیلئے اور کام کو احسن طریق پر سر انجام دینے کی غرض سے ضروری ھے کہ ان دور افتادہ مشنوں میں خود جاکر معلومات حاصل کی جائیں ۔ چنانچہ آپ اس سلسلہ میں انڈونیشیا ۔ یوروپ ۔ امریکہ ۔ مغربی افریقہ کا دورہ فرما چکے ھیں ۔ ھر دورے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے متعدد نئی سکیموں پر عمل درآمد ھونے کی وجہ سے بہتر طریق پر کام ھونا شروع ھو جاتا رھا ھے ۔ اب امید ھے کہ آپ انشاءاللہ عنقریب مشرقی افریقہ اور دیگر ممالک (جہاں ابھی تک آپ تشریف نہیں لے جاسکے) کا بھی دورہ فرمائینگے ۔

جب سے آپ نے وکالت تبشیر کا عہدہ سنبھالا ھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوروپ میں پانچ نئی مساجد تعمیر ھو چکی ھیں (ھالینڈ ۔ سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک میں ایک ایک اور جرمنی میں دو) مزید ممالک میں مساجد کی تعمیر کا پروگرام زیر غور ھے ۔ مغربی افریقہ میں سکولوں کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ھوا ھے اور تبلیغی ضروریات کے مطابق آپ کی رھنمائی میں تحریک جدید نے اور بیرونی مشنوں نے بھی مختلف زبانوں میں کثیر تعداد میں اسلامی لٹریچر شائع کیا ھے ۔ اللہ تعالیٰ آپکی کوششوں میں برکت ڈالے ۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

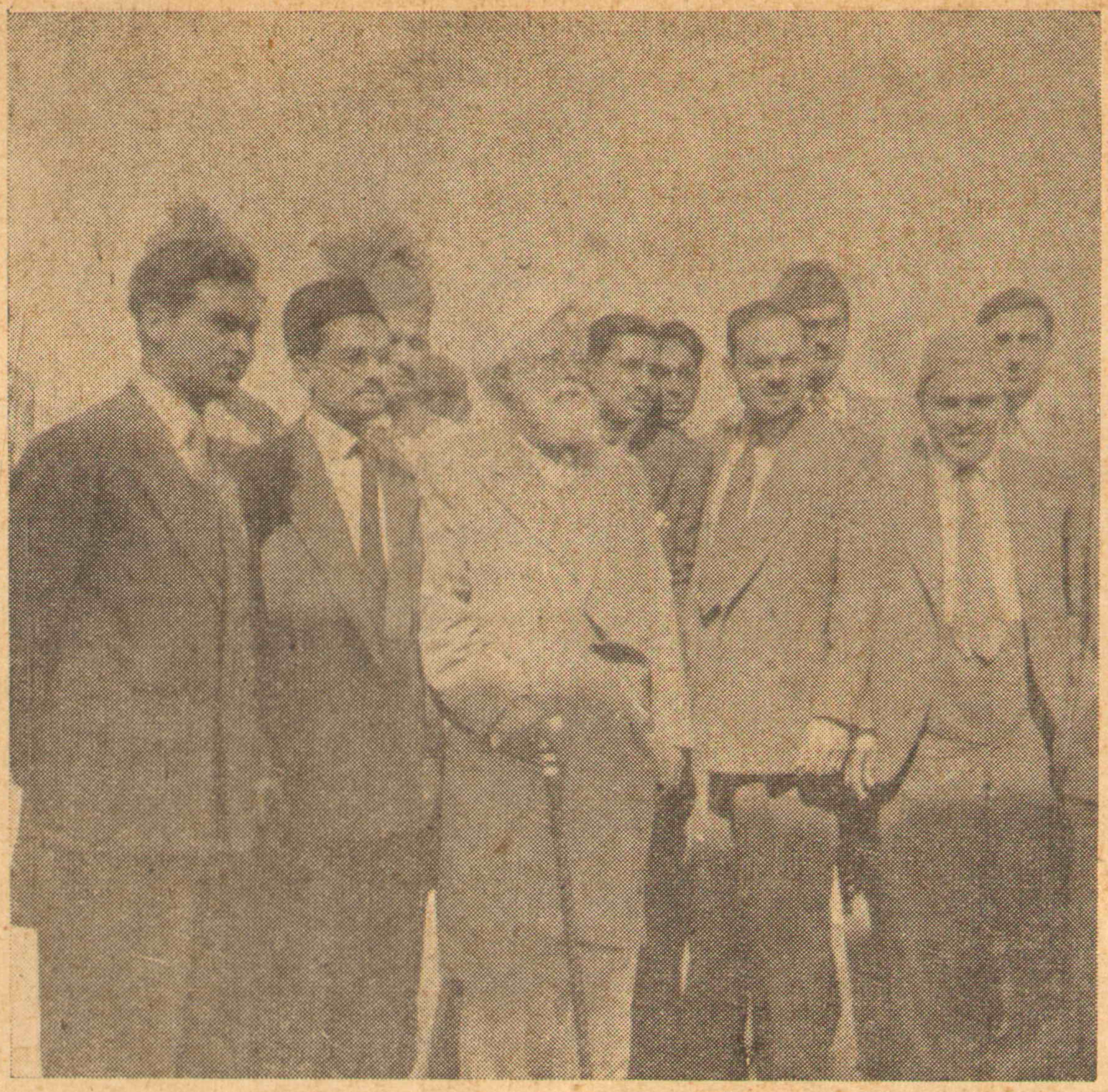

Hazrat
Muslih Mauood,
(May God be pleased
with him),
in London, 1955.

حضرت مصلح موعودرضؓ
جماعت احمدیہ لندن کے
بعض احباب کے ساتھ
(۱۹۵۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Sahibzada Mirza
Mubarak Ahmad
Vakil-i-A'ala
(Second from
left) in Germany.

صاحبزادہ مرزا
مبارک احمد صاحب
وکیل اعلیٰ (بائیں
سے دوسرے)
جرمنی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس میں دوستوں کو اس موقعہ پر ایک تو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اشاعت کو اور زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کریں تا اس کے ذریعہ جماعت کے لوگوں میں تعصب دُور ہو۔ دوسری بات تحریکِ جدید کے اصل بنیادی کام سے متعلق ہے۔ تحریکِ جدید کا مقصد یورپ امریکہ۔ افریقہ غرضیکہ دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے کام کو وسیع کرنا ہے۔ اس مقصد کا تقاضہ ہے کہ ہزاروں ہزار مبلغ تیار کئے جائیں جو اپنے عملی نمونہ اور اشاعتِ لٹریچر کے ذریعہ اسلام کی سچی اور حسین تصویر سے غیر قوموں کو متعارف کرائیں۔ اور اسی طرح یہ مقصد تب پورا ہو سکتا ہے جب تائید اسلام میں دنیا بھر کی زبانوں میں لٹریچر شائع کیا جائے۔ دراصل اس کام کی تکمیل کے لئے ہزاروں ہزار مبلغ ہمیں چاہئیں اور ہزاروں زبانوں میں قرآن شریف کے تراجم اور حمایتِ اسلام میں کتابیں شائع کرنے کی ضرورت ہے۔

اس عظیم الشان کام کو انجام دینا آپ کے ہی سپرد ہے۔ کسی ہندو یا عیسائی یا بدھ نے آکر تو یہ کام نہیں کر دینا بلکہ احمدیوں نے ہی کرنا ہے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاکر نئے سرے سے اسلام کی خدمت کا ذمہ اٹھایا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد باندھا ہے۔ پس میں آپکو توجہ دلاتا ہوں کہ اس کام کی تکمیل کے لئے آپ تحریکِ جدید کا چندہ بروقت ادا کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ دیں۔ اور اسی طرح خدمتِ دین کے لئے وقفِ زندگی کی تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ نئے نئے واقفین زندگی کثرت سے آنے چاہئیں۔ تا تحریکِ جدید کا کام وسیع ہو۔ حتیٰ کہ وہ وقت آجائے کہ دنیا کے کونہ کونہ میں ہمارے مبلغ موجود ہوں اور دنیا بھر میں ہمارا لٹریچر لوگوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے رہا ہو۔

تحریکِ جدید کی برکات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غالباً ۱۹۳۴ء کا سال تھا جبکہ مجلس احرار نے احمدیت کے خلاف ایک وسیع فتنہ کھڑا کر کے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں خطرناک آگ بھڑکا رکھی تھی اور یہ لوگ بار بار خود مرکز سلسلہ قادیان میں بھی جا کر سلسلہ کے خلاف ہر قسم کا فساد برپا کرنے اور لوگوں میں خطرناک غلط فہمیاں پھیلانے اور حکومت کو بھی جماعت کے خلاف اکسانے میں مصروف تھے۔ ایسے وقت میں ظاہری آنکھوں سے دیکھنے والوں کو یوں نظر آتا تھا کہ گویا احمدیت ایک بہت چھوٹی اور کمزور سی کشتی ہے جو چاروں طرف سے شدید ناک طوفان میں گھری ہوئی ہے اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا ہاتھ جماعت احمدیہ کے سر پر تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح القدس کے ساتھ تائید فرمائی۔ اور آپ نے وحی خفی کے ماتحت احرار کے فتنہ کے متعلق فرمایا کہ:-

"میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں"

اس کے ساتھ ہی ظاہری تدبیر کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں ایک نیا نظام بھی القا کیا۔ جو جماعت کی حفاظت اور استحکام اور توسیع کے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا۔ یہ نظام "تحریکِ جدید" سے موسوم ہے

اس نظام کی بہت سی شاخیں تھیں جو بعض تبلیغ کے ساتھ اور بعض تربیت کے ساتھ اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں اور ان سب کاموں کو چلانے کے لئے ایک خاص چندے کی تحریک کی گئی جو آجکل چندہ تحریک جدید کہلاتا ہے۔ اس چندہ کے ذریعہ جماعت کے استحکام کے تعلق میں بہت سے کام کئے جاتے ہیں لیکن اس چندے کا سب سے بڑا معرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک میں اسلامی تبلیغ ہے اور آج خدا کے فضل سے یہ تبلیغ اتنی وسیع ہو چکی ہے کہ ۲۴ بیرونی ممالک میں جن میں اکثر عیسائی اور مشرک ممالک ہیں ۶۴ تبلیغی مرکز اسی چندہ کی بناء پر دن رات اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں جن میں ایسے مخلص اور فدائی نوجوان کام کرتے ہیں جنہوں نے اس نظام کے ماتحت اپنی زندگیاں خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر رکھی ہیں اور اس طرح تحریک جدید کے نظام کے ماتحت بیرونی ممالک میں اس وقت تک بارہ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور دس مختلف زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی چھپ کر شائع ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جس پر کوئی بڑی سے بڑی قوم اور بڑی سے بڑی اسلامی حکومت بھی بجا طور پر فخر کر سکتی ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ایک چھوٹی سی جماعت کو جس کے اکثر افراد غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اس عظیم الشان کام کی توفیق دی اور اسے پروان چڑھایا۔ اس کے علاوہ تحریک جدید کے مبارک چندہ سے پاکستان میں ایک وسیع زرعی جائداد بھی خریدی گئی ہے۔ تاکہ وہ اس کام کے لئے ایک مستقل آمد کا ذریعہ بن سکے چنانچہ تحریک جدید کے بھاری بجٹ میں اس اراضی کی معقول آمد بھی شامل ہوتی ہے۔

شروع شروع میں تحریک جدید کا چندہ عارضی اور وقتی اور محدود قسم کا سمجھا گیا تھا۔ مگر اب اسے خدائی تقدیر کے ماتحت اتنی وسعت حاصل ہو چکی ہے۔ کہ کم از کم جہاں تک اسلام کی بیرونی تبلیغ کا سوال ہے۔ یہ چندہ گویا اس نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور گو یہ چندہ ابھی تک جماعت کے افراد پر لازمی قرار نہیں دیا گیا۔ مگر جماعت کے ہزاروں افراد نے جس خوشی اور للّٰہیت اور قربانی کی روح کے ساتھ اس میں حصہ لیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اور یہ چندہ جماعت کے دوسرے چندوں کے علاوہ ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں اور علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ جن دوستوں نے تحریک جدید کے چندہ میں دلی اخلاص کے ساتھ حصہ لیا ہے اور اس کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی ہے ان کا نام نہ صرف اس دنیا کے آخری دور تک بلکہ بعد الموت بھی انشاء اللہ تعالیٰ دین کے ساتھ خدمت گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں بجا طور پر ان پر فخر کریں گی۔

جن بیرونی ممالک میں تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے وہ ساری دنیا میں اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ عملاً آزاد دنیا کا کوئی حصہ بھی ان سے خالی نہیں۔ برطانیہ۔ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ جزائر غرب الہند مغربی جرمنی۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ سویڈن۔ سپین لبنان۔ شام۔ مشرقی افریقہ میں۔ کینیا۔ ٹانگانیکا۔ یوگنڈا مغربی افریقہ میں۔ نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ ماریشس ہندوستان۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ بورنیو وغیرہ میں اسلام کے فدائی مجاہد تحریک جدید کے چندہ کے ذریعہ دن رات اسلام کی مخلصانہ خدمت بجا لا رہے ہیں اور قرآن مجید کے تراجم اور مساجد کی تعمیر اور دیگر لٹریچر کی اشاعت اس کے علاوہ ہے میں پھر کہتا ہوں کہ یہ کام وہ ہے جس پر آئندہ نسلیں فخر کریں گی۔ اور یہ وہ کام ہے جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے

مغربی ممالک میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو رہا ہے۔ بے شک یورپ اور امریکہ میں تعداد کے لحاظ سے ابھی تک نومسلم تھوڑے ہیں۔ مگر ان ممالک کے خیالات میں اتنا بھاری تغیر پیدا ہو رہا ہے کہ وہ عیسائی ممالک جو آج سے پچیس تیس سال پہلے اسلام کی ہر بات کو اعتراض کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اب قدر اور حق جوئی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر کا نظریہ جرح و تنقید سے بدل کر قدر شناسی کی طرف منتقل ہو رہا ہے اور افریقہ اور انڈونیشیا وغیرہ کے ممالک میں تو خدا کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے بھی بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ مغربی افریقہ کے ایک کٹر مسیحی نے حال ہی میں یہ لکھا ہے کہ اب مغربی افریقہ میں مسیحیت کو اسلام کے مقابلہ پر فتح اور غلبہ کا خیال چھوڑ دینا چاہیئے۔

یہ سب برکات یقیناً خدا کے خاص فضل و رحمت کا ثمرہ ہیں مگر ظاہر میں اس کا ذریعہ تحریک جدید کا چندہ ہے پس مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس چندہ میں حصہ لیا اور شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مبارک ہونگے وہ لوگ جو آئندہ اس چندہ میں حصہ لیں گے۔ اور شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔

تحریک جدید کے سلسلہ میں جو دیگر تربیتی اور تنظیمی اصلاحات ہوئی ہیں ان کے ذکر کو میں اس جگہ ترک کرتا ہوں اور اپنے اس دیباچہ کو اس مختصر سی بات پر ختم کرتا ہوں کہ اس وقت اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے خدا کی زبردست تقدیر حرکت میں ہے۔ اس لئے یہ کام بہرحال ہو کر رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے اطلاع پا کر فرمایا ہے اور کیا خوب فرمایا ہے ؎

بمنت ایں اجر نصرت را مدت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر کتاب تحریک جدید کے پانچزاری مجاہدین کے دیباچہ کے طور پر ۷ جولائی ۱۹۵۸ء کو سپرد قلم کی تھی) (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراف

لنڈن سے چھپنے والے اخبار "ویسٹ افریقن ریویو" نے دسمبر ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں مغربی افریقہ میں اسلام کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیتے ہوئے واضح الفاظ میں اس بات کا ذکر کیا کہ احمدیہ جماعت گو تعداد میں تو تھوڑی ہے لیکن اس کی آواز ہر جگہ پہنچ رہی ہے۔ یہ چھوٹی سی جماعت نہ صرف تبلیغی امور سرانجام دیتی ہے بلکہ مغربی خطوط پر سکول بھی چلا رہی ہے۔ اخبار بھی جاری کر رکھے ہیں اور غیر مذہبی پرچوں میں اس جماعت کے مبلغ مذہبی کالم بھی لکھتے ہیں اور اس طرح ملک کے ہر حلقہ پر اپنا اثر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ریڈیو کے ذریعہ بھی تقاریر نشر کر کے اسلام کی صحیح تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس اخبار نے اس مضمون کے ساتھ جو تصاویر شائع کیں ان میں سے ایک احمدیہ مسجد واراغا) کی تھی جو اس علاقے کی سب سے بڑی مساجد میں سے ایک ہے۔

تحریک جدید نعماء خداوندی میں سے ایک نعمتِ عظمیٰ ہے

یہ تحریک خدائی منشاء کے ماتحت جاری کی گئی ہے

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی بنیاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں رکھی۔ یہ وہ وقت تھا جب احمدیت کو مٹانے کے لئے تمام مخالف طاقتوں نے متحدہ محاذ قائم کر لیا تھا اور وہ تمام وسائل کو مجتمع کر کے اس خدائی سلسلہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینا چاہتی تھیں۔ مجلس احرار نے تو اپنا مقصد وحید یہ قرار دیا تھا کہ احمدیت کے پودہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا جائے گا۔ انہوں نے اپنی پروپیگنڈا مشینری سے دوسرے مسلمانوں کو بھی متاثر کیا اور پھر دوسری طرف حکومت انگریزی کا ایک حصہ بھی جماعت کو مٹانے کے لئے ان کی پشت پناہ بن گیا۔ بظاہر یوں نظر آتا تھا کہ یہ طوفان اس نرم و نازک پودہ کو نیست و نابود کر دے گا۔ اور اس کا کوئی نام لیوا بھی باقی نہیں چھوڑا جائے گا۔ مگر وہ قادر و توانا ہستی جس نے اپنے ہاتھ سے یہ پودا لگایا تھا اس کو کس طرح تباہ ہونے دیتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

آخر نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان مختلف طاقتوں کو اپنے زبردست غیبی ہاتھ سے احمدیت کے راستے سے ہٹایا۔ اور جماعت پہلے سے کہیں بڑھ کر ترقی کی منازل طے کرنے لگی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق ان مصائب اور مخالفتوں کے طوفان میں جماعت کی معجزانہ رنگ میں تائید و نصرت فرمائی مولانا رومی فرماتے ہیں:۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے وہ سکیم القاء فرمائی جو "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں

تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔ میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۲ء)

تحریک جدید گوناگوں برکات اور وسیع اور دائمی فوائد کی حامل ہے۔ جن کو مجملاً تین شقوں میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

اوّل۔ یہ کہ اس میں جماعت کی تربیت و اصلاح اور سادہ زندگی اختیار کرنے کے وہ اصول بتائے گئے ہیں۔ جن پر چل کر جماعت اندرونی اصلاح کے ساتھ ساتھ دینی کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے قابل ہو گئی۔ وہ اصول مختصراً حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ایک سے زیادہ کھانا نہ کھاؤ (۲) سینما اور تھیٹر نہ دیکھو (۳) بے کار نہ رہو (۴) ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو (۵) کسی جائز کام کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھو (۶) لباس اور زیورات میں روپیہ ضائع نہ کرو (۷) اپنے اخراجات کو کم کرو (۸) دینی اور جماعتی ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ بچاؤ۔ (۹) رمضان کے علاوہ بھی روزے رکھو (۱۰) دعاؤں کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی ترقی میں کوشاں رہو۔

ظاہر ہے کہ یہ اصول جماعتی ترقی کا ایک مستقل ذریعہ ہیں۔ اور کوئی بھی الٰہی سلسلہ ان اصولوں کو اپنائے بغیر ترقی اور کامیابی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

دوم:۔ اس مبارک تحریک کے نتیجہ میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ایک عالمگیر پروگرام کے تحت جاری کی گئی۔ ہندوستان کے مختلف حصوں کے علاوہ بیرونی ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا ایک وسیع جال پھیلا دیا گیا تھا۔ یورپ جو عیسائیت کا گہوارہ سمجھا جاتا ہے۔ آج اس پر ایک زلزلہ کی کیفیت طاری ہے۔ اسلام کی فطری اور پُرحکمت تعلیم وہاں گہرے اثرات قائم کر رہی ہے۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ لنڈن اور ڈنمارک میں مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔ جہاں سے پانچوں وقت توحید کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں قرآن کریم کے تراجم اور اسلام کے متعلق لٹریچر یورپ کی متعدد زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔ جو اسلام اور احمدیت کو ان ممالک میں روشناس کرانے کا ایک اہم ذریعہ بن رہا ہے۔

اسی طرح مغربی اور مشرقی افریقہ میں بڑی کامیابی سے تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ لاکھوں کی تعداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں وہاں کے باشندے اسلام اور احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اسلام کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے متعدد سکول جاری کئے گئے ہیں۔ اسلام کی ترقی اور نفوذ کو دیکھ کر عیسائی مشنز اب مایوسی کا شکار ہو چکے ہیں۔ اسی طرح امریکہ۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا وغیرہ ممالک میں تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام بڑی کامیابی سے جاری ہے۔ اور روز بروز اس تحریک کے نتیجہ میں اشاعت اسلام کا کام نقطۂ عروج کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب معمورۂ عالم کے ہر حصہ پر اسلام احمدیت کا پرچم لہرانے لگے گا۔

سوم:۔ تحریک جدید کے اجراء سے جماعت میں مالی قربانی کا معیار بہت بلند ہو گیا ہے اور مخلصین جماعت ہر سال گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ لاکھوں روپیہ سلسلہ کی ضروریات اور تبلیغی مساعی کے لئے رضاو رغبت اور بشاشت قلبی کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سابقہ سندھ کے علاقہ میں تحریک جدید کے ماتحت زرعی اراضیات خریدی گئیں۔ جو اس وقت سلسلہ کی لاکھوں روپے کی مستقل آمدنی کا ذریعہ بن چکی ہیں۔

الغرض تحریک جدید ایک نہایت بابرکت سکیم ہے۔ اور جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مطالبات کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ اور ان پر عمل پیرا کرنے کی جدوجہد کرتا رہے۔ سادہ زندگی کو اپنا شعار بنائے۔ دین کے لئے زیادہ سے زیادہ مال خرچ کرے۔ اور نوجوان اپنی زندگیاں خدا کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کریں۔ تا اسلام کی فتح عظیم کا دن نزدیک آئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا۔ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ .... ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے۔ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔" (فتح اسلام ص۱۱)

پس مبارک ہیں وہ جو اسلام کی خاطر آگے بڑھتے اور اپنے مالوں اور جانوں کو پیش کرتے اور اس راہ میں موت قبول کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

پیمانِ وفا

یہ نظم یومِ خلافت کے جلسہ کے لئے لکھی گئی تھی

پھر باغِ محمدؐ پہ بہاروں کا سماں ہے
پھر قافلۂ دینِ ہدیٰ آج رواں ہے

برسی ہے جو افلاک سے انوار کی بارش
اک جلوہ ہر اک ذرۂ خاکی میں نہاں ہے

احسان پہ احساں ہے کرم پر کرمِ خاص
ہر مُوئے بدن آج مرا نوکِ زباں ہے

اِس نقشِ کفِ پا میں تو خوشبو ہے کسی کی
یہ نقش تو شاید شہِ والا کا نشاں ہے

گویا جو نہ پیتے ہوں وہ مجرم ہیں یہاں پر
یوں میری طرف پیرِ مغاں اب نگراں ہے

ہے اب بھی جسے تشنگیٔ روح کا شکوہ
وہ مردِ جواں سال و بلانوش کہاں ہے

تاریکیٔ شب جس پہ مسلّط تھی شب و روز
دیکھے تو کوئی اب وہ اُجالوں کا جہاں ہے

اسلام کا شیرازہ بکھرنے پہ جو خوش تھے
آج ان پہ اُجڑتے ہوئے محلوں کا سماں ہے

تائیدِ خداوندِ دو عالم ہے خلافت
حقّا کہ حقیقت میں یہ لاریب نشاں ہے

Alhaj Sir F. M. Singhatey, Governor General, Gambia. He has the honour of being the first Ahmadiyya GovernorGeneral in any part of the world.

→

الحاج
ایف ایم سنگھاٹے
گورنر جنرل
گیمبیا

The foundation stone of the Ahmadiyya Secondary School, Kampala, East Africa is being laid. Maulvi M A. Zabih is reading his address to the Gathering.

↓

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمپالہ میں
احمدیہ سکول
کی بنیاد
رکھی
جا رہی ہے

FAZL BUILDING

This building also accommodates the Ceylon Ahmadiyya Muslim Association Library.

→

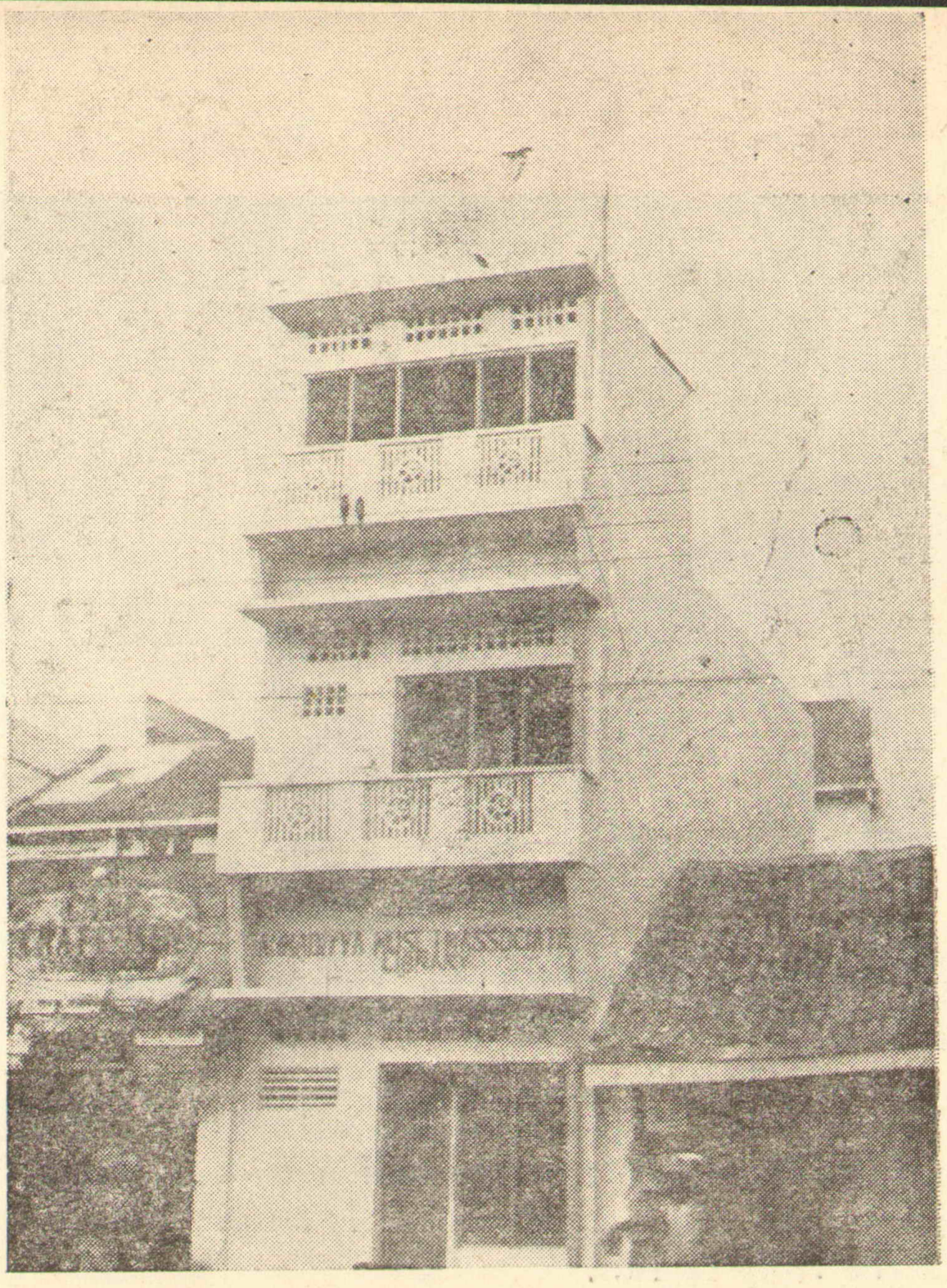

فضل
بلڈنگ
سیلون

WestAfrica : The picture below shows the Ahmadiyya Missionaries in West Africa who attended the Annual Conference in Lagos, Nigeria held in 1966. They are (left to right) Qureshi M. Afzal (Ivory Coast), Maulvi M. A. Arif (Nigeria) Maulvi Nasir-ud-Din Ahmad, (Nigeria). Lt. Col. Dr. M. Y. Shah (Medical Missionary, Nigeria) Maulana Ghulam Ahmad (Gambia) Maualana A. U. Kaleem (Ghana, and also Zonal incharge) Maulvi Mohammad Siddique (Principal, Missionary Training College, Ghana), Maulvi M. A. Saqi (Liberia), Maulvi M. B. Shad (Nigeria), Maulana B. A. Bashir (Sierra Leone).

↓

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ
مبلغین
مغربی
افریقہ

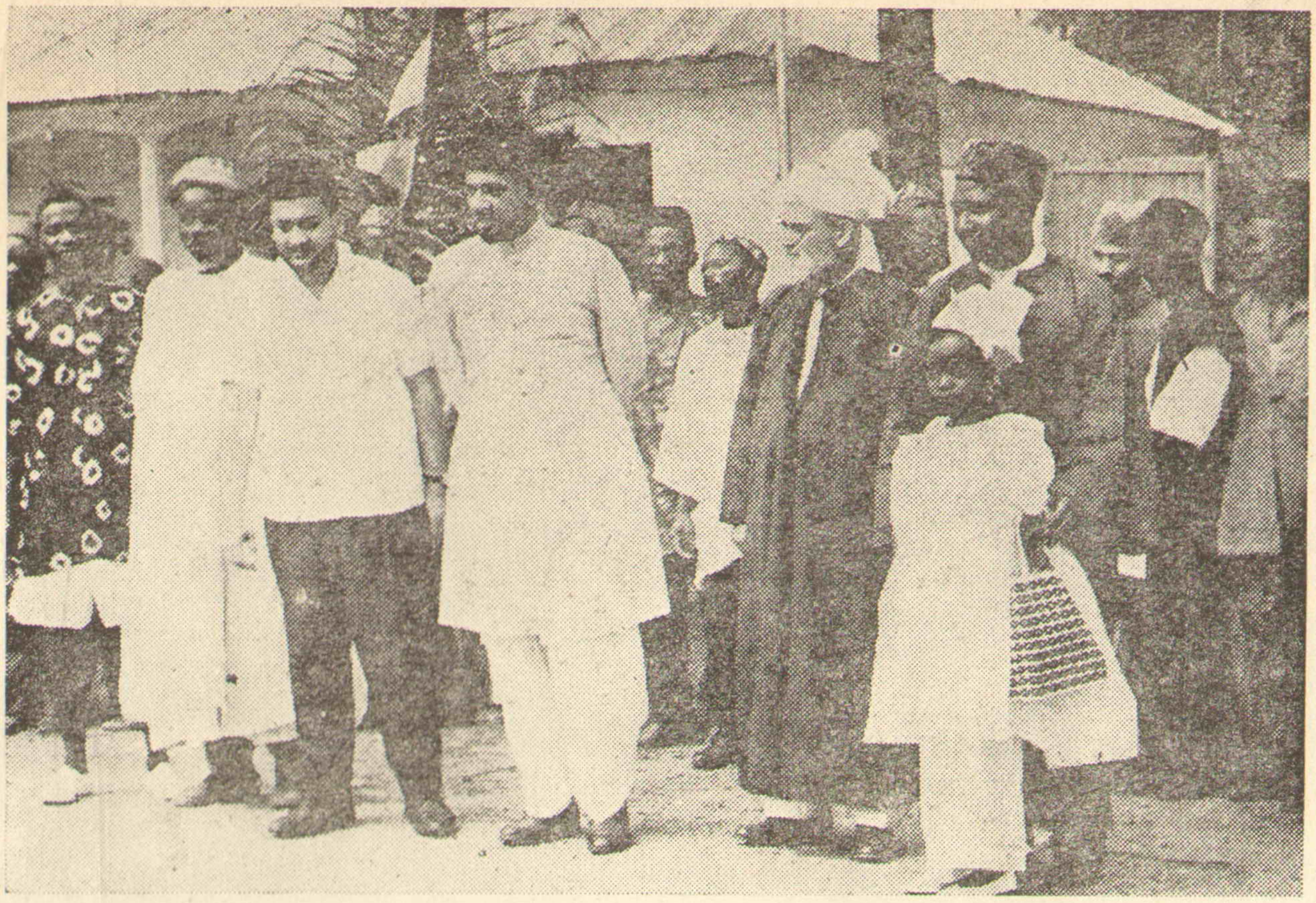

صاحبزادہ
مرزا
ک احمد صاحب
غربی افریقہ
کے
دورہ پر

Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad, Vakil-i-A'la on his tour of West Africa. Here he is seen with some members of the Ahmadiyya Mission, Ghana.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدیہ مشنری
ڈریننگ
کالج
غانا

Ahmadiyya Missionary Training College,
Saltpond — Ghana W. Africa

The picture shows Maulana A.U. Kaleem (seated in the centre) Maulvi Mohammad Siddique Shahid, Principal of the College, second from right, Alhaj Hamza Zubair Okunnu, second from the left, and students of the College.

ماریشس کے
ایجوکیشن
منسٹر
تقریر کر رہے
ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Hon. V. Ringado, Minister of Education and Cultural Affairs of Mauritius is addressing the audience on Ahmadiyya Youth Day. On this occasion Maulvi M.I. Munir presented him a copy of the Holy Quran.

چوہدری
عبداللطیف صاحب
اور
مولوی
بشیر احمد صاحب
شمس
(جرمنی)

Ch. Abdul Latif, Missionary in charge, Ahmadiyya Mission, Germany (left) receiving Maulvi Bashir Ahmad Shams on his arrival in Hamburg.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کرے تا بہ قیامت رہے یہ دَور
اِس دَور سے وابستہ ہے انسان کی راحت
اِس لُطف و عنایت کے لئے شرط ہے ایماں
لازم ہے کہ ہر فرد کرے اس کی حفاظت
ہر لمحہ اگر سجدۂ شکرانہ ادا ہو
ممکن نہیں پھر بھی ہو ادا حق خلافت
دل طُور کے جلووں ہی میں کھو جائیگا اک دن
آنکھوں میں جو رچ جائیگی ایماں کی حلاوت
کیا بات ہے مقبول ہوں جینے کی ادائیں
ہر وقت اگر دل میں رہے شوقِ شہادت
دنیا ہی بدل جائے زہے طالعِ انساں
ہم سب کو میسّر ہو جو قرآن کی خدمت
پھر سر کو ہتھیلی پہ لئے کوئی تو نکلے
میخانہ کو ہے لغزشِ مستانہ کی حاجت
اے غمزۂ جاناں کرم و جُود کی سوگند
اک تیر اِدھر کو بھی بانداز محبّت
پیمانِ اطاعت کی ہے تجدید کا یہ دن
یہ دن کہ ہُوا آج سے آغازِ خلافت

ہم نشۂ عرفان میں سرشار رہیں گے
واللہ خلافت کے وفادار رہیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بانیٔ تحریک جدید

اللہ تعالےٰ کی ایک رحمت کا نشان تھا

تحریکِ جدید کے کام کو دیکھتے ہوئے اپنے تو اپنے غیر بھی اِس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ اس کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کا بے نظیر کارنامہ سرانجام دیا جا رہا ہے اور کہ اس وسیع پیمانے پر منظم رنگ میں پہلے کبھی اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کی بہبود کی سکیموں کو عملی جامہ نہ پہنایا گیا تھا۔ دنیا کے مختلف حصّوں میں ہزاروں ہزار روحوں کے لئے یہ تحریک اللہ تعالےٰ کی رحمت کا باعث بن کر ان تک پہنچی اور انہیں شرک اور لامذہبیت سے نجات ملی اور حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کی سعادت ان کے حصّہ آئی۔

حقیقت یہ ہے کہ تحریکِ جدید اس طرح رحمتِ خداوندی کا نشان ہے جس طرح اس عظیم تحریک کا بانی اللہ تعالےٰ کی طرف سے رحمت کے نشان کے طور پر اس زمانے کے مصلح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا تھا۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقیٔ اسلام کے لئے کی گئی دعاؤں کو سُنا اور انہیں بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"بالہام اللہ تعالےٰ و اعلامہ عزّ وجلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اس کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور مبشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے اور نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السّماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرًا مقضیًا۔

اس پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس رحمت کے نشان کا ذکر شروع میں کیا گیا ہے اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کے کام اور اس کے حصولِ مقصد کی علامات کا تفصیلی ذکر ہے۔ تحریکِ جدید کا نام جو ساری دُنیا میں پھیلا ہوا ہے اور جو کئی شقوں پر مشتمل ہے اس بات کی مُنہ بولتی دلیل ہے کہ جس شخص نے اس تحریک کی بنیاد رکھی تھی اور ایک عرصہ تک اسے پروان چڑھایا تھا اس کی ذات میں وہ تمام علامات پائی جاتی تھیں۔ اور دراصل وہی رحمت کا نشان تھا جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔

اللہ تعالےٰ اس رحمت کے نشان کی روح پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کرے۔ آمین

مبلّغین کے لئے دُعا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضؓ کی نوٹ بک میں ہدایات درج فرماتے ہوئے جو دعائیں تحریر فرمائیں ان میں حضورؓ نے یہ بھی تحریر فرمایا:۔

"اے خدا میں تجھ سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ مجھے اور میرے بعد آنے والے خلفاء کو احمدی مبلّغوں کے کام کی نگرانی اور ان کو صحیح ہدایات دینے کی بے نقص توفیق عطا فرما۔ اور اے خدا تُو احمدی مبلّغوں کے قلب کے اطمینان کے سامان پیدا کر۔ وہ اپنے عزیزوں اور اپنے دوستوں اور اپنے پیاروں کی حالت سے مطمئن رہیں اور ان کی اولادوں اور ان کی بیویوں اور ان کے دوسرے رشتہ داروں کا تُو آپ ہی متکفّل ہو اور آپ ہی ان کا مربّی ہو۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔ اللّٰھم آمین۔"

سرفروشانِ تحریکِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف لطیف "تذکرۃ الشہادتین" میں حضرت مولوی عبداللطیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:-

"اگرچہ میں خوب جانتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد ابھی تک اپنی روحانی کمزوری کی حالت میں ہیں۔ یہاں تک کہ بعض کو اپنے وعدوں پر بھی ثابت رہنا مشکل ہے۔ لیکن جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کر دے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں۔ اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں۔ جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی۔ اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالےٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی۔"

محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک گروہِ کثیر ایسا عطا کیا جس نے اپنے جان و مال کو حقیر جانتے ہوئے ایسی ایسی قربانیاں پیش کی ہیں کہ رہتی دُنیا تک ان کی یادگار درخشندہ ستاروں کی طرح سپہر احمدیت پر چمکتی رہے گی اور دین کے فدائی ان کی مثال کو اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے مشعلِ راہ بنائیں گے۔ دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاں نثاروں اور دینِ اسلام کے ہر فرد مشوں نے دنیا کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لا کھڑا کرنے کی کوششوں میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی اور اسی کو اپنا متاعِ حیات جانا۔

جب سے تحریکِ جدید کے تحت مبلغینِ اسلام دنیا کے کونے کونے میں جا کر تبلیغِ اسلام کے ذریعہ اسلام کی برتری ثابت کرتے ہوئے مختلف قوموں اور نسلوں کے لوگوں کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے لگے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے حضرت مولانا نذیر احمد علی مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اور محترم مرزا منور احمد صاحب مرحوم کو شہادت کے انعام سے نوازا ہے۔

تحریکِ جدید کے یہ دو اَن تھک مجاہد میدانِ عمل میں اپنی جان خالقِ مرگ و حیات کے سپرد کر کے آنے والی نسلوں کے لئے روشنی کا ایک مینار چھوڑ گئے ہیں جو ہمیشہ جان و مال کی قربانیوں کی راہ دیکھتا رہے گا۔

محترم مرزا منور احمد صاحب مرحوم اگست ۱۹۴۶ء کے آخر میں قادیان سے امریکہ کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ اور ستمبر ۱۹۴۸ء میں امریکہ ہی میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

جب حضرت مصلح موعودؓ کو محترم مرزا صاحب کی وفات کی اطلاع ملی تو حضورؓ نے فرمایا:۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فی الحال امانت کے طور پر سپردِ خاک کر دیا جائے"۔

خطبہ جمعہ میں حضورؓ نے فرمایا:۔

"مرزا منور احمد جو امریکہ کے مبلغ تھے میری ایک بیوی اُمِّ متین کے ماموں۔ میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے سالے اور نہایت مخلص نوجوان تھے۔ ان کے معدہ میں رسولی ہوئی اور وہ فوت ہو گئے۔ ویسے تو ہر ایک کو موت آنی ہے لیکن اس طرح کی موت گو ایک طرف تو قوم کے لئے فخر کا موجب ہوتی ہے لیکن دوسری طرف افسوس بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی پندرہ بیس سال میں تیار کیا جائے اور وہ جوانی کی حالت میں فوت ہو جائے۔

مرزا منور احمد صاحب کا کام اعلےٰ درجہ کا تھا اور امریکہ کی جماعتوں میں انہی کی جماعت کو ان سے زیادہ محبت تھی۔ ابھی پچھلے دنوں امریکہ کی جماعتوں کی جو کانفرنس ہوئی ہے اس میں بھی یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ علاقہ جس میں مرزا منور احمد صاحب مبلغ تھے دوسرے علاقہ کی جماعتوں سے دینی کاموں میں بڑھ گیا ہے۔ پھر ان لوگوں نے اپنی محبت کا بھی ثبوت دیا۔ جب ڈاکٹروں نے جسم میں خون داخل کرنے کا فیصلہ کیا تو ان کے علاقہ کے نومسلموں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں سے عورتوں اور مردوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنا خون پیش کیا۔"

مرحوم نہایت مخلص، نیک، ہونہار، محبت کرنے والے اور جذبہ محبت و قربانی سے معمور نوجوان تھے دن ہو یا رات، دھوپ ہو یا بارش جب بھی انہیں کوئی ڈیوٹی سپرد کی گئی کمال مستعدی اور اخلاص کے ساتھ اس ڈیوٹی کو سرانجام دینے کے لئے لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے آجاتے تھے اور پھر اپنے مفوضہ فرائض کو اس درجہ توجہ سے سرانجام دیتے کہ دل خوش ہو جاتا۔ اس نیکی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی زندگی وقف کرنے اور پھر بلادِ امریکہ میں وطن سے بارہ ہزار میل دور جا کر فریضہ تبلیغ سرانجام دینے کی سعادت عطا کی۔ موت تو ہر انسان کے لئے مقدر ہے مگر مبارک ہے وہ نوجوان جسے یہ سعادت کی زندگی حاصل ہوئی۔ (الفضل)

امریکہ کے ایک اخبار نے آپ کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"آپ نے اکثر ہیلی ڈسٹرکٹ سے عیسائی مشنریوں کا ہندوستان اور دوسرے بیرونی ممالک میں جانا سنا ہوگا لیکن کیا آپ نے کبھی ایسا مبلغ بھی دیکھا ہے جسے ہندوستان نے امریکہ میں آپ لوگوں کو مذہب سے منقلب کرنے کے لئے بھیجا ہو۔ مرزا منور احمد چھ فٹ تین انچ قد۔ ۲۰۰ پونڈ وزن اور ڈاڑھی رکھنے والا نوجوان آپ کو کسی روز اسلام اور احمدیت کی خوبیاں اور اس کے زریں اصول کی تبلیغ کرتا ہوا نظر آئے گا۔ یہ تیس سالہ نوجوان اکثر سیاہ ٹوپی یا سبز پگڑی اپنے سر پر پہنے آپ کو کہیں پھرتا نظر آئے گا۔ جہاں وہ ہر وقت لوگوں کے قلوب کو فتح کرنے میں مصروف رہتا ہے۔"

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علیؓ ان خوش نصیب شہداء میں سے ہیں، جنہیں نہ صرف شہادت نصیب ہوئی بلکہ ایک عرصہ تک خدمتِ دین کا موقع بھی میسر آیا اور اس موقع کو انہوں نے احسن طریق پر اسلام اور احمدیت کے فائدے کے لئے استعمال کیا۔ آپ کو غانا اور سیرالیون میں بطور مبلغ انچارج اور سارے مغربی افریقہ میں رئیس التبلیغ کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق ملی۔

پہلی بار آپ ۱۹۲۸ء میں غانا (اُس وقت گولڈ کوسٹ) تشریف لے گئے۔ اس وقت سے لے کر ۱۹۵۵ء تک دو تین بار رخصت پر ہندوستان اور پاکستان آنے کے علاوہ آپ سارا وقت مغربی افریقہ ہی میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دیتے رہے۔ اور ۱۹ مارچ ۱۹۵۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو سیرالیون میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ وفات سے قبل آپ نے وصیت فرمائی کہ ان کے پاس حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک قمیص ہے جو کہ انہیں غسل دے کر پہنائی جائے اور اسی قمیص کے ساتھ دفن کیا جائے۔ دوسری بات جس کی آپ نے تاکید فرمائی یہ تھی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ان کی طرف سے محبت بھرا اور عقیدت مندانہ سلام پہنچایا جائے۔ آپ کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ اس سلسلہ میں کسی رکاوٹ کی بھی کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ تبلیغی فرائض کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں انہیں اپنی بیماری کا بھی بہت کم احساس ہوتا تھا۔ ایسا تو اکثر ہوا کہ ابھی ابھی شدید بیمار رہے ہیں۔ تیز بخار ہے لیکن ابھی ابھی تبلیغ کا خیال آیا اور اٹھ کر چل پڑے۔ مغربی افریقہ جانے کے لئے صحرائی راستہ آپ نے ہی تجویز کیا تھا۔ راستہ دشوار ہے لیکن اس کے باوجود آپ کو پسند تھا۔ فرمایا کرتے تھے ان علاقوں میں تبلیغ کا اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم مسلم ہائی سکول امرت سر میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے پاس کیا۔ بعد ازاں اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔ ایس سی تک تعلیم حاصل کی۔

سیرالیون میں جہاں اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر آپ کی کوششوں کو نوازا آپ کا طریق تبلیغ یہ تھا کہ کسی اہم قصبہ کے چیف کے گھر مہمان بن کر تشریف لے جایا کرتے تھے اور اسکے گھر میں رہ کر اس کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ اس کے سینے کو کھول دے۔ بعض اوقات اس چیف کو دعا کی تلقین فرماتے تھے اور اس کے ساتھ مل کر دعائیں کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ آپ کی تبلیغی خدمات کو تحسین کی نظروں سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب مکرم مولانا صاحب واپس تشریف لا رہے تھے تو حضورؓ نے فرمایا کہ "ہمارا شکاری آتا ہے"۔

ایک دفعہ جب آپ بعض دیگر مبلغین کے ہمراہ مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہو رہے تھے آپ نے خدام الاحمدیہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آج ہم خدا تعالےٰ کے لئے جہاد کرنے اور اسلام کو مغربی افریقہ میں پھیلانے کے لئے جا رہے ہیں۔ موت فوت انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے ہم میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو آپ لوگ یہ سمجھیں کہ دنیا کا کوئی دور دراز حصہ ہے جہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھوڑی سی زمین احمدیت کی ملکیت ہے۔ احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ اس تک پہنچیں اور اس مقصد کو پورا کریں جس کی خاطر اس زمین پر ہم نے قبروں کی شکل میں قبضہ کیا ہوگا۔ پس ہماری قبروں کی طرف سے یہی مطالبہ ہوگا کہ اپنے بچوں کو ایسے رنگ میں ٹریننگ دیں کہ جس مقصد کے لئے ہماری جانیں صرف ہوئیں اسے وہ پورا کریں۔"

اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ان جانبازوں پر جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام کی طرف دُنیا کو بلاتے ہوئے اپنی جانیں جان آفریں کے سپرد کیں۔

ان کی روحیں جماعت کے نوجوانوں سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ اے مسیح محمدی کے سپاہیو آگے بڑھو اور دنیا کے ہر کونے سے تاریکی کے طلسم کو باطل کر کے روحانی روشنی سے دُنیا کو منور کر دو۔ اب دنیا ایک چوراہے پر آکر کھڑی ہو گئی ہے۔ انسانوں کا ہر طبقہ یہ سوچ رہا ہے کہ ہلاکت آفریں سامانوں کی موجودگی میں پُر امن زندگی کیونکر نصیب ہوگی۔ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ دنیا کے امن کا ضامن صرف اور صرف اسلام ہے۔ اور امن کی خواہش رکھنے والوں کو آخر کار اسی مذہب کے جھنڈے تلے آکر سکون اور چین نصیب ہوگا۔

پس اے نوجوانو! آگے بڑھو اور دنیا کے راہنما بن جاؤ کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔

تبصرہ

اسلامی نماز (مرتبہ: محمد اجمل شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایک عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ نماز کی کوئی مستند اور مکمل کتاب شائع ہونی چاہیئے تاکہ جماعت کے بچے اور بڑے بھی اس سے یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسلامی نماز کے نام سے ایک اسّی صفحہ کا کتابچہ چھاپ کر اس ضرورت کو احسن طریق پر پورا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

کتاب نہایت خوبصورت چھپی ہے اور ربوہ میں فاروق جنرل سٹور سے مل سکتی ہے۔ قیمت پچھتر پیسے فی کاپی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تدبیرِ حسنہ ——— تحریکِ جدید

مکرم جناب چودھری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل

تحریکِ جدید دراصل ان تدابیرِ حسنہ میں سے ایک الٰہی تدبیر ہے جس کی طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء میں یوں اشارہ فرمایا تھا کہ ہمارے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

"..... یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیرِ حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سفید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

اِس آسمانی بشارت پر قریباً بیالیس سال گزرے تھے کہ ۱۹۳۴ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسرِ موعود سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ تحریکِ جدید کا قیام عمل میں آیا تاکہ تمام اقوامِ عالم اور بالخصوص یورپ اور امریکہ کے سفید لوگوں کو توحید پر قائم کرکے انہیں سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں لایا جائے۔ ظاہر ہے کہ اس قدرِ عظیم الشان اور عالمگیر کام کے لئے ہماری جماعت کو ایک طویل عرصہ تک غیر معمولی قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ تحریکِ جدید پر ابھی ۳۲ سال گزرے ہیں جو قوموں کی تعمیر میں ایک قلیل عرصہ شمار ہوتا ہے۔ تاہم جماعت کا کچھ حصہ تھکان محسوس کرنے لگ پڑا ہے جس کے پیشِ نظر ہمارے محبوب امام اور تحریکِ جدید کے بانی یعنی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ولولہ انگیز انداز میں جماعت کو مخاطب فرمایا۔ وہ خطاب ہمیں پھر مستحضر کرنے کی ضرورت ہے اور چونکہ ہمارے جلسہ سالانہ اور تدبیرِ حسنہ کو باہم گہرا تعلق ہے اس لئے حضور رضی اللہ عنہ کے یہ ایمان افروز ارشادات "تحریکِ جدید" کے سالانہ نمبر کے ذریعہ ہدیہ قارئین کرنا عین مناسب ہوگا۔

فرمایا:-

"اب جبکہ میدان تمہارے ہاتھ میں آ رہا ہے تم میں سے کئی ہیں جو پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو اس قسم کی عزت کا موقعہ اور اس قسم کی برکت کا موقعہ اور اس قسم کی رحمت کا موقعہ اور اس قسم کے خدا تعالےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے تُرب کے مواقع ہمیشہ نہیں ملا
کرتے۔ سینکڑوں سال میں کبھی یہ موقعے
آتے ہیں اور خوش قسمت ہوتی ہیں
وہ قومیں جن کو یہ موقعے مل جائیں۔
اور وہ اس میں برکت حاصل کر لیں"۔

(تقریر حضرت مصلح موعود ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء)

پس دوستوں کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس
تدبیر حسنہ کے بارے میں اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔
خدا کرے کہ ہر فرد کا محاسبہ اس کے لئے ازدیاد
علم و عمل کا باعث ہو۔

---

۴۴ مجھے افسوس ہے کہ بعض جماعت کے
مخلص کہلانے والے دولت جو واقعی مخلص
ہیں مگر غلطی خوردہ ہیں وہ تحریک جدید کے
چندہ میں سستی دکھاتے ہیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء)

نوٹ: جس سستی کی طرف حضرت میاں صاحب نے اشارہ
فرمایا ہے۔ وہ مختلف انواع کی ہو سکتی ہے مثلاً
۱۔ بعض احباب اپنی مالی حیثیت سے بہت کم چندہ
دیتے ہیں۔

۲۔ بعض احباب عمدہ کر کے ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ
نہیں فرماتے۔

۳۔ بعض افراد جماعت اس ثواب سے کلی طور پر محروم ہیں یعنی
شریعت ہی سے گریزاں ہیں۔ تحریک جدید کی اہمیت کے
پیش نظر کسی نوع کی سستی بھی جائز نہیں۔ ع
اے مرے اہلِ وفا سستی بھی گام نہ ہو

تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں

"تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں
سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے
فضلوں کے مستحق ہوں گے۔ جس طرح بدر کی جنگ
میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں
کے خاص مورد ہوئے۔ (خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۳۸ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے الفاظ میں

"اس روحانی مہم کو تمام اکناف عالم میں پھیلانے
کے لئے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کے لعاء
سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نومبر ۳۴ء
سے تحریک جدید کا اجرا کیا تھا۔ دوست جانتے
ہیں کہ اس تحریک کے ذریعہ دنیا کے بہت سے
ممالک میں عیسائیت کا زبردست اور خوشکن
اور کامیاب مقابلہ کیا جا رہا ہے"۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں

"تحریک جدید ایک بڑا اہم صیغہ ہے جس کے
ذریعہ سے بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ ہوتی
ہے اور اسی ذریعہ سے خدا کے فضل سے
جماعت احمدیہ کی ساکھ دنیا میں بڑھ رہی ہے"!

سِیرُوا فِی الْاَرْضِ

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے انیس مطالبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جماعت کے ایسے نوجوان جو کسی نہ کسی لائن میں اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہوں یا تعلیم جاری رکھنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں اور بے کار ہوں وہ بے کار بیٹھنے کی بجائے قرآنی ارشاد سیروا فی الارض اور فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ کے ماتحت اپنے اپنے حالات کے مطابق اپنے گھروں، اپنے شہروں اور علاقوں سے نکل کر دوسرے علاقوں یا ملکوں میں اس نیت اور اس عزم سے چلے جائیں کہ بجائے گھر میں بے کار بیٹھ کر دوسروں پر بوجھ بننے کے کہیں دور دراز ممالک میں پہنچکر کسب معاش اور تبلیغ دین میں اپنی زندگی صرف کریں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ بے کار شخص جو یونہی بے کار رہنے کا عادی ہو جائے وہ کچھ عرصہ بعد بے کاری کی بیماری کا عادی ہو جاتا ہے اور کئی قسم کی جسمانی اور روحانی بیماریاں اس پر مسلط ہو جاتی ہیں۔ انسان تو علیحدہ رہا دنیا کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس سے کوئی کام نہ لیا جائے اور وہ کارآمد رہ سکے۔ حضرت امام شافعیؒ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

انی رائیت وقوف الماء یفسدہ
ان جال لھاب وان لم یجر لم یطب

میں نے دیکھا ہے کہ پانی کا ایک جگہ کھڑا رہنا اسے خراب اور بدبودار بنا دیتا ہے۔ اگر وہ چلتا رہے تو ٹھیک اور تازہ رہتا ہے اور اگر اس کا جاری رہنا بند ہو جائے تو بگڑ جاتا ہے۔

پس اسی حکمت کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کا ہمیشہ اپنے گھروں اور وطنوں میں بیٹھے رہنا پسند نہیں فرمایا اور سیروا فی الارض کا حکم دیا ہے جس پر عمل کرنا ہماری جماعت کا فرض اوّلین ہونا چاہیئے۔ پس یہ امر موجب خوشی ہے کہ گزشتہ دس پندرہ سال کے دوران میں ہماری جماعت کے سینکڑوں نوجوان دنیا کے مختلف ممالک خصوصاً یورپ اور انگلینڈ میں پھیل گئے ہیں اور اپنی اپنی استطاعت و بساط کے مطابق باہر رہتے ہوئے اسلام اور ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں اور مالی لحاظ سے بھی صاحب حیثیت ہو گئے ہیں۔ تاہم ضرورت ہے کہ اس طرف مزید توجہ کی جائے اور جماعت کے ایسے احباب جو باہر جا سکتے ہوں تحریک جدید کے اس مطالبہ کے مطابق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک سے باہر نکل کھڑے ہوں اور اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالکر دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں کوئی ایسا ٹھکانا ڈھونڈھ لیں جہاں بیٹھ کر وہ دنیا بھی کما سکیں اور اسلام کی تبلیغ و استحکام کا ایک مضبوط اڈہ بھی قائم کر سکیں برصغیر ہند میں اشاعتِ اسلام کی تاریخ بتاتی ہے کہ یہاں اسلام تلوار کے زور سے یا مسلمان حکمرانوں کے سیاسی دباؤ سے ہرگز نہیں پھیلا بلکہ چند ایک اللہ کے پیارے بندوں نے باہر سے ہندوستان میں آکر تبلیغی اڈے قائم کر لئے تھے انہوں نے ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے تبلیغ دین حق میں اپنی زندگیاں یوں صرف کیں کہ سارے ملک میں اسلام کا بول بالا ہو گیا۔ پس دنیا کے جملہ ممالک کو پھر سے مسلمان بنانے کے لئے اب ہمیں بھی وہی طریق اختیار کرنا پڑے گا۔ اور یہی تحریک جدید کے اس مطالبے کا مطلب و مقصود ہے۔

پس موجودہ دور میں دنیا کے بدلتے ہوئے حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ جماعت کے افراد کو یہ احساس ہو کہ تبلیغِ اسلام صرف مبلغین اور مربی صاحبان کی ہی ذمہ واری نہیں ہے بلکہ جماعت کے ہر فرد پر یہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اور جماعت کے نوجوانوں کا فرض ہے کہ جہاں تک ان کے حالات اجازت دیں اور ممکن ہو وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے طور پر ملک سے باہر نکل کر غیر ممالک کے شہروں اور قصبوں میں جگہ جگہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے اڈے قائم کریں جو خود اپنے کفیل ہوں۔ یعنی وہ ایک طرف وہاں اپنے لئے ذرائع معاش پیدا کریں اور دوسری طرف تبلیغ اسلام کے فریضہ کو باحسن صورت ادا کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور عنقریب حضور کی ذریت طیبہ کے افراد تمام ممالک میں پھیل جائیں گے۔ یعنی ان کے ذریعہ دور دراز ممالک میں اسلام پھر طاقت پکڑے گا اور شریعتِ حقہ پھر قائم ہو گی اور لوگ جوق در جوق احمدیت میں داخل ہوں گے حضور علیہ السلام کی مذکورہ بالا پیشگوئی پوری تو بہرحال ہو کر رہے گی مگر ہمیں تو اسی صورت میں خوشی ہو سکتی ہے کہ وہ ہماری مساعی اور ہمارے وجودوں کے ذریعہ پوری ہو۔ پس حضور کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے پروگرام میں شریک ہونے کی یہی صورت ہے کہ جماعت کے احباب حسب حالات اور حسب استطاعت تحریکِ جدید کے اس مطالبہ پر عمل پیرا ہوں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ فی زمانہ دنیوی لحاظ سے ترقی کرنے والی یورپین قوموں نے بھی اپنی مادی قوتوں کے لئے یہی طریق اختیار کر کے دنیا میں عروج اور اقتدار حاصل کیا ہے۔ ابتدائے اسلام میں صحابہ کرام اور تابعین رضوان اللہ علیہم نے بھی دنیا میں اسلام پھیلانے اور اسے مستحکم کرنے کے لئے یہی طریق اختیار کیا تھا۔ پس ہماری جماعت کو بھی قرآن کریم کے بیان کردہ اس طریق سے فائدہ اٹھانا اور اس پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

اگرچہ آجکل دنیا کے اکثر ممالک اور حکومتوں نے ایسی پابندیاں لگا رکھی ہیں کہ اب پہلے کی طرح ہر ملک میں آزادی سے بآسانی جانا ممکن نہیں ہے تاہم جو نیک نیتی سے کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اب بھی اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا۔ نیز بعض ممالک اب بھی ایسے ہیں جہاں ابھی اتنی شدت سے پابندیاں نہیں ہیں مثلاً ہانگ کانگ میں اب بھی ہندوستانی اور پاکستانی بآسانی جا سکتے ہیں اور جاتے رہتے ہیں اور وہاں کوئی نہ کوئی کام مل جانے کی صورت میں لوکل حکومت وہاں رہنے کی اجازت دے دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو توفیق دے کہ وہ ستاروں کی طرح دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل جائیں اور دنیا کی راہ نمائی کے لئے اسلام کے نہ صرف ستارے بلکہ درخشندہ ستارے ثابت ہوں۔ آمین۔

ہم ہے تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کرے۔ یہ ایک ایسا گر ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کی نسلیں دنیا پر چھا جائیں اور ہزاروں سال تک ان کا نام عزت کے ساتھ زندہ رہے تو وہ اسوۂ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوں۔"

وقف اولاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کا ایک حصہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر ان کا بیٹا چمکتا ہوا روپیہ کما کر لاتا ہے تو اس کے مقابلہ میں دین کی تبلیغ اور اسلام کے بچاؤ کا کام کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ ہم اپنے بیٹوں کو ایسے لغو کام پر کس طرح لگا سکتے ہیں کہ وہ ساری عمر لوگوں کو قرآن پڑھاتا اور بھوکے بھٹکوں کو دین کی طرف بلاتا رہے ہم اسے کسی ایسے کام پر کیوں نہ لگائیں جس سے وہ چمکتا ہوا روپیہ ہمارے پاس لائے۔

ہر وہ شخص جو اپنی اولاد میں سے ایک حصہ کو دین کی طرف نہیں بھیجتا وہ گویا چڑیا جتنے روپیہ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کی تعلیم پر مقدم سمجھتا ہے۔"

"حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی یہ سبق سکھاتی ہے کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے۔ اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے اور پھیلے اور اسے اور اس کی نسلوں کو عزت

نوائے وقت

مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد مصطفیٰ پر جاں فدا کرنے کا وقت آیا — جہاں کو پھر خدا سے آشنا کرنے کا وقت آیا
دلوں سے کفر و بدعت کے فنا کرنے کا وقت آیا — حریم قدس میں سجدے ادا کرنے کا وقت آیا
خدائی کو شناسائے خدا کرنے کا وقت آیا

ہے بحر و بر میں شر اُمڈا ہوا سیلِ ضلالت ہے — زمانہ کہہ رہا ہے وقتِ تبلیغ رسالت ہے
جہاں بھر گشتہ دیں تشنۂ رشد و ہدایت ہے — ظہورِ مہدیٔ موعود خود اس کی علامت ہے
کہ استخلاف کا وعدہ وفا کرنے کا وقت آیا

دلوں پر بارشِ انوارِ حق برسانے والا ہے — عَلَم اسلام کا پھر چار سُو لہرانے والا ہے
غلامانِ محمدؐ کے جہاں گن گانے والا ہے — عروجِ احمدیت کا زمانہ آنے والا ہے
جری اللہ کو غلبہ عطا کرنے کا وقت آیا

دیارِ کفر کو نورِ خدا سے پُر لقیں کر کے — کلیسا کو حرم کا تابع و زیر نگیں کر کے
سمِ قاتل کو تریاقِ مصفّیٰ انگبیں کر کے — جہاں کو روشناس و واقفِ دینِ متیں کر کے
خدائے پاک کی حمد و ثنا کرنے کا وقت آیا

محمدؐ کی غلامی میں زمانے بھر کو لانا ہے — غلامِ احمدؐ مختار کا ڈنکا بجانا ہے
بلند و پست پر اسلام کا پرچم اڑانا ہے — براہینِ قوی سے کفر کا ہر قصر ڈھانا ہے
اٹھو بسملؔ کہ دیں پر جاں فدا کرنے کا وقت آیا

ن۔س

ابنِ مریم کی اصطلاح

اور عیسائیوں پر

اسلام کا ایک عظیم الشان احسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوفرے پیرنڈر (Geoffrey Parrinder) اپنی کتاب Jesus in the Quran میں کہتے ہیں (ص۲۲)

کہ یہ حیرت کی بات ہے کہ اگرچہ بائیبل میں "ابن مریم" صرف ایک دفعہ آتا ہے۔ قرآن کریم نے یہ اصطلاح مختلف رنگوں میں ۲۳ دفعہ استعمال کی ہے۔ "ابنِ مریم" کے استعمال کی انہوں نے بہت سی مفروضہ توجیہات بھی پیش کی ہیں۔ مثلاً یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ایک انسان ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم نے ابن مریم کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

پیرنڈر اس بات کا بھی اعتراف کرتے ہیں کہ ابن مریم کی اصطلاح کو اسلام ہی نے مقبول بنایا ہے۔ بظاہر تو یہ بات کسی خاص اہمیت کی حامل نظر نہیں آتی لیکن اگر غور دیکھا جائے تو اسلام اور قرآن مجید کا حضرت مریم علیہا السلام پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ ابن مریم کی اصطلاح کو استعمال کرکے اسے رائج کر دیا۔

ورنر کیلر Werner Keller.

جو ایک جرمنی مصنف ہیں اپنی کتاب بائیبل۔ ایک تاریخ کی حیثیت سے (The Bible as History) میں لکھتے ہیں کہ:۔

جس کسی نے بدقسمتی سے ہاؤسٹن سٹیورٹ چیمبرلین Houston Stewart Chamberlain کی کتابیں پڑھی ہیں — اور گزشتہ سالوں میں لاکھوں یورپین لوگوں نے، خاص طور پر جرمن لوگوں نے — ان کی کتابیں پڑھی ہیں ان کی رائے بالکل مختلف ہوگی۔ اس مصنف نے جو کہ ایک انگریز ایڈمرل کا بیٹا تھا اور رچرڈ ویگنر کا داماد تھا ایک کتاب لکھی، جس کے بے شمار ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کتاب کا نام تھا "انیسویں صدی کی بنیادیں" "The Foundations of 19 th Century" اس کتاب میں مصنف نے اس بات کا دعوےٰ کیا تھا — دیگر باتوں کے علاوہ — کہ انہوں نے ایک نہایت سنسنی خیز بات معلوم کی ہے اور وہ یہ کہ عیسےٰ (علیہ السلام) کے باپ آریہ نسل کے

ایک فرد تھے۔ چیمبرلین نے اپنی طرف سے تو اس کے ثبوت بھی پیش کئے اور تاریخی ماخذوں کا حوالہ دیا۔ کیا واقعی کوئی ماخذ ہیں ان سے کیا ثابت ہوتا ہے اور وہ کہاں سے آئے ہیں۔"

اس کے بعد مصنّف کہتے ہیں کہ دراصل عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق شروع ہی سے بہت سی کہانیاں مشہور ہیں۔ یہ کہانیاں پہلی اور دوسری صدی عیسوی میں زبان زدِ عام تھیں۔ انہی دنوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ایک نام جو بہت مشہور تھا اور جس کا طالمود میں بھی ذکر ہے۔ وہ ہے بن پانڈیرا Ben pandera یا بن پانتیرا Ben pantera یا بن ہا پانتیرا Ben hapantera

سیلسس celsus جو دوسری صدی عیسوی کا ایک مشرک مصنف تھا لکھتا ہے کہ اس نے ایک یہودی سے متدرجہ ذیل کہانی سنی تھی۔

"مریم کو اس کے خاوند نے طلاق دیدی تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے خیال میں وہ زنا کی مرتکب ہوئی تھی۔ وہ اِدھر اُدھر بدنامی میں گھومتی پھرتی رہی۔ اور اس حالت میں اس نے عیسیٰ کو خفیہ طور پر جنم دیا۔ اس کا (عیسیٰ) باپ ایک سپاہی (فوجی) تھا اور اس کا نام پانتھیرا (Panthera.) تھا۔"

طالمود نے اسے بن پانڈیرا اور یسوع بن پانڈیرا لکھا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پانڈیرا ایک غیر ملکی تھا یعنی رومن تھا۔

ورنر کیلر کہتے ہیں کہ ہمیں سوچنے والی بات یہ ہے کہ یہ سب باتیں کیونکر گھڑی گئیں۔ عیسائی تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو "کنواری کا بیٹا" کہہ کر پکارتے تھے۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بدنام کرنے کے لئے "کنواری کا بیٹا" کے الفاظ سے شہ پاکر ان کی ولادت پر اعتراض کرنا شروع کر دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یونانی زبان میں کنواری کا ترجمہ ہے "پارتھے ناس" (Parthenos) لیکن اپنی زبانوں کو مروڑ کر (قرآن کریم نے یہودیوں کے لئے بانستھم کے الفاظ استعمال کئے ہیں) وہ کنواری کا بیٹا کہنے کی بجائے بن ہا پنترا Ben ha pantra کہنے لگے جس کا ان کی زبان میں مطلب تھا بُری بلی کا بیٹا۔ آہستہ آہستہ لوگ اس بات کی اصلیت کو تو بھول گئے البتہ pantera کا لفظ باقی رہ گیا۔ ورنر مزید کہتے ہیں کہ مشرقی علاقوں میں بچوں کو اپنی ماں کے نام کے ساتھ کبھی منسوب نہیں کیا جاتا ہمیشہ باپ کے نام کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے چنانچہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ pandera یا panthera کو واقعی عیسےٰ علیہ السلام کے باپ کا نام سمجھا جانے لگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام تو لوگوں میں مدون تھا ہی وہ مریم کہلاتی تھیں لیکن کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ pandera یا pantera کوئی یہودی نام بھی ہے۔ اس لئے انہوں نے سمجھا کہ اس نام کا مالک یقیناً کوئی غیر ملکی ہی ہوگا چنانچہ اس نام

کے ذریعہ یہودیوں نے عیسائیت کی مخالفت شروع کردی اور لوگوں کو اکسانے لگے کہ عیسےٰ علیہ السلام تو ایک رومن کے بیٹے تھے۔ اور رومن غیر ملکی حکمران ہونے کی وجہ سے بدنام تھے۔

اب ان ناموں کی اس توضیح و تشریح کے بعد آپ یہ دیکھئے کہ اولین عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کنواری کا بیٹا کہتے تھے لیکن یہودیوں نے ان پر الزام لگا کر اور اپنی زبانوں کو مروڑ کر ان کے ایسے نام رکھ دیئے جو ان کی والدہ ماجدہ کے لئے بھی کوئی اچھے جذبات پیدا نہ کرتے تھے۔ قرآن کریم نے چونکہ یہ فرمایا تھا کہ عیسےٰ علیہ السلام پر عائد کئے گئے الزامات سے ان کو بری قرار دیا جائے گا اور ان کی عزت دوبارہ قائم کی جائے گی۔ اس لئے یا رباران کو عیسیٰ ابن مریم کے نام سے پکارا۔ اور جس طرح عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ان کے حواری ان کو کنواری کا بیٹا یعنی مریم کا بیٹا کہہ کر پکارتے تھے۔ اسی بات کو دنیا میں پھر رواج دیا۔

بائبل نے ابن مریم صرف ایک دفعہ استعمال کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بائبل یہودیوں کے اعتراضات کا مقابلہ نہ کر سکی۔ اور ان کو موقعہ مل گیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ایک غیر ملکی کا بیٹا یا ایک بری بلی کا بیٹا (نعوذ باللہ) کہہ کر پکاریں۔ لیکن قرآن کریم نے اس اصطلاح کو ۲۳ بار استعمال کیا ہے اور پیر نہ کرنے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اس اصطلاح کو جسے عیسائی بھی شروع میں استعمال کرتے تھے

اسلام ہی نے قبولیت عامہ کے درجہ تک پہنچایا ہے۔

اسلام اور قرآن کا یہ کتنا بڑا احسان ہے۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام پر۔

سادہ زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں، اور اخراجات کم کر دیں تا کہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئے۔ تو وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہو ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش کس قدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہو تو ہم قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے۔ جس کی ہمیں خواہش ہے۔"

(حضرت مصلح موعود رضؓ)

"خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا"

مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"جس شخص کا لگاؤ مسجد کے ساتھ ہوگا اس پر قیامت کے روز اللہ تعالےٰ کا سایہ ہوگا"

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایک وجیہہ، پاک، پسر موعود کے بارہ میں اپنے الہامات کے ذریعہ جہاں اور بشارات دیں وہاں یہ بھی فرمایا کہ:۔

"خدا کا سلایہ اس کے سر پر ہوگا"

حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک کشف میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا کہ مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ محمود"

یہ ہیں ہمارے آقا حضرت محمود خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ واعلیٰ درجاتہ فی الجنۃ۔ آپ نے اپنے باون سالہ خلافت کے دور میں پیغام اسلام اکناف عالم میں پہنچانے کے ساتھ اللہ اکبر کی آواز بلند کرنے اور صدائے توحید سے فضائے عالم کو معمور کرنے کے لئے غیر ممالک میں مساجد کی تعمیر کا کام بھی شروع فرمایا۔ حضور انور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "میں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہوں گی"

(۲) "ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں"۔

چنانچہ سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جماعت کو خدا تعالےٰ کے سایہ کے نیچے لانے کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز فرمایا جو جماعت احمدیہ

کے سامنے آتا رہتا ہے۔ حضور انور کے فرمودہ لائحہ عمل کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا کے تمام غیر ممالک میں مساجد کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو نصیب ہو رہی ہے۔ اور حضور انور کے بابرکت دور میں غیر ممالک کے مشہور شہروں میں تقریباً ۳۴۶ مساجد تعمیر ہوئیں ہیں اور انشاء اللہ العزیز یہ تعمیر کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ تا دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی رہے۔ جن غیر ممالک میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں ان کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱)	ریاست ہائے متحدہ امریکہ	۴
(۲)	انگلینڈ (صرف احمدی مستورات کے چندہ سے)	۱
(۳)	سوئٹزرلینڈ	۱
(۴)	ہالینڈ (صرف احمدی مستورات کے چندہ سے)	۱
(۵)	کوپن ہیگن " "	۱
(۶)	جرمنی	۲
(۷)	فلسطین	۱
(۸)	نائیجیریا مغربی افریقہ	۲۳
(۹)	غانا " "	۱۶۴
(۱۰)	سیرالیون " "	۴۲
(۱۱)	کیمبیا " "	۱
(۱۲)	کینیا مشرقی افریقہ	۵
(۱۳)	تنزانیہ " "	۱۵
(۱۴)	یوگنڈا (مشرقی افریقہ)	۴
(۱۵)	ماریشس	۶
(۱۶)	برما	۲
(۱۷)	ملائیشیا	۳
(۱۸)	انڈونیشیا	۷۰

اللہ تعالیٰ کے الہام اور حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشف سے بات ظاہر ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مساجد کی تعمیر کا عزم لے کر اس دنیا میں تشریف لائیں گے سو حضور انور کے اس "عزم محمود" کے پیش نظر قیامت مساجد تعمیر ہوتی چلی جائیں گی۔ آخر میں میں حضور انور کا ایک ارشاد بابرکت جو آپ نے اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا نقل کر کے اپنے اس فقرہ سے مضمون کو ختم کرتا ہوں اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور انور فرماتے ہیں:-

"پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے .... اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔"

آبِ حیات

مکرم چودھری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک وہ جو اِس عالم میں آبِ زندگی لایا
نگاہ و دل کو تڑپایا، تو روح و جاں کو گرمایا

وہ تنہا تھا مگر تنہا۔ ہر اک دشمن سے ٹکرایا
نہ کچھ باطل سے وہ جھجکا نہ کچھ ظلمت سے گھبرایا

ہر اک سختی گوارا کی۔ ہر اک بیداد کو جھیلا
ہر اک مشکل کو اپنایا۔ ہر اک اُلجھن کو سلجھایا

ہزاروں آندھیوں کے سامنے اُس بندۂ حق نے
ہر اک سیلاب کو روکا۔ ہر اک طوفان پر چھایا

اُسی نے اِس زمانے میں خدا کے نُور کو دیکھا
اُسی نے اِس زمانے میں خدا کا نُور دکھلایا

یہ اُس کی تابشِ حُسنِ کرامت تھی کہ کیا شے تھی
جُھکایا اپنا سر خورشید نے اور چاند گہنایا

ہوئے شامل جو اُن کے حلقۂ خدّام میں اختر
حقیقت میں خدا نے ہم پہ یہ احسان فرمایا

یورپ میں اسلام کی ضیا پاشیاں

(جرمنی میں تبلیغ اسلام)

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس مبلغ جرمنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی میں باقاعدہ طور پر مشن تو جنگِ عظیم ثانی کے بعد قائم ہوا۔ لیکن اس سے پہلے بھی جرمنی کے مشہور شہر ہیمبرگ میں چند جرمن نومسلم احمدیوں نے جماعت احمدیہ کے نام سے ایک تنظیم قائم کر رکھی تھی حضرت المصلح الموعود رضؓ کی شدید خواہش تھی کہ یورپ میں عموماً اور جرمنی میں خصوصاً اسلامی مشن قائم کئے جائیں تاجس طرح جرمنی کو مادی لحاظ سے یورپ میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ خدا کرے اگر یہ قوم مسلمان ہوجائے تو مذہبی لحاظ سے بھی یہ قوم باقی یورپ کی لیڈر بن جائے۔ چنانچہ دوسری جنگِ عظیم کے بعد ۱۹۴۹ء کے شروع سے جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کے ذریعہ اس مشن کا قیام عمل میں لایا گیا اور باقاعدہ طور پر کام شروع کیا گیا۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف نے ہیمبرگ کو ہی مستقل مشن کے لئے منتخب کیا۔ جرمنی میں احمدی مبلغ کی آمد کو اخبارات میں بہت اہمیت دی گئی۔ جنگِ عظیم کا ہولناک نظارہ دیکھنے کے بعد جرمن قوم ایک عجیب ذہنی کشمکش میں مبتلا تھی۔ کچھ تو سرے سے ہی خدا کے منکر اور کچھ عیسائیت کی تعلیم سے روحانی تشنگی نہ بجھتے دیکھ کر دل کی تسکین کیلئے آبِ حیات کے متلاشی تھے۔ ایسے موقعہ پر جماعت احمدیہ کا مشن ان پیاسی روحوں کیلئے واقعی آبِ حیات کا چشمہ ثابت ہوا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یورپ کی جملہ اقوام میں سے جرمن قوم میں تحقیق اور نئی نئی معلومات حاصل کرنے کا شوق زیادہ ہے اور یہی شوق سعید روحوں کو اسلام کی آغوش میں لانے کا موجب بن جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ جرمنی میں

جماعت احمدیہ کے مشن کو چند ہی سالوں میں جرمنی میں جو کامیابی ہوئی ہے اس کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۵۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بغرض علاج یورپ تشریف لائے۔ تو جرمنی میں آپ کی آمد کو اخبارات نے بہت اہمیت دی۔ اور ہیمبرگ شہر کے میئر کی طرف سے آپ کو دعوت استقبالیہ دی گئی۔ چنانچہ اس موقعہ کا ذکر ہیمبرگ کی ایک روزنامہ اخبار Hamburger- Anzeiger نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۸ جون میں حضور کی تصویر کے ساتھ ان الفاظ میں کیا

"امیر المومنین ٹاؤن ہال میں" اس میٹنگ کے تحت مختصر کوائف نیز حضور کی تقریر کا خلاصہ درج کیا۔ اسی طرح اکثر اخبارات نے "اسلامی خلیفہ بطور مہمان" میٹنگ اور مختصر کوائف کے ساتھ یہ خبر حضور کے فوٹو کے ساتھ شائع کی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس موقعہ پر ایک بہت بڑا مستشرق حضور کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا جس نے بعد میں دیار مقدسہ کا سفر بھی کیا۔

مساجد کا قیام

حضور جرمنی کے نومسلم احمدیوں کے جوش اور اخلاص سے بے حد متاثر ہوئے اور آپ نے جرمنی میں مساجد کے قیام کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ جرمنی میں ہیمبرگ کے مقام پر ایک طرف تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی طرف سے ۱۹۵۷ء میں خانہ خدا کی تعمیر ہوئی اور تبلیغ اسلام کی ایک مضبوط بنیاد قائم ہوگئی اور دوسری طرف قصر عیسائیت میں زلزلہ سا پیدا ہوگیا۔ چنانچہ ایک پادری نے ایک موقعہ پر لکھا

"ہیمبرگ کی احمدیہ مسجد عیسائی دنیا کے لئے خطرے کا الارم ہے۔"

تبلیغ اسلام کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے جرمنی کے مشہور فلاسفر اور شاعر گوئٹے کے شہر فرانکفورٹ میں ۱۹۵۹ء میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ جرمنی میں دوسری مسجد معرض وجود میں آئی۔ اس تقریب کا ذکر ملک کے کم و بیش سارے اخبارات نے کیا۔ ان ہر دو مساجد کے ساتھ دارالتبلیغ کی عمارت اور رہائشی کمرے ملحق ہیں۔

قرآن کریم جرمن زبان میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمن قوم کو اسلامی تعلیمات سے متعارف کرانے کے لئے جرمن زبان میں علاوہ دوسری کتب کی اشاعت کے سب سے زیادہ اہمیت جرمن ترجمہ قرآن کریم کو حاصل ہے۔ جس کو صائب الرائے احباب نے بہت سراہا اور اخبارات نے تبصرے بھی شائع کئے۔ قرآن کریم کی اس جلد میں حضرت المصلح الموعودؓ کی معرکۃ الآرا تصنیف دیباچہ قرآن کا جرمن ترجمہ بھی شامل ہے۔ چنانچہ مشن کی طرف سے اہم شخصیتوں کو یہ جرمن ترجمہ پیش کیا گیا جس سے وہ بہت متاثر ہوئے ان میں فیڈرل ری پبلک آف جرمنی کے پہلے پریذیڈنٹ۔ شاہ ایران کو ان کی ہیمبرگ میں آمد پر جرمن گورنمنٹ کے داس چانسلر اور صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان شامل ہیں یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جب صدر پاکستان جرمنی کے دورہ پر تشریف لائے تو ہیمبرگ ریلوے اسٹیشن پر جماعت احمدیہ کی طرف سے شاندار استقبال کیا گیا۔ اور پھولوں کے ہار صدر کے گلے میں ڈالے مشرقی انداز کے استقبال کو جرمن پریس نے بہت پسند کیا اور خبریں شائع کیں۔

رسالہ "اسلام"

کتب کے تراجم کے علاوہ جرمن زبان میں ہمارا ماہوار رسالہ Der Islam بھی باقاعدگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے شائع ہوتا ہے جو جرمنی کے علاوہ سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے علمی حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

احمدیہ گزٹ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے مرکزی ہدایت کے مطابق نومبر ۱۹۶۶ء سے احمدیہ گزٹ کا اجرا بھی کیا جا چکا ہے جو انشاء اللہ مفید رہے گا۔ اس گزٹ میں علاوہ تبلیغی مساعی کے ربوہ کی ڈائری عام معلومات اور حضور کے ارشادات کو ماہ بماہ انشاء اللہ شائع کیا جایا کرے گا۔ علاوہ ازیں اب سنڈے کلاس کا بھی اجراء کیا گیا ہے۔ جس میں قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کے علاوہ مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیالات بھی کیا جاتا ہے۔ احباب اس میں خوب دلچسپی لے رہے ہیں۔

تقاریر کا سلسلہ

لٹریچر کے علاوہ یہاں پر ہماری تبلیغ کا ایک بڑا ذریعہ مسجد میں مختلف موضوعات پر لیکچرز ہیں۔ ان لیکچروں کی خبر یہاں کے اہم اخبارات میں شائع کرادی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دلچسپی رکھنے والے احباب کو بذریعہ ڈاک دعوت نامے بھی بھجوائے جاتے ہیں۔ مسجد میں باقاعدہ تقاریر کے علاوہ ہمیں باہر مختلف سوسائٹیوں میں بھی تقاریر کے مواقع ملتے رہتے ہیں جس کے نتیجہ میں احباب میں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے۔

تبلیغ کے دیگر مواقع

ہفتہ اتوار کو یہاں عام تعطیل ہوتی ہے چنانچہ ان ہر دو ایام میں زائرین مساجد میں آکر مساجد کو دیکھتے اور معلومات فراہم کرنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں ایسے مواقع پر تبادلۂ خیالات کے علاوہ مختلف اسلامی موضوعات پر جرمن زبان میں شائع شدہ کتابچے انہیں پیش کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح نماز جمعہ اور عیدین کی تقریب کے موقعہ پر بھی لوگ مساجد میں آتے ہیں نیز شادی بیاہ کے مواقع پر بھی کافی تعداد میں احباب تشریف لاتے ہیں۔ تو انہیں پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔

جرمنی میں تبلیغ اسلام کا بہترا جماعت احمدیہ کے سپرد ہے

اگرچہ مغربی جرمنی میں اسلام کی نمائندگی مختلف طریقوں سے ہو رہی ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ صرف جماعت احمدیہ ہی مستقل بنیادوں پر مغربی جرمنی میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے۔ چنانچہ اسی مضمون کا ایک بلیٹن حکومت مغربی جرمنی کی طرف سے جاری کیا گیا۔ اور روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۶۶ء کی اشاعت خاص (علمی ادبی ایڈیشن) میں "جرمنی میں مسلمانوں کی سرگرمیاں" کے زیر عنوان ایک نوٹ بھی شائع ہوا۔ اس نوٹ میں مغربی جرمنی کی حکومت کے اس بلیٹن کے حوالہ سے اس امر کو تسلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا گیا ہے کہ جرمنی میں اگر کوئی جماعت باقاعدہ اور مستقل بنیادوں پر اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔ تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اس نوٹ کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے۔

"مغربی جرمنی کے ایک کثیر الاشاعت پرچے میں جو محمد الیس عبداللہ کا ایک مضمون چھپا تھا جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ بون کے لاٹ پادری کے اخبار میں کچھ عرصہ پیشتر بتایا گیا تھا کہ آٹھ سو جرمن مسلمان ہو گئے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں جرمنوں کے مسلمان ہونے سے یہ خیال پیدا ہوا کہ آیا جرمنی میں آباد مسلمانوں کی کوئی منظم تحریک موجود ہے؟ اس سوال کا جواب مغربی جرمنی کی حکومت کے بلیٹن میں یوں دیا گیا ہے۔

"مغربی جرمنی میں اسلام کی تین طریقے سے نمائندگی ہوتی ہے۔ پہلا یہ ہے کہ مغربی جرمنی میں مسلم ممالک کے سفارت خانوں کے مسلمان ملازم جرمنی میں موجود ہیں۔ ان میں مسلم ممالک کے طالب علم اور تاجر بھی شامل ہیں۔ اور مسلمانوں کا یہ گروپ سب سے بڑا ہے۔ اگرچہ ہیمبرگ اور آخن (Aachen) میں مسلمانوں نے ایک ایک مسجد تعمیر کر لی ہے۔ مگر سفارتی نمائندوں طالب علموں اور تاجروں کو کسی منظم اسلامی تحریک کا حصہ نہیں کہا جا سکتا۔ ان کے جو باہمی اجلاس ہوتے ہیں ان کا مقصد اسلام کی تبلیغ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ مذہبی ثقافتی اور قومی روایات کو برقرار رکھنا ہے۔ دوسرا گروپ مسلمان مہاجرین کا ہے جو دوسری جنگ عظیم کے بعد مغربی جرمنی میں آباد ہو گئے ہیں۔ اور اب بظاہر مغربی جرمنی ہی ان کا وطن ہے۔ ان مسلمانوں کا ثقافتی مرکز میونخ ہے۔ میونخ میں مسجد کی تعمیر کے لئے وفاقی حکومت اور باویریا کی حکومت ان مسلمانوں کی امداد کر رہی ہے۔ ان دونوں گروپوں میں ایک چیز مشترک ہے اور وہ یہ کہ پہلے گروپ کے مسلمان تو یہاں کچھ عرصہ کے لئے آتے ہیں۔ انہیں اپنی واپسی کا یقین ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرے گروپ کے مسلمان اگرچہ اتنی دیر سے یہاں آباد ہیں۔ مگر وہ اب بھی سوچتے رہتے ہیں کہ ایک روز وہ اپنے اپنے وطن کو واپس لوٹ جائیں گے۔

تیسرا گروپ جو اسلام کی تبلیغ کے لئے یہاں آیا ہے۔ اس گروپ کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ اور یہ گروپ گزشتہ دس سال سے مغربی جرمنی میں سرگرم کار ہے!"

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے متعلق اخبارات کے مزید تبصرے

جماعت احمدیہ کے مجاہدین جس اخلاص محنت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جانفشانی سے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اس سے عیسائی حلقوں میں ایک زبردست ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اور وہ اس امر کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں کہ اس تبلیغی مہم کے نتیجہ میں عیسائیت کا مغلوب ہونا اور بالآخر دنیا کا اسلام پر غالب آنا ایک یقینی امر ہے۔ چنانچہ عیسائی حلقوں کی اس گھبراہٹ اور پریشانی کا اندازہ عیسائی اخبارات کے ان مضامین اور تبصروں سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جن میں وہ اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو پر شدید خطرہ کا اظہار آئے دن کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں سویڈن کے ایک مشہور علمی رسالہ TIDENS TECKEN کا ایک اقتباس دیا جاتا ہے۔ یہ اقتباس اس رسالہ کے ایک طویل مضمون سے لیا گیا ہے جو اس نے ۱۹۵۸ء کے Spring Edition میں شائع کیا۔

یہ طویل مضمون اس انٹرویو کی رپورٹ پر مشتمل ہے جو رسالہ مذکور کے ایڈیٹر نے سویڈن سے ہیمبرگ پہنچ کر مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی سے کی تھا۔ اس مضمون میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور ان کے اثرات پر تفصیل سے روشنی ڈالنے اور عیسائیت کی تباہی اور اسلام کے غالب آنے کے متعلق ان پیشگوئیوں کا بالتفصیل ذکر کرنے کے بعد جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہیں۔ عیسائی دنیا کو بایں الفاظ خبردار کیا ہے۔

"اسلام میں راہنمائی کرنے والے ان مسیح موعود کا وجود اس کی قائم کردہ جماعت اور اس کے مبلغی مشن یہ سب چیزیں ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان حالات میں ہمیں اس امر پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔ کہ کیا ہم عیسائیوں میں وہی جذبہ وہی سچائی اور وہی روح القدس موجود ہے۔ جو ہمارے مسیح کی ابتدائی جماعت میں کارفرما تھا۔ اگر نہیں۔ تو پھر ہم نے عیسائیت کے مقصد اور اس کی غرض و غایت کو فراموش کر دیا ہے۔ بے شک ہمارے گرجے وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے ہیں اور ہماری جماعتیں اور تنظیمیں جگہ جگہ موجود ہیں لیکن سچائی کی روح کے بغیر ہمارا مذہب ہمارے عقائد اور ہماری تنظیم سراسر غیر مفید اور بے سود ہیں اور ایک بڑے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں۔ ہر چند کہ اس اسلامی جماعت کے مشن عیسائیت کے لئے خطرناک نہیں ہو سکتے۔ لیکن ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ جماعت ایشیا۔ امریکہ۔ یورپ اور افریقہ میں جارحانہ طور پر عیسائیت پر حملہ آور ہے۔ اس کے پیش نظر دلائل ٹھوس۔ مضبوط اور قوی ہیں۔ ان حالات میں جب ہم ان نتائج پر غور کرتے ہیں جو اس تبلیغی جدوجہد کے نکل سکتے ہیں تو ہم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہم عیسائیوں میں وہ روحانی طاقت موجود نہیں ہے جس سے ہم اس جارحانہ تحریک کا مقابلہ

کر سکیں۔ کیا ہم عیسائیوں پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ ہم اسلام کے اس چیلنج کا اپنے صحیح عقائد۔ دعا اور روح القدس کی برکت سے جواب دینے کے قابل ہو سکیں۔

Hoogsche Post جماعت کے کام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"کچھ روز قبل جماعت کے ایک مبلغ ہمیں ملنے آئے۔ صرف یہی ایک جماعت ایسی اسلامی تنظیم ہے جو مبلغین کو بھجوانے کا کام کرتی ہے۔ اور یہ امر ایشیا کی محیر العقول بیداری پر دلالت کرتا ہے۔ جنگ سے قبل مغربی دنیا سے چین۔ جاپان۔ ہندوستان کی طرف عیسائی مشنری بھجوائے جاتے تھے۔ تا عیسائیت کو پھیلایا جائے لیکن اب اسلامی مبلغین یورپ میں اس غرض کے لئے آرہے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کا کام یہاں پر کریں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں مستقل امن صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ مذہبی اور سیاسی امور میں یک جہتی پیدا کی جائے۔"

یورپ اسلامی ممالک میں مادی ترقی لایا۔ اب اس کے عوض اسلام یورپ میں اسلامی جذبہ کو زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اس امر کی آئینہ دار ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے غلبہ کے دن آہستہ آہستہ قریب آتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ امر جہاں خوشی کا باعث ہے۔ وہاں ہم پر عظیم ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ اور ہمارے نوجوان امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پہلے سے بھی زیادہ اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں۔ اس پُر آشوب زمانہ میں خدمتِ دین کا میسر آجانا ایک سعادت ہے اس سے فائدہ اٹھانا ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے آمین۔

قطعہ

چاہتے ہو گر کہ پاؤ مدعا
کوششیں اپنی رکھو جاری سدا
ہے دعا بھی اک ضروری شے مگر
لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

آفتاب احمد تسلیم

جامعہ احمدیہ ربوہ

از مکرم مولانا مقبول احمد صاحب قریشی استاذ جامعہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں اسلام کو از سر نو زندہ کرنے اور اس کو اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے مبعوث فرمایا تا اسلام کا بول بالا ہو اور تا اسے تمام دیگر ادیان پر غالب کیا جائے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام گرامی اور مبارک علم کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں بلند کر دیا جائے۔ تا آپ روحانی لحاظ سے دم توڑ دینے والی انسانیت میں ایک نئی روح پھونک دیں اور تا ان کو اس خالق حقیقی سے کلی طور پر آشنا کر دیں جس سے کہ دنیا روز بروز دور جا رہی تھی۔ اس غرض اور مقصد کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوئے اور اس کے لئے آپ نے اپنی زندگی کا ہر ہر لمحہ وقف کر دیا۔ دن رات ایک کر دیئے اور زندہ خدا سے آشنا کرنے کے لئے آپ نے زندہ معجزات و نشانات پیش کئے اور برکات سماویہ کا اس قدر وافر حصہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ جو کوئی بھی حقیقی جستجو و تلاش حق کے لئے آپ کے پاس آیا اور آپ کی صحبت میں رہا۔ اس نے اس سچائی کو قبول کیا۔ اور پھر دل و جان سے اس پر نچھاور ہونے لگا۔ گو اس مقصد کے حصول کی راہ میں آپ کو اور آپ کے متبعین کو انتہائی عداوتوں اور مخالفتوں کا سلسلہ برداشت کرنا پڑا۔ مگر آپ کا اور آپ کے متبعین کا قدم آگے کی طرف ہی بڑھتا چلا گیا۔

حضور علیہ السلام نے اس مقصد کے حصول کے لئے بہت سے ذرائع استعمال فرمائے۔ جہاں زبانی تبلیغ کی جاتی رہی۔ اور جہاں تحریر کے ذریعہ اور اشتہار و رسائل و اخبارات و کتب کے ذریعہ اکناف عالم میں اپنا پیغام پہنچایا وہاں آپ نے یہ محسوس کر کے کہ سرکاری مدارس یا پرائیویٹ مدارس میں صرف دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے ایک دینی مدرسہ کا اجراء فرمایا پہلے تو آپ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کی صورت میں ۳ رجنوری ۱۸۹۸ء کو اس کا افتتاح کیا۔ اور یہ سکول مڈل سے فروری ۱۹۰۰ء سے ہائی سکول بنا۔ اور پھر بعد میں کالج کی صورت اختیار کر گیا۔ مگر جب ۱۹۰۵ء میں سلسلہ کے دو بہت بڑے عالم اور بزرگ فوت ہوئے۔ تو حضور علیہ السلام نے ۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو فرمایا:۔

"ہماری جماعت میں اچھے اچھے لوگ مرتے

جاتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب جو ایک مخلص آدمی تھے اور ایسا ہی اب مولوی برہان الدین صاحب جہلم میں فوت ہو گئے۔ اور بھی بہت سے مولوی صاحبان اس جماعت میں فوت ہوئے۔ مگر افسوس کہ جو مرتے ہیں ان کا جانشین ہم کو کوئی نظر نہیں آتا۔ پھر فرمایا کہ مجھے مدرسہ کی طرف دیکھ کر یہی خیال پہنچتا ہے۔ کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوئی۔ اگر یہاں سے بھی طالب علم نکل کر دنیا کے طالب ہی بننے تھے۔ تو ہمیں اس کے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہم تو چاہتے تھے کہ دین کے لئے خادم پیدا ہوں۔" (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۴۲۶)

چنانچہ اس کے بعد آپ نے احباب کرام سے مشورہ کیا اور بالآخر جنوری ۱۹۰۶ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام میں ہی "دینیات کی شاخ" کھول دی گئی۔ اور بعد میں یہی شاخ دینیات حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک مستقل مدرسہ کی صورت اختیار کر گئی اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق اس کا نام مدرسہ احمدیہ رکھا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ابتدا میں تو حضرت قاضی سید امیر حسین شاہ صاحب اور مولوی فضل الدین صاحب (کھاریاں) دو استاد مقرر ہوئے۔ ان کے بعد حضور کے زمانہ میں ہی حضرت سید مولوی سرور شاہ صاحب بھی مدرس مقرر ہوئے۔ جو بعد میں جب اس کا نام مدرسہ احمدیہ مقرر ہوا اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں اس مدرسہ کے اساتذہ مندرجہ ذیل تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) حضرت مولوی سرور شاہ صاحب (۲) حضرت قاضی امیر حسین صاحب (۳) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب (۴) حکیم فضل الدین صاحب بھیروی (۵) میاں (پیر) منظور محمد صاحب (۶) مولوی محمد حی صاحب (۷) مولوی غلام نبی صاحب (مصری) (۸) حکیم محمد الدین صاحب۔ (۹) میاں عبدالحق صاحب (۱۰) پیر مظہر قیوم صاحب (۱۱) ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر (۱۲) شیخ عبدالرحمن صاحب (مصری) (۱۳) حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (۱۴) مرزا برکت علی صاحب (۱۵) میاں محمد الدین صاحب (تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۲۹۵)

ستمبر ۱۹۱۰ء سے مارچ ۱۹۱۴ء تک حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس مدرسہ کے افسر رہے اس دور میں مدرسہ احمدیہ نے بہت نمایاں ترقی کی اور کئی ایک اصلاحات آپ نے نافذ فرمائیں جس سے کہ طلبہ کا علمی اور عملی معیار بلند ہو گیا۔ پھر مارچ ۱۹۱۴ء میں جب حضور رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو مدرسہ کا انتظام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا۔ ان کے بعد شیخ عبدالرحمن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر وسط ۱۹۳۷ء میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ پھر آپ کی وفات پر مارچ ۱۹۴۴ء میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ حتیٰ کہ ہندوستان کی آزادی و تقسیم کے موقعہ پر مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل اور تین اور اساتذہ درویشوں میں شامل ہو گئے اور بقیہ اساتذہ ہندوستان سے پاکستان آ گئے۔ چنانچہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۷ء کو لاہور میں مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کا ایک ہی ادارہ بنا دیا گیا اور اس جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل مقرر ہوئے۔ چند دن پہلے جنیوٹ میں اور پھر دو ماہ بعد احمد نگر میں یہ ادارہ منتقل ہوا۔ اور شروع دسمبر ۱۹۴۹ء میں جامعۃ المبشرین کا ادارہ قائم ہوا۔ جس میں جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء داخل ہوتے اور تبلیغ اسلام کی خاص ٹریننگ حاصل کرتے۔ بالآخر ۷ جولائی ۱۹۵۷ء کو جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین ایک ہی درسگاہ بن گئے۔ اور اس کے پرنسپل سید داؤد احمد صاحب مقرر ہوئے جن کی زیر نگرانی یہ ادارہ اب ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ادارہ کی ربوہ میں ایک نہایت عمدہ عمارت ہے اور قریب ہی دارالاقامہ کی عمارت ہے۔ اور طلبہ کے استفادہ کے لئے بہترین لائبریری موجود ہے

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۳۰۲)

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہ ادارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس غرض کے لئے قائم فرمایا تھا۔ کہ اس کے فارغ التحصیل علماء ایسے علماء اور خدام دین بنیں جو اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو اکناف عالم میں پہنچانے والے ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس عزم اور ارادہ کو قبولیت کا شرف عطا فرمایا۔ اور اب تک جتنے مبلغین اندرون پاکستان اور بیرون پاکستان فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی غالب اکثریت نے اسی ادارہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہی میدان عمل میں قدم رکھا ہے۔

اور یہ ادارہ اپنی نوعیت کا واحد اور بے نظیر ادارہ ہے۔ کہ جہاں صرف وہی لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جو اپنی زندگیاں اسلام و احمدیت کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ اور ان کو اس طور پر تیار کیا جاتا ہے۔ کہ تا وہ یہاں سے فارغ ہو کر اعلائے کلمۃ اللہ اور تبلیغ اسلام کا فرض احسن طور پر انجام دے سکیں۔ اس لئے اس ادارہ کو اپنی جماعت میں بھی اور غیروں میں بھی خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔

اس وقت اس ادارہ میں واقفین طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور اس میں داخل ہونے کا کم از کم معیار میٹرک پاس ہے۔ نئے داخل ہونے والے طلباء درجہ مبتدی میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں پہلے سال علاوہ قرآن مجید و حدیث وغیرہ مضامین کے عربی کا معیار بلند کرنے کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ اور پھر اس جماعت کو پاس کرنے کے بعد پانچ سال کی تعلیم حاصل کر کے ایک طالب علم شاہد کلاس پاس کرتا ہے۔ اس کے بعد چھٹا سال طب اور غیر ملکی زبانیں سیکھنے میں صرف ہوتا ہے۔ ویسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ادارہ میں بعض ایم۔ اے پاس یا بی۔ اے پاس طلباء بھی داخل ہوتے ہیں۔ جن کا امتحان لے کر اور جائزہ لگا کر پھر مناسب کلاس میں داخل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ایسے واقفین گریجوایٹ آتے ہیں جنہیں پہلے عربی زبان بالکل نہیں آتی تو انہیں ابتدائی کلاس میں داخل کرنا پڑتا ہے۔ اور جنہیں پہلے یہ زبان آتی ہو۔ اور دیگر مضامین میں بھی معیار ان کا اچھا ہو تو وہ کسی اوپر والی کلاس میں بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

نہ صرف پاکستانی طلباء ہی اس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے بلکہ بیرونی ممالک سے بھی طلباء اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر کے آتے ہیں اور اس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ایسے طلباء میں بعض کو کم عرصہ پڑھ کر واپس جانا ہوتا ہے۔ ان کے لئے ایک مختصر نصاب مقرر ہے۔ جسے پڑھ کر وہ اپنی تعلیم مکمل کر کے جلد واپس جا سکتے ہیں۔ لیکن ان میں سے وہ طلباء جو ذرا چھوٹی عمر میں آجائیں اور دیر تک پڑھ سکیں۔ ان کو پھر باقاعدہ کلاسوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ گو پہلے ابتداء میں ایک دو سال حسب لیاقت انہیں اردو اور عربی زبان سکھائی جاتی ہے۔ اور اس قابل بنایا جاتا ہے۔ کہ وہ باقاعدہ کلاسوں میں پڑھ سکیں۔ چنانچہ اس وقت اس ادارہ جامعہ احمدیہ میں انڈونیشیا۔ غانا (مغربی افریقہ) اور مشرقی افریقہ اور جزائر فجی سے آئے ہوئے طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اس سے قبل کئی ایک طلباء دوسرے ممالک سے آکر بھی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ مثلاً۔ چین۔ امریکہ۔ ماریشس سائپرس۔ جاپان۔ جرمنی وغیرہ سے طلباء آکر پڑھ چکے ہیں

جامعہ احمدیہ کا سٹاف بھی ماہر و تجربہ کار اساتذہ کرام پر مشتمل ہے۔ جن میں سے بعض کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف دینی علوم میں مہارت حاصل کرنے کے لئے دور دور کے مراکز میں پڑھایا ہوا ہے اور اسپیشلسٹ بنایا ہوا ہے۔ اور بعض وہ مبلغین ہیں جو بیرون پاکستان میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے کر واپس آئے ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح بعض اساتذہ جنہیں بیرونی ممالک کی زبانیں آتی ہیں۔ بیرونی زبان پڑھاتے ہیں۔ اس وقت سواحیلی اور انڈونیشین زبان پڑھانے کا اہتمام ہے۔ اور اسی طرح بعض اساتذہ وہ ہیں جو عربی ممالک میں رہ کر تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ غرض اس بات کی انتہائی کوشش کی جاتی رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ماہر اور تجربہ کار اساتذہ پر مشتمل سٹاف ہو۔ جو نہ صرف دینی علوم کی ہی تعلیم دینے والا ہو۔ بلکہ دوسرے مضامین بھی پڑھا سکتا ہو۔ مثلاً انگریزی پڑھانے کا بھی خاص اہتمام ہے۔ اور اساتذہ کرام نہ صرف تعلیم دینے کی طرف ہی توجہ دیتے ہیں بلکہ طلباء کے اندر دینی جذبہ پیدا کرنے اور انہیں معلومات عامہ بہم پہنچانے اور کسی اہم دینی مسئلہ پر مقالہ لکھنے اور عربی و انگریزی اور اردو میں تقاریر کرنے اور لمبے لمبے پیدل سفر کرانے اور سپورٹس میں سپرٹ پیدا کرنے کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ اور یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ یہاں کے فارغ التحصیل طلباء نہ صرف علمی طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ عملی طور پر پیدا ہونے والی تمام رکاوٹوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں اور روحانی جذبہ سے سرشار ہوں۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ کی طرف سے عربی زبان میں ایک سہ ماہی رسالہ "البشریٰ" اور اردو زبان میں ایک سہ ماہی رسالہ "مجلۃ الجامعہ" بھی باقاعدہ شائع ہوتے ہیں جن میں علمی مضامین اساتذہ کرام وطلبا تحریر کرتے ہیں۔ اور اس طرح طلباء تحریری مشق بھی حاصل کرتے ہیں۔ طلباء کے علم و تجربہ کی زیادتی کے لئے وقتاً فوقتاً باہر سے بھی علماء کو بلوا کر لیکچر کرائے جاتے ہیں۔ اور سوالات و جوابات کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح دوسروں کے علم اور تجربہ سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

جامعہ احمدیہ کا نصاب موجودہ صورت میں نہایت غور و فکر کے بعد تجویز شدہ ہے۔ اس وقت بارہ مضامین پڑھانے کا اہتمام ہے۔ یعنی قرآن مجید و تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ کلام۔ عربی۔ انگلش۔ اردو۔ فارسی۔ موازنہ مذاہب۔ لادینی تحریکات۔ تاریخ۔ تصوف اور منطق ان کے علاوہ مقالہ کسی اہم دینی مسئلہ پر درجہ خامسہ میں لکھ کر دینا ہوتا ہے۔ اور تمام کلاسوں میں تقریر کرانے کی مشق کرائی جاتی ہے تقاریر تین زبانوں (اردو عربی۔ انگریزی) میں کروائی جاتی ہیں۔ یہ نصاب اس طور پر مقرر کیا گیا ہے کہ جس سے نہ صرف ان مضامین کے ضروری اصول و فروع کا علم حاصل ہو۔ بلکہ تمام موجودہ زمانہ کی ضروریات دینی سے بھی واقفیت پیدا ہو۔ اور اس کے لئے علاوہ درسی نصاب کے مطالعہ کی کتب بھی تجویز کی گئی ہیں تاکہ طلباء ان مضمون میں مزید معلومات حاصل کر کے اپنے معیار علم میں وسعت پیدا کر سکیں۔ اور اس مضمون کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہو سکیں۔

غرض جامعہ احمدیہ وہ اہم اور بے نظیر ادارہ ہے جس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے رکھی۔ اور جس کی آبیاری آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے فرمائی۔ اور اس کی ترقی کے لئے انہوں نے ہر ممکن کوشش فرمائی۔ چنانچہ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ادارہ کی اہمیت کے پیش نظر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ ایک ایک سال کے لئے اس ادارہ کے مستقل اساتذہ کرام میں سے ایک استاد کو عربی ممالک میں بھیجا جائے۔ تا وہ وہاں رہ کر ذاتی طور پر عربی ثقافت و تہذیب سے واقفیت پیدا کر کے آئیں اور وہاں کے علوم سے استفادہ کریں اور پھر اپنے وطن واپس آکر طلبائے کے لئے مزید افادہ کا باعث ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس دینی درسگاہ کو سچ مچ ایسا ادارہ بنائے جس میں سے دینی خادم پیدا ہوتے رہیں۔ جو اپنے علم و عمل سے تربیتی اور تبلیغی فرائض کو کما حقہ سرانجام دینے والے ہوں اور اس مقصد کو پورا کرنے کی اساتذہ کرام کو بھی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صداقت کا پرچم اُڑاتا ہوا چل

مکرم فیض عالم صاحب فیضؔ چنگوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت کا پرچم اُڑاتا ہوا چل
محبت کا ڈنکا بجاتا ہوا چل

خیالات روشن مقدس ارادے
توکل کی دولت لُٹاتا ہوا چل

دلوں کی زمیں میں محبت سے اپنی
نقوشِ وفا کو جماتا ہوا چل

عمل کی ضیا فکر کی روشنی سے
چراغِ یقیں کو جلاتا ہوا چل

مصائب کی پُرخوف راہوں سے مت ڈر
حوادث سے دور آزماتا ہوا چل

زمانے کے جور و ستم سے نہ گھبرا
زمانے کا ہر غم اُٹھاتا ہوا چل

چھپا زخمِ دل فیضؔ پی آنسوؤں کو
یہ ہے مصلحت مُسکراتا ہوا چل

ہمارے تعلیمی ادارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر جیوفرے فسٹر نے اپنی کتاب "احمدیہ" (جو دراصل انہوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کے لئے مقالہ لکھا تھا) میں لکھا ہے کہ ۱۹۱۵ء میں لیگوس (نائیجیریا) کی انگلیکن علاقائی کمیٹی نے یہ ریزولیوشن پاس کیا تھا کہ مسلمان بچوں کو ہرگز اپنے سکولوں میں داخل نہ کیا جائے اور اس کی وجہ یہ بیان کی تھی کہ یہ بچے بداخلاق اور ناپسندیدہ عادات کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ اس ریزولیوشن پر عمل درآمد تو نہ کیا جا سکا لیکن یہ ریزولیوشن اپنی ذات میں نہایت قبیح تھا۔

پروفیسر جے ایچ پرائس ایک مضمون میں جو اولاً مانچسٹر گارڈین میں چھپا تھا اور اس کے بعد لیگوس کے اخبار ڈیلی ٹائمز میں لکھتے ہیں کہ غانا کا دورہ کرتے ہوئے انہوں نے عیسائیوں کا ایک سکول بھی دیکھا جس میں پہلی جماعت میں جس قدر بچے داخل ہوئے ان کو بپتسمہ دے کر پہلے ہی روز عیسائی بنا لیا گیا۔

پروفیسر پرائس صاحب کا یہ بیان اس بات پر اچھی طرح روشنی ڈالتا ہے کہ لیگوس کی انگلیکن علاقائی کمیٹی نے اپنے ریزولیوشن کو عملی جامہ کیوں نہ پہنایا تھا۔ کیونکہ مسلمان بچوں کو سکول میں داخل کر کے ان کو عیسائی بنایا جاتا تھا اور اس طرح عیسائیوں کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہو رہا تھا۔

اب ایک تازہ ترین بیان پڑھیئے۔ ٹوگولینڈ کی آزادی کے موقعہ پر حکومت پاکستان کی طرف سے ہدیۂ تہنیت لے کر جو وفد ٹوگولینڈ گیا۔ اس کے ایک رکن گلزار احمد بریگیڈیر بھی تھے۔ بریگیڈیر صاحب نے "تذکرہ افریقہ" کے نام سے اس دورے کی ڈائری حال ہی میں شائع کی ہے۔ اس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"جو ملازم مجھے گورنر کے ہاں دیا گیا ہے اس نے مجھے نماز پڑھتے دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا جب میں نے کہا کہ سام تم نماز کو کیا جانو؟ تو اس نے مسکرا کر کہا "ماستا مے مسلم" میں نے کہا تو پھر یہ سام نام کے کیا معنی؟ کہنے لگا۔

"All men go book take Christian name"

اور ملکوں میں یہ مشن چلے تھے کہ مشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکولوں کا داخلہ عیسائی نام اختیار کرنے پر مبنی ہوتا تھا۔ آج اس سادہ سے افریقی نے بھی تائید کی۔"

ان باتوں کو پیش نظر رکھ کر اگر آج سے چالیس پچاس سال پہلے کی افریقہ میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی جائے تو یہ سمجھ لینا دشوار نہ ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں کا ایک بھی سکول موجود نہ تھا۔ مسلمانوں کو عیسائی سکولوں میں تعلیم حاصل کرنا پڑتی تھی۔ عیسائی سکولوں میں داخلہ کے لئے عیسائی نام لازمی تھا اور پیشتر بپتسمہ بھی لینا پڑتا تھا نتیجہ یہ تھا کہ عیسائیت کا لکھا پڑھا طبقہ سرعت سے ترقی کر رہا تھا اور مسلمان اس دوڑ میں نہ صرف پیچھے رہے جاتے تھے بلکہ ان کے آگے نکلنے کا کوئی انتظام ہی نہ تھا۔

ان حالات میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ نے لیگوس (نائیجیریا) میں سب سے پہلا مسلمانوں کا سکول ۱۹۳۱ء میں جاری کروایا اور اس کے ایک دو سال بعد غانا میں (اس وقت گولڈ کوسٹ) حضرت فضل الرحمٰن صاحب حکیم مرحومؓ نے سالٹ پانڈ میں ایک سکول کھولا۔ یہ سکول نہ صرف کامیابی کے ساتھ چلائے گئے بلکہ سالٹ پانڈ کے سکول کے متعلق تو صلاقاتی گورنر نے اس رائے کا تحریری اظہار کیا کہ یہ سکول باقی تمام سکولوں کے لئے ایک مثالی سکول کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس کے بعد نائیجیریا میں بھی مزید سکول کھلے غانا میں بھی سکولوں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور سیرالیون میں بھی سکول کھل گئے۔ یہ تمام سکول شروع سے لے کر اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے صحیح رنگ میں اسلامی سکول کہلانے کے مستحق ہیں۔ ان کی کامیابی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ نائیجیریا میں جب وزیر اعظم الحاج طفاوا بلیو شمالی علاقے سے اپنی فیملی کو ملک کے دارالخلافہ لیگوس میں لائے تو اپنے بچوں کو ہمارے سکول میں داخل کروایا۔ اور سیرالیون میں آنریبل ایس ایم مصطفیٰ نے بریگیڈیر گلزار احمد صاحب کے سامنے دل کھول کر احمدی سکولوں کی تعریف کی جس کا بریگیڈیر صاحب نے اپنی کتاب تذکرہ افریقہ میں ذکر کیا ہے۔

ان سکولوں کے ذریعہ نہ صرف مسلمان عیسائی ہونے سے رُک گئے (جن کو عیسائی سکولوں میں داخلہ لے کر جبری طور پر عیسائی بنا لیا جاتا تھا) بلکہ مسلمانوں کے تعلیمی نظام سے متاثر ہو کر کئی عیسائی جو پہلے مسلمان تھے اب پھر حلقہ بگوشِ اسلام ہونے لگے۔ اس امر کو نائیجیریا کے ایک کیتھولک اخبار (ہیرلڈ) نے کسی قدر کریوں پیش کیا ہے کہ عیسائی سکولوں کے طلباء تعلیم ختم کرنے کے بعد پچاس فیصدی کی نسبت سے اپنے مذہب کو خیرباد کہہ دیتے ہیں بلکہ اس اخبار نے اپنے ایک ایڈیٹوریل میں لکھا ہے کہ یہ افسوس کی بات ہے کہ ستر سال تک ہم نے جو کوششیں کی ہیں۔ ان کے باوجود عیسائیت یہاں قدم نہیں جما سکی۔

پرائمری اور مڈل سکولوں کے علاوہ اب خدا

کے فضل سے احمدیہ جماعت کے سیکنڈری سکول بھی کھل چکے ہیں۔ غانا میں ایک سکول ہے اور سیرالیون میں تین۔ نائیجیریا میں بھی سیکنڈری سکول ہیں۔ اگرچہ ان کا انتظام کسی اور کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدیوں کی دیکھا دیکھی دوسرے مسلمان بھائیوں نے بھی اس طرف توجہ کرنی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ اب نائیجیریا میں کئی مسلمان سوسائٹیاں ایسی ہیں جو صرف اور صرف تعلیم ہی کے لئے کوشاں رہتی ہیں۔ نتائج نہایت خوشکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو مزید سکول کھولنے کی توفیق دے۔

ایک سیکنڈری سکول مشرقی افریقہ (کمپالہ) میں بھی ہے۔ مغربی افریقہ میں سکولوں کے جاری کرنے اور ان کو مستحکم بنیادوں پر کھڑا کرنے میں حضرت مولانا نیر رضؓ صاحب۔ حضرت مولانا حکیم صاحب رضؓ۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی رضؓ۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ مکرم مولوی نصیر الدین احمد صاحب۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی کوششوں کا بہت دخل ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ خاکسار (نسیم سیفی) کو بھی اس سلسلہ میں کسی قدر خدمت کا موقعہ ملا ہے۔

احمدیہ جماعت کے تبلیغی اور تعلیمی نظام ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ اب اسلام افریقہ میں سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ برگیڈیر گلزار احمد اپنی کتاب "تذکرۂ افریقہ" میں لکھتے ہیں:۔

"ان نمائندوں میں نائیجیریا کی یونیورسٹی کا ایک انگریز پروفیسر بھی ہے وہ رڈ نام ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے ذکر سے بات لباس کی چھڑ گئی۔ کہنے لگا سمجھ میں نہیں آتا کہ جونہی کوئی معاشرہ اسلام قبول کر لیتا ہے اس کے افراد ستر ڈھانپنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر خود ہی مسکرا کر قصہ چھیڑ بیٹھا کہہ رہا تھا کہ سالہا سال سے عیسائی مشن مغربی افریقہ میں لاکھوں پاؤنڈ خرچ کر رہے ہیں اور ترقی اسلام کی ہو رہی ہے۔ اس کی اطلاعات کے مطابق نائیجیریا میں صرف ارواح پرست ہی نہیں بلکہ عیسائی بھی بڑی تعداد میں مسلمان ہو رہے ہیں"۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کے لئے ہم جتنا بھی اس کا شکر ادا کریں کم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قطعہ

جس قدر بھی ہو سکے اے نیک خو
خرچ کر اللہ کے رستے میں تو
صاف ارشادِ خداوندی ہے یہ
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

(آفتاب احمد تسلیم)

قیامِ پاکستان اور تحریکِ جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب واقفِ زندگی ربوہ

بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا ایک الہام ہے کہ

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و
پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"

اور یہ الہام پاکستان کے وجود میں آنے سے ایک رنگ میں نہایت شان سے پورا ہوا ہے اور چونکہ تحریکِ جدید کے مبلغین نے پاکستان کے قیام کے ابتدائی دور میں حب الوطنی کے جذبہ کے ماتحت اپنے دائرہ میں خدمات سرانجام دینا تھیں۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ قیام پاکستان جو ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء میں ہوا اس سے ٹھیک تیرہ برس قبل اللہ تعالیٰ کی مشیت خاص کے ماتحت تحریک جدید جاری ہوئی تاکہ اس عرصہ میں دنیا کے دور دراز علاقوں میں بھی احمدی مبلغین پہنچ جائیں اور مضبوط بنیادوں پر احمدی مسلم مشن قائم کرلیں۔ بظاہر ۱۹۳۴ء کا سال جماعت کے لئے مشکلات اور مصائب سے پُر تھا لیکن بعد کے حالات نے بتلا دیا کہ

"خدا شرے برانگیزد کہ خیرے ما در آں باشد"

کا ہی معاملہ تھا۔ ان دنوں جب عوام کے ساتھ مل کر حکومت وقت نے بھی جماعت پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی کوشش کی اور انتہائی درد و کرب کی حالت میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک خطبہ میں متحیٰ لنصر اللہ کی فریاد کی تو اس رحیم و کریم خدا نے آپکو اسلام کی فتح اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام روشن کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل سمجھایا چنانچہ آپ نے اس تحریک کا اعلان ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو فرمایا اور پھر اس کا نام تحریک جدید رکھا۔

احمدیہ مسلم مشن

اس وقت تو لگ بھگ ستر احمدی مسلم مشن اکناف عالم میں قائم ہیں اور دن بدن ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن قیامِ پاکستان کے وقت اس تعداد سے نصف کے قریب مشن قائم ہو چکے تھے۔ یہ مشن یورپ اور انگلستان میں بھی تھے۔ شمالی اور جنوبی امریکہ میں بھی تھے۔ جزائر ہائے شرق الہند اور غرب الہند میں بھی تھے۔ اور ممالک براعظم ہائے افریقہ اور ایشیا میں بھی تھے۔

ان تمام تبلیغی مشنز کا مرکز حضرت امام جماعت احمدیہ کے پاکستان ہجرت کر آنے کی وجہ سے قادیان سے

پاکستان میں منتقل ہو گئیں۔ جو پہلے کچھ عرصہ لاہور میں رہا۔ اور پھر جلد ہی حضور نے اسکی داغ بیل ربوہ کے آباد کئے جانے میدان میں جو پتی ہوئی خشک پہاڑیوں کے درمیان تھا رکھی۔ اس بستی کا نام ربوہ رکھا۔ اور دعا فرمائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ؎

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو
کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کی دعائیں

مبلغین سلسلہ جو یا تو پاکستان کے علاقہ کے ہی تھے یا ان کے لواحقین بھارت سے ہجرت کے تقسیم ملک کے وقت پاکستان آگئے تھے۔ ان کی قدرتی ہمدردیاں پاکستان کے ساتھ تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی ہجرت نے تو سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ اور ہر احمدی خواہ وہ مبلغ تھا یا غیر مبلغ حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہو گیا اور جب بھی موقعہ ملا اس کا عملی اظہار پوری طاقت اور ہمت سے کیا۔ اس ضمن میں پاکستان کے قیام کے وقت اور بعد جن مسائل کا سامنا ملک کو درپیش تھا۔ ان میں سے چند ایک یہ تھے۔

ہندوستان کے مسلمانوں خصوصاً تارکین بھارت پر غیر مسلموں کے مظالم

اس کے انسداد کے لئے مبلغین سلسلہ احمدیہ نے ذیل تحریک جدید مندرجہ ذیل کارروائیاں کیں۔

الف۔ مبلغین نے خود وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو آنجہانی کو مظالم کے خلاف احتجاجی تار نہ بھیجے اور خطوط لکھے۔

ب۔ اپنے علاقہ کے بااثر لوگوں سے جو غیر مسلم تھے یادداشتیں بھجوائیں اور ان میں مظالم کی تفاصیل درج کی گئی۔ اور ساتھ ہی پنڈت نہرو کو یہ بھی لکھا گیا۔ کہ خوف خدا سے نہ سہی کم از کم غیر ممالک میں بدنامی سے بچنے کے لئے ان کا ملک مزید مظالم سے باز آجائے۔

ج۔ ہمارے ایک نومسلم مبلغ بشیر احمد آرچرڈ نے جو تقسیم ملک کے وقت قادیان میں تھے اور انہوں نے مظالم کی فلمیں بھی لی تھیں اور متاثر ہو کر ایک رپورٹ بھی تیار کی تھی۔ وہ یہ فلمیں اور رپورٹ لے کر مجلس اقوام متحدہ کے مرکز میں گئے اور جب سیکیورٹی کونسل میں پہلی مرتبہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان نے شمولیت کی تو یہ ان کو دکھائیں اور چوہدری صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں بڑے دردناک اور مؤثر پیرایہ میں یہ رپورٹ پڑھی تو اس کا اچھا اثر ہوا۔ اور شریمتی وجے لکشمی پنڈت جو بھارت کی نمائندہ تھیں اور جنہوں نے مجلس کو یقین دلایا ہوا تھا کہ کوئی مظالم نہیں ہوتے ہیں شرمندگی اٹھانی پڑی۔

د۔ ملکی اخبارات میں مظالم کی تفاصیل شائع کرائیں اور ان کی نقول پنڈت نہرو کو ارسال کیں۔

پاکستان کے خلاف غلط پروپیگنڈا کا انسداد

پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کیا گیا۔

۱۔ مسلمانوں نے مذہبی بنیاد پر ملک کی تقسیم کرائی۔ اور اس سے یہ جنونی مذہبی لوگ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ ملک آزاد ہوتے ہی پھوٹ ڈالی اور الگ ہو گئے وغیرہ وغیرہ۔

اس کا اثر ان ممالک پر خصوصاً افریقی ممالک پر جو ابھی آزاد نہیں ہوئے تھے لیکن جدوجہد میں تھے الٹا اثر پڑا۔ کیونکہ ان کو یہ ڈر ہوا کہ یہ فرقہ وارانہ ذہنیت ان کی آزادی میں مخل نہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں نائیجیریا پیش پیش تھا۔ لیکن وہاں کے مبلغ نے بڑے زور سے پریس کے ذریعہ اصل حالات سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ اور حیدرآباد۔ کشمیر۔ جوناگڑھ کی ریاستوں کے مسائل بیان کر کے بھارت کو بے نقاب کیا۔ اور لوگ اصلیت سے آگاہ ہو کر پاکستان کی طرف مائل ہوئے خصوصاً جبکہ ان کو پتہ لگا۔ کہ جوناگڑھ اور حیدرآباد میں چونکہ ہندو اکثریت تھی وہاں تو رائے شماری کرائی گئی۔ لیکن کشمیر کو محض مہاراجہ کے کہنے پر ہندوستان میں شامل کر لیا گیا۔ اور مسلم اکثریت کی وجہ سے مردم شماری نہ کرائی۔

پاکستان کو دور دراز ملکوں میں متعارف کرنا

قیام پاکستان کے معاً بعد بلکہ بعض ملکوں میں تو کافی سال بعد تک کوئی سفیر یا نمائندہ نہیں تھا۔ صرف چند ممالک میں سفارتیں قائم ہوئی تھیں۔ اس عرصہ میں تحریک جدید کے مبلغین نے اپنے اپنے علاقہ میں پاکستان کے وجود اور اس کی اہمیت کو ملاقات۔ خطوط اور مضامین کے ذریعہ واضح کیا۔ پھر تمام ان ممالک میں جہاں حکومت پاکستان کے نمائندے گئے۔ وہاں کی زبان سے ناواقف تھے۔ اور ان کی تحریرات اور تقاریر کا ملکی زبان میں ترجمہ مبلغین کرتے تھے۔ بعض مقامات پر تو پاکستانی نمائندگان کا تعارف بھی مبلغین کراتے تھے۔ کیونکہ بوجہ احمدیہ مسلم مشن قائم ہونے کے مبلغین کا حلقہ واقفیت اور رسوخ وسیع تھا۔ پھر بعض جگہ پاکستان کی ایمبیسی کا کام بھی مبلغین کرتے تھے مثلاً غانا میں پاکستانی سفارت خانہ ۱۹۵۷ء میں قائم ہوا اور نائیجیریا میں ۱۹۶۰ء میں۔ لیکن اس سے قبل دونوں ممالک کا ایک ہی ہائی کمشنر ہوتا تھا اور اس دوران میں ایمبیسی کا کام مبلغ نائیجیریا کرتے تھے۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ممالک میں مقیم مبلغین تحریک جدید نے بھی نمایاں سرگرمی سے کام کیا۔

نائیجیریا اور غانا:۔ انہیں مضامین مندرجہ ذیل اخبارات میں شائع کرائے۔

1- The Nigerian Statsman.
2. The West African Pilot
3. The Nigerian Daily Times
4- The Daily Service
5. The Daily Comet

علاوہ ازیں اپنے ہفت روزہ The Weekly Truth میں ۲۸۰ مضامین اور خبریں پاکستان کے متعلق شائع کیں۔

ارجنٹائن۔ مختلف مقامی اخبارات میں مضامین شائع کرائے۔

انگلستان۔ مندرجہ ذیل اخبارات میں مضامین شائع کرائے۔ بعض میں ریڈ کاٹ ایوارڈ کی مخالفت بھی کی گئی۔

1. South western Star
2. Bristol Evening post
3. Daily Graphic
4. Daily Telegraph & morning post
5. Daily Express

سوئٹزرلینڈ۔ دس اخبارات میں مضامین چھپوائے گئے۔

ایران کے اخبار دنیائے اسلام میں مضامین وہاں کے مبلغ نے شائع کرائے۔

یوگنڈا کے اخبار میں وہاں کے مبلغ نے حالات شائع کرائے

سنگاپور کے مبلغ نے تو آیا دیات کے سیکرٹری کو چھٹی لکھی۔

فلسطین کے مبلغ نے اپنے ہفت روزہ البشریٰ میں پاکستان کے حق میں مضمون شائع کیا وغیرہ وغیرہ۔

علاوہ ازیں جب بھی کوئی تجارتی وفد یا کوئی اور وفد یا کسی کھیل کی ٹیم وغیرہ ان ممالک میں جاتے ہیں۔ تو وہاں کے مبلغین ہر قسم کی سہولت پہنچانے اور تعارف وغیرہ کرانے میں مدد دیتے ہیں۔ بلکہ ایسا بھی ہوا ہے کہ اس علاقہ میں وفد کے دورہ وغیرہ کا پروگرام بھی مبلغین نے تیار کیا۔

مضمون لمبا ہو گیا ہے لہٰذا تحریک جدید کو مدنظر رکھتے اس شعر پر ختم کرتا ہوں۔ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے زیادہ کام کرنے والی جماعت

امریکہ کے مشہور ترین رسالہ لائف نے ۹ مئی ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں اسلامی دنیا اور مسلمانوں کی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی کوششوں کے متعلق ایک بھرپور مضمون شائع کیا۔ اس میں احمدیہ جماعت کا ذکر کرتے ہوئے مضمون نگاروں نے لکھا کہ دوسرے تمام فرقوں اور جماعتوں کے مقابلہ میں اس جماعت کا کام بہت زیادہ ہے۔ دو احمدیہ جماعت مشرقی افریقہ کی اور دو احمدیہ جماعت مغربی افریقہ کی تصاویر دے کر اس خیال کا اظہار کیا کہ افریقہ میں ان کی تبلیغ کے ذریعہ یہ خیال سرعت سے پھیلتا چلا جا رہا ہے کہ اسلام صحیح اخوت سکھاتا ہے۔ مشرقی افریقہ کی تصاویر میں ایک مبلغ احمدیت مولوی محمد ابراہیم کو تبلیغ کرتے ہوئے اور تبلیغ کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اور مغربی افریقہ (نائیجیریا) کا ایک سکول جس میں افریقن بچے قرآن و حدیث کے علاوہ دیگر مضامین بھی پڑھ رہے ہیں۔ اور اخبار ٹروتھ کا دفتر جس میں ایڈیٹر اور اسسٹنٹ اپنے کام میں مصروف ہیں اور دیواروں پر اسلام اور عیسائیت کے مقابلہ کے اشتہارات لگے ہوئے ہیں

انصار اللہ کا عہد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد

ہم خدا کے فضل سے اللہ کے انصار ہیں
عاشقِ توحید ہیں اور شرک سے بیزار ہیں

ہم گواہ ہیں خالقِ ارض وسما بس ایک ہے
اور محمدؐ اس کے مرسل احمدِ مختار ہیں

تا دمِ آخر کریں گے ہم اشاعت دین کی
لشکرِ باطل سے ہر دم برسرِ پیکار ہیں

ہم دل وجاں سے خلافت کے رہیں گے پاسباں
اس کی خاطر جان بھی دینے کو ہم تیار ہیں

نیز ہم تلقیں کرینگے اپنے بچوں کو سدا
یہ خلافت ہے امانت، ہم امانت دار ہیں

دیکھنا ہرگز نہ چھوٹے اس کا دامن ہاتھ سے
بس حصولِ کامیابی کے یہی اسرار ہیں

یہ مقدس عہد اے شبیرؔ حرزِ جاں رہے
آپ بھی ناچیز رکنِ مجلس انصار ہیں

تحریکِ جدید — اور — خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب مہتمم تحریکِ جدید

۱۹۳۴ء کے تاریخی سال میں جبکہ ظاہری آنکھوں سے دیکھنے والوں کو یوں نظر آرہا تھا کہ گویا احمدیت ایک چھوٹی کمزور سی کشتی ہے جو چاروں طرف سے خطرناک طوفان میں گھری ہوئی ہے اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے بطل جلیل حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے دل میں ایک نیا نظام القاء فرمایا جو تحریک جدید کے نام سے موسوم کیا گیا۔ چنانچہ یہ نظام جماعت کی حفاظت استحکام اور توسیع کے لئے نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔ یہ تحریک خدائی منشاء کے مطابق عمل میں آئی۔ اور اس کا مقصد اسلام کی اشاعت اور خدا کی وحدانیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کرنا ہے۔

جب حضورؓ نے جماعت کے سامنے اس تحریک کو پیش فرماتے ہوئے مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا۔ تو ۲½ ہزار روپے کے مطالبہ کے مقابلہ پر مخلصین جماعت نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چند ماہ میں ہی ایک لاکھ سے زائد رقم حضورؓ کے قدموں میں پیش کردی۔ یہی وہ لوگ تھے جو سابقون الاولون اور پانچہزاری مجاہدین کہلائے۔ ان مجاہدینؓ نے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کردی۔ چنانچہ ان میں سے بعض نے اپنے پورے مہینہ کی تنخواہ چندہ میں دے دی۔ بعض نے کئی مہینوں کی تنخواہ کے برابر چندہ دیا اور بعض نے تو اپنا کل اثاثہ تک خدا کے دین کے لئے پیش کردیا۔ آنے والی نسلیں ان مجاہدین کے کارناموں کو فراموش نہیں کرسکیں گی۔ اور مستقبل کا مؤرخ ان کا نام سنہری حروف سے لکھے گا۔ کہ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے اسلام کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگادی۔

۱۹۴۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے دفتر دوم کی بنیاد رکھی تا مالی قربانی کا یہ سلسلہ جاری رہے اور دفتر اول کے مجاہدین کے ساتھ ہی ختم نہ ہو جائے۔ حضورؓ نے اس دفتر کی تمام تر ذمہ واری خدام الاحمدیہ پر ڈالی۔ اور نوجوانوں سے توقع وابستہ کی کہ کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ چنانچہ فرمایا۔

"پس نوجوانوں کو اور ان کو جو پہلے دفتر میں شامل نہیں ہو سکے خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر شخص اپنے باپ بیٹے بھائی اور دوست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہر بیوی اپنے خاوند کو اور ہر خاوند اپنی
بیوی کو توجہ دلائے کہ جس نے پہلے
حصہ نہیں لیا وہ اب حصہ لے اور جس
نے حصہ لیا ہے وہ زیادہ حصہ لے۔
تا ان کا انجام ان کی ابتدا سے اچھا ہو۔"

خدام الاحمدیہ بہت عرصہ سے اپنی ذمہ واری
کو نبھا رہے ہیں۔ چنانچہ تحریک جدید کے ہر نئے سال
کے شروع میں قائدین خدام الاحمدیہ اپنے کاوکنان کی
مدد سے دعوۃ جات کے حصول میں غیر معمولی جدوجہد
کرتے ہیں۔ اسی طرح قائدین علاقائی و اضلاع اپنے
اپنے اپنے حلقہ میں مساعی کرتے ہیں کہ کوئی خادم ایسا
نہ رہے جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔

پھر مرکزی طور پر تحریک جدید کا شعبہ بذریعہ سرکلرز
اور اخبارات و رسائل میں اعلانات کے ذریعہ خدام
کو اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ اسی طرح مراقبین خدام الاحمدیہ
بھی اپنے دورہ جات کے وقت احباب جماعت
کو اس تحریک کی اہمیت واضح کرتے ہوئے زیادہ سے
زیادہ اور حسب حیثیت مالی قربانی کی تحریک کرتے رہتے
ہیں۔ چنانچہ نوجوانوں کا قدم ترقی پذیر ہے۔ مگر افسوس ہے
کہ اس ترقی کی رفتار کوئی زیادہ تسلی بخش نہیں۔ کیونکہ
دفتر دوم والے ہنوز دفتر اول کے مجاہدین کی قربانی
کے معیار تک نہیں پہنچے۔

ہمارے پیارے امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ تو ہمیں بار بار اس طرف توجہ دلاتے رہے۔ چنانچہ
فرماتے ہیں:

"پس میں نوجوانوں اور خصوصاً ان
نوجوانوں کو جو مجلس خدام الاحمدیہ میں
داخل ہو چکے ہیں ہوشیار کرتا ہوں کہ
وہ اپنے مقام کو پہچانیں اور اپنے اندر
ایسا تغیر پیدا کریں کہ ان کو پہلے لوگوں
سے کم ایماندار قرار نہ دیا جائے۔ ان کی
آگ پہلوں سے زیادہ جوش والی ہونی
چاہیئے۔ ان کے شعلے پہلوں سے
زیادہ ہونے چاہئیں۔"

اے نوجوانان احمدیت! اٹھو اور اپنے محبوب
امام کی آواز پر لبیک کہو۔ اور خدا کی توحید اور اس
کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم
کرنے کے لئے اپنی جان اور اپنے مال پیش کر دو۔

اے دین محمدی کے پاسبانو! اب وقت ہے کہ
اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دو۔ اور خدا اور اس کے
رسول کے نام کو سربلند رکھنے کے لئے تحریک جدید
میں چندہ دے کر مالی قربانی کا وہ بے نظیر نمونہ پیش
کرو۔ کہ دفتر اول کے مجاہدین سے سبقت لے جاؤ۔
کیونکہ مومن کا ہر قدم نیکی کی طرف بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔
پیچھے نہیں ہٹتا پس دنیا پر ثابت کر دو کہ ہماری
آنے والی نسلیں پہلوں سے زیادہ قربانی کرنے والی
ہیں۔

اے خدام الاحمدیہ! آؤ ہم دنیا پر ثابت
کر دیں کہ ہمارا مرنا اور جینا اور ہماری قربانیاں اور عبادات
محض اور محض خدا تعالیٰ کے لئے ہیں۔ ہمارے لئے

پیسہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ اصل چیز تو خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی ہے۔ آؤ ہم یہ عہد کریں کہ اس سال دفتر دوم تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کم از کم پانچ لاکھ تک پہنچا کر دم لیں گے۔ ہمارا پیارا امام ہمیں کس جوش کے ساتھ کہتا رہا:۔

"اے مردو! اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم آگے بڑھو اور اپنا تن۔ اپنا من اور اپنا دھن خدا اور اس کے رسول صلعم کے لئے قربان کردو"

پس اے نوجوانان احمدیت! آگے بڑھو اور تحریک جدید کے مالی اور جانی جہاد میں اپنا سب کچھ قربان کردو۔ اور اس امر کو ہرگز فراموش نہ کرو۔ کہ اس وقت دنیا کے گوشہ گوشہ میں جو تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں۔ ان کی رگ حیات تحریک جدید ہے جس کا انحصار ہمارے ایمان اور ہمارے ایثار پر ہے پس ہمارا اولین فرض ہے کہ تحریک جدید کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں اپنی کوششوں کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ اور ان میں کسی قسم کی کوتاہی واقع نہ ہونے دیں۔ کیونکہ منزل ابھی بہت دور ہے اور مومن جب ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے۔ تو پھر خواہ کچھ ہو اسے آخر تک نبھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام ایک زندہ مذہب ہے

—(بقیہ صفحہ ۲۴)—

کہ احمدیہ جماعت کثیر تعداد میں لٹریچر شائع کر رہی ہے اور کہ اس کے مبلغ بے دھڑک ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں حتیٰ کہ عیسائی سکولوں میں بھی آجاتے ہیں اور اپنے عقائد کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ احمدیہ جماعت کی طرف سے شائع کردہ ایک پمفلٹ جس میں انجیل کو مختصر کر دینے پر تبصرہ کیا گیا ہے) یہ ریورنڈ صاحب خاص طور پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ عیسائیت پر حملہ کے حملہ کے مترادف ہے۔ حالانکہ یہ پمفلٹ نہیں بلکہ بائبل کو بار بار بدلنے سے کبھی کچھ آیات نکال دینا اور کبھی ان کو پھر بائبل کے متن میں شامل کر دینا قابل اعتراض ہے۔ اور اس کے لئے ریورنڈ ہرچی کو بائبل شائع کرنے والوں سے شکوہ کرنا چاہیئے نہ کہ احمدی مبلغین پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کریں۔

(Target کے تراشے مکرم مولانا محمد منور صاحب نے ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے)

———

احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج غانا

مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام کیلئے ایک نئی مہم کا آغاز

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخبر صادق سید ولد آدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں سب سے بڑا فتنہ دجالی فتنہ ہوگا جس کی سرکوبی کے لئے مسیح محمدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے عین اس وقت جبکہ عیسائیت اپنی دجالی چالوں سے ساری دنیا پر شکست کی لعنت مستولی کرنے کی کوشش میں مصروف تھی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر ان کی سب چالوں اور دجالی ہتھکنڈوں کو بے کار بنا دیا اور ان کو لینے کے دینے پڑ گئے اور اسلام کے غلبہ اور فتح کے آثار از سر نو نمایاں طور پر ظہور پذیر ہونے شروع ہو گئے۔

اشاعت اسلام اور تبلیغ حق کا کام ایک ایسا اہم فریضہ تھا کہ جس کے لئے مسلسل اور پیہم جدوجہد کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسی فعّال جماعت عطا فرمائی جو اپنی خداداد طاقت سے اور اپنے پیارے آقا کی زیر نگرانی حاصل کردہ دینی اور روحانی علوم سے دشمن کے ہر حملہ کا منہ توڑ جواب دے رہی ہے اور اسلام کی فضیلت اور حقانیت کو عیسائیت اور دیگر مذاہب کے مقابل ایسے رنگ میں پیش کر رہی ہے۔ جس کے سامنے مخالفین اسلام کی کوئی چال کارگر ثابت نہیں ہو سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء کا ایک گروہ تیار کرنے کے لئے ۱۹۰۴ء میں ایک ایسے ادارے کی بنیاد رکھی تھی جس کے فارغ التحصیل علماء نے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے ہر قربانی دے کر اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا میں پہنچایا۔ اس ادارہ نے جو مختلف اوقات میں مدرسہ احمدیہ۔ جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کی شکلیں اختیار کرتا ہوا اب "جامعہ احمدیہ" کے نام سے ربوہ میں موجود ہے۔ عہد خلافت ثانیہ میں خاصی ترقی حاصل کی۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے پیارے امام المصلح الموعود رضی اللہ عنہ
کی ذاتی اور خصوصی توجہ کی بناء پر اشاعت اسلام
کے لئے گراں قدر خدمات بجالانے کی سعادت
حاصل کی اور ایسے نوجوان پیدا کئے اور کر رہے
ہے جو اکناف عالم میں پیغام حق پہنچانے میں ہمہ تن
مشغول ہیں اور ولتکن منکم امۃ یدعون
الی الخیر ویامرون بالمعروف و
ینھون عن المنکر کی عملی تفسیر پیش کر رہے
ہیں۔

لیکن دنیا بھر کی ضرورت کو پورا کرنے کے
لئے جتنے مبلغین اسلام کی ضرورت ہے وہ
فوری طور پر اس ادارہ کی استطاعت سے باہر
ہے۔ صرف مغربی افریقہ میں ہی موجودہ وقت میں
ہزاروں کی تعداد میں مبلغین کی ضرورت ہے۔
کیونکہ جس قوم سے ہمیں واسطہ اور مقابلہ ہے۔
اس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مبلغ مشنری میدان
میں موجود ہیں اور دن رات اسلام کے خلاف
جارحانہ کاروائیوں میں مشغول ہیں اور بانی اسلام
کے خلاف مختلف قسم کی خود ساختہ اور بے بنیاد
کہانیاں بیان کر کے ان ممالک سے اسلام کے نام
تک کو مٹا دینے میں کوشاں ہیں۔ دشمن کے قریباً
سو کے مقابل ہمارا صرف ایک مبلغ ہے۔ یہ تو صحیح
ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے باوجود قلت تعداد
مبلغین اور محدود وسائل کے دشمن کے مقابل ہمیں
کامیابی نصیب ہو رہی ہے۔ اور اسلام روز افزوں
ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ لیکن اس حقیقت سے
بھی انکار نہیں کہ ہمارے مبلغین کی تعداد کی کمی
کی وجہ سے اتنی کامیابی نہیں ہو رہی جتنی ہونی
چاہیئے تھی۔ اور بہت سے علاقے ابھی ایسے
پڑے ہیں۔ جن میں کسی مبلغ کا ابھی تک گزر بھی
نہیں ہوا۔ اور روحانیت کی پیاسی روحیں ابھی
تک تشنہ ہیں۔

ایسے حالات میں جبکہ نہ تو مرکز سے کافی
تعداد میں مبلغین یہاں پہنچ سکتے تھے اور نہ ہی
یہاں سے اتنی تعداد میں طلباء کو ربوہ بھجوا کر تعلیم
دلوائی جا سکتی تھی۔ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا
مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ نے اپنے دورہ
مغربی افریقہ مئی ۱۹۶۵ء میں اس کمی کو پورا کرنے
کے لئے غانا میں ایک مشنری ٹریننگ کالج جاری
کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جس میں غانا، نائیجیریا،
سیرالیون، گیمبیا اور لائبیریا وغیرہ سے طلباء
حاصل کر کے انہیں دینی ماحول میں رکھ کر اسلامی
تعلیمات سے روشناس کرایا جائے اور پھر انہیں
افریقہ کے مختلف علاقوں میں اشاعت اسلام کے
لئے پھیلا دیا جائے۔ اس لحاظ سے گو اس کالج
کی بنیاد تو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عہد
خلافت میں ہی رکھ دی گئی تھی مگر اس کا اجراء عہد
خلافت ثالثہ میں ہوا جبکہ خاکسار کو جنوری ۱۹۶۶ء
میں اس غرض کے لئے غانا آنے کا ارشاد ہوا۔

میرے آنے پر عمارت کے بعض حصے نامکمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے جو مکمل ہوئے اور پھر نائیجیریا اور سیرالیون سے طلباء کے آنے پر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس کالج کا افتتاح کر دیا گیا۔ ۲۱ مارچ ۶۶ء بروز سوموار صبح آٹھ بجے محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے طلباء سے خطاب فرمایا اور انہیں نصائح سے نوازتے ہوئے آئندہ زندگی میں اسلام اور احمدیت کے سچے اور جانثار خادم بننے کی نصیحت فرمائی اور بعد ازاں دعا کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔

کالج کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک جدید عمارت تیار کی گئی ہے۔ جس پر تین ہزار پونڈ کے قریب خرچ ہوا ہے۔ طلباء کی رہائش کے لئے بھی دو کمرے اس میں شامل ہیں۔

اس کالج میں صرف ایسے طلباء لئے جاتے ہیں جو مڈل پاس ہوں اور اپنی زندگیوں کو خدمت اسلام کے لئے وقف کریں۔ چنانچہ اس وقت تمام طلباء واقف زندگی ہیں۔ فی الحال تین سال کا کورس مقرر کیا گیا ہے۔ جس میں قرآن کریم ناظرہ۔ باترجمہ اور تفسیر۔ حدیث۔ صرف و نحو۔ کلام۔ موازنہ مذاہب ادب عربی۔ نماز اور انگریزی کے علاوہ اردو زبان بھی پڑھائی جاتی ہے۔ کیونکہ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیشتر کتب اسی زبان میں ہیں اور ان کو سمجھنے کے لئے ان سے صحیح رنگ میں استفادہ کے لئے ایک مبلغ کے لئے اردو زبان کا جاننا ضروری ہے۔ چنانچہ طلباء جن کی اس وقت تعداد ۴۰ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت دلچسپی سے یہ زبان بھی سیکھ رہے ہیں۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں جو قصیدہ ہے اسے حفظ کر رہے ہیں۔ تقاریر کی بھی مشق کرائی جا رہی ہے اور ان کو مکمل طور پر اسلامی ماحول میں رکھ کر تیار کیا جا رہا ہے۔

جیسا کہ ہر کام کے آغاز پہ بعض مشکلات اور دقتیں ہوتی ہیں۔ یہاں بھی بعض دقتوں کا سامنا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ یہ سب دور ہو جائیں گی۔ اور یہ ادارہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اشاعت اسلام کے لئے ایک مفید اور کارآمد خدمت بجا لا سکے گا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مادی اور خالصتہً مغربی ماحول میں ہمارے اس اسلامی ادارہ کو کامیابی عطا فرمائے اور طلباء کو مادیات کے بداثرات سے محفوظ فرماتے ہوئے سچے اور مخلص خادم بننے کی توفیق بخشے آمین۔

آپ کا تعاون

ماہنامہ تحریک جدید کا سالانہ چندہ وقت پر ارسال کرنا بھی ہمارے ساتھ آپ کے تعاون کی ایک منہ بولتی دلیل ہے۔ بیرونی مشنوں سے متعلق آپ ہر قسم کی اطلاعات ہم سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (مینجنگ ایڈیٹر)

قربانی کی ایک درخشندہ مثال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری برکت علی صاحب مرحوم "تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب تحریک جدید کے پہلے تین سال پورے ہو گئے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چوتھے سال کا اعلان فرماتے ہوئے تحریک جدید کو دس سال تک کے لئے ممتد کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ جو احباب تیسرے سال میں چندہ دے چکے ہیں وہ اس پر اضافہ کر کے دیں اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ وہ احباب جو تین سال میں سے کسی سال اپنی ساری پونجی دے چکے ہیں اور چوتھے سال میں اس معیار پر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ان کی دی ہوئی رقم پہلے تین سال پر تقسیم کر دی جائے۔ اور وہ چوتھے سال پہلے سال کے برابر دے کر آگے اضافہ کرتے جائیں۔ تا وہ بھی ان احباب کے ساتھ مل جائیں جو ہر سال اضافہ کرنے والے ہیں اور ان کے دل میں بشاشت اور خوشی پیدا ہو۔ چنانچہ اس ارشاد پر عمل کیا گیا۔ لیکن اکثر احباب تیسرے سال کے بعد ہر سال اضافہ کرتے رہے۔ حتیٰ کہ دسویں سال میں جب انیس سال تک تحریک جدید کو ممتد کر دیا گیا تو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں بہت سے مخلص اضافہ کرتے چلے گئے جیسا کہ فہرست پڑھنے سے قارئین پر واضح ہو گا۔

ہر سال اضافہ کرنے والوں میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت نواب محمدی خان رضی اللہ عنہ رئیس مالیر کوٹلہ بھی ہیں۔ آپ نے چوتھے سال اضافہ کر کے ۷۱۰ روپے کا وعدہ فرمایا لیکن حالات ایسے پیش آئے کہ ادا نہ کر سکیں جب دسویں سال کی قربانی کے پیش کرنے کا وقت قریب آیا تو آپ نے دسویں سال ۱۰۰۰ روپے کا وعدہ پیش کرتے ہوئے خاکسار کو ہدایت فرمائی کہ میری دکانیں ریتی چھلہ قادیان میں ہیں ان کو فروخت کر دیا جائے اور ان کی جو قیمت وصول ہو وہ میرے چندہ تحریک جدید میں داخل کر دی جائے۔ چنانچہ یہ دوکانیں فروخت کرنے پر ۵۵۰۰ روپے جو چوتھے سال سے دسویں سال کے چندہ تحریک جدید میں داخل کئے گئے اور اس کے بعد گیارہ سال سے انیسویں سال تک آپ متواتر اضافہ کرتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس قربانی کو قبولیت سے نوازے اور بہترین اجر عطا فرمائے آمین۔ آپ کا ادا کردہ چندہ ۱۰۵۰۰ روپے اور حضرت نواب صاحب اپنی زندگی میں جو دیتے رہے وہ ۳۳۰۰۰ روپے ہے۔" (تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین ص ۵۸-۵۹)

اسلام ایک زندہ مذہب ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ کے عیسائیوں کا اعتراف

آج سے کچھ عرصہ قبل مغربی افریقہ اور خاص طور پر نائیجیریا کے عیسائیوں نے اس بات کی ضرورت محسوس کی تھی کہ عیسائی منادوں کو اسلام کے خلاف کوششوں کو تیز تر کر دینے کے لئے ایسے عیسائی استاد کی ضرورت ہے جو اسلام کا "ماہر" ہو۔ اور ان کو اسلام کی خامیوں سے آگاہ کر سکے چنانچہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ایک پادری

Rev. John Crossley

کو امریکہ سے بلایا گیا۔

اب مشرقی افریقہ میں بھی اسلام کی تبلیغ کے خوشکن نتائج سے گھبرا کر عیسائیوں کو اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے کہ عیسائی منادوں کو اسلام کے متعلق خاص طور پر تعلیم دی جائے۔ مشرقی افریقہ کے ایک اخبار Target (جنوری ۱۹۶۷ء) نے ایک ایسے ہی سٹڈی کورس کی خبر شائع کی ہے بات یہ ہے کہ پہلے عیسائی پادری اس وہم میں مبتلا تھے کہ اسلام اپنی طاقت کھو چکا ہے اور آئندہ کبھی اس میں زندگی کے آثار پیدا نہ ہو سکیں گے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادموں نے تبلیغ اسلام سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت کر دی ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اب اس کے لئے ترقی ہی ترقی مقدر ہے جبکہ عیسائیت روز بروز کمزور ہوتی چلی جائے گی۔

جس اخبار کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ اس نے اس خبر کے تحت "یونیورسٹی مذہبیات کے سرٹیفکیٹ جاری کریگی" لکھا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور عیسائیت کو اس کے دوش بدوش رہ کر گزارہ کرنا ہوگا۔

اسی اخبار نے خطوط کے کالم میں ایک ریورنڈ رچی (J. M. Ritchie) کا خط بھی شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے "عیسائیت پر حملے"۔ (یہ ریورنڈ صاحب ہمارے مجاہد مبلغ مولانا محمد منور صاحب سے تحریری مباحثہ میں زک اٹھا چکے ہیں) اس خط میں انہوں نے اس بات کا شکوہ کیا ہے

(باقی دیکھیں ص۵۹ پر)

تحریکِ جدید کا ایک اور کارنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میڈیکل ڈسپنسریوں کا اجراء

مکرم لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب (نائیجیریا)

تحریکِ جدید کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں احمدیشن وجود میں آئے ہیں اور اسلامی تبلیغ کا جال ساری دنیا میں بچھ گیا ہے۔ اور سینکڑوں کی تعداد میں مساجد بھی تعمیر ہوئی ہیں۔ جہاں پانچوں وقت اذان کی آوازیں بلند ہوتی ہیں اور یورپ کی مساجد کی تعمیر تو ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے کہ جس کی مثال ساری اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی اور احمدیت اور اسلام کی تبلیغ اتنے وسیع پیمانہ پر ہونے کی وجہ سے یورپ کے خیالات میں حیران کن تبدیلی آرہی ہے۔ اور یہ صرف اس مردِ مجاہد یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے اپنے الہام میں فرمایا تھا کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قوموں کی رستگاری کا باعث ہوگا۔ اور آسمانی علم سے مالا مال کیا جائے گا کے اذکارِ عالیہ اور شبانہ روز محنت کا نتیجہ ہے تحریکِ جدید کے ماتحت ایک اور بڑا کارنامہ جو وجود میں آیا ہے وہ

احمدیہ ڈسپنسریوں کا افریقہ میں اجرا ہے

احباب کو علم ہے کہ عیسائیت کے پھیلنے کی بڑی وجہ ان کے سکولوں اور ہسپتالوں کا وجود ہے جو وسیع پیمانے پر خصوصاً ایشیائی اور افریقی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ تمام ایشیائی ممالک میں عموماً اور افریقہ میں خصوصاً ہسپتالوں کا ایک وسیع نظام موجود ہے۔ جس سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں مقامی لوگوں کو عیسائیت میں داخل کیا جاتا رہا ہے پس عوام کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تحریکِ جدید کے ماتحت ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کا افریقہ میں آغاز ہوا۔ ۱۹۶۱ء کے شروع میں ڈاکٹر چوہدری شاہنواز صاحب کو سیرالیون بھیجا گیا جہاں وہ تقریباً ایک سال تک کام کرتے رہے۔ اس کے بعد خاکسار کو بھی نومبر ۱۹۶۱ء میں نائیجیریا روانہ کیا گیا۔ جہاں چند ماہ کے اندر اپاپا (لیگوس) میں ایک ڈسپنسری کھولی گئی۔ یہ ڈسپنسری اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیابی سے چل رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اب تک ہزاروں مریضوں کا علاج یہاں ہو چکا ہے۔ ۱۹۶۲ء میں ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو سیرالیون بھیجا گیا جہاں آب و ہوا کی ناموافقت کی وجہ سے وہ بیمار ہو گئے۔ بعد میں ان کو نائیجیریا بھیجا گیا۔ جہاں شمالی علاقہ کے شہر کانو میں انہوں نے احمدیہ کلنک کے نام سے ایک ادارہ کھولا۔ جو نہایت تیزی رفتاری سے ترقی کر رہا ہے۔ جرمنی سے منگوا کر ایک ایکسرے پلانٹ بھی وہاں قائم کیا گیا ہے۔ ان ڈسپنسریوں میں آہستہ آہستہ توسیع کی جا رہی ہے اور ہر قسم کے تازہ سامان سے ان کو مزین کیا جا رہا ہے اور مریضوں کی حاضری بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ حق یہ ہے کہ کام اتنا وسیع ہو چلا ہے کہ صرف ایک ڈاکٹر ناکافی ثابت ہو رہا ہے۔

سکولوں اور ہسپتالوں اور ڈاکٹروں کے لئے اتنا وسیع میدان ہے جس کا اندازہ یہاں کے حالات دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ نائیجیریا کی دونوں ڈسپنسریاں اب اپنے پاؤں پر کھڑی ہو چکی ہیں اور اپنے اخراجات خود برداشت کر رہی ہیں یہاں کی آمد بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اگر ڈاکٹروں کی زیادہ تعداد (خصوصاً ماہرین خصوصی کی) مہیا ہو سکے تو بڑے پیمانے پر ہسپتال کھولے جا سکتے ہیں۔ جن کو حکومت کی طرف سے امداد ملنے کا امکان بھی موجود ہے۔ یہ ایسا زرّیں موقعہ ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحبان اس طرف توجہ کریں تو یہ سلسلے کی بڑے پیمانے پر خدمت بھی ہوگی۔ اور خود ڈاکٹر صاحبان پاکستان کے مقابلہ میں بہت فائدے میں رہیں گے۔ نئے پاس شدہ گریجوایٹ ڈاکٹروں کے لئے تو یہ بہت عمدہ موقعہ ہے۔ یہاں چند سال گزار کر لنڈن وغیرہ میں پوسٹ گریجوایٹ کورسوں کے امکان بھی موجود ہیں۔ اور تازہ ریٹائرڈ ڈاکٹر جن کی صحت اچھی ہو۔ اور سرجری یا امراض زنانہ اور بچگان کے ماہر ہوں تو وہ یہاں بڑے پیمانہ پر کام چلا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف شہروں میں ریسرچ کے امکانات بھی ہیں گویا حج بھی ہوگا اور دین بھی۔ ایسے خواہشمند احباب کو تحریک جدید کے دفتر وکالت تبشیر سے رابطہ پیدا کرنا چاہیئے۔

عوام کی اطلاع کے لئے اپنا ڈسپنسری میں جہاں میں کام کرتا ہوں مریضوں کی حاضری کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں:-

سنہ ۱۹۶۱ء اور سنہ ۱۹۶۲ء میں نئے مریض	-	۶۰۱
" " " نئے اور پرانے مریض	-	۵۶۴۲
سنہ ۱۹۶۳ء میں نئے مریضوں کی تعداد	-	۱۵۸۰
" " " اور پرانے مریضوں کی تعداد		۱۰۴۸۶
سنہ ۱۹۶۴ء " نئے مریض		۱۷۶۸
" " " اور پرانے مریض		۱۲۸۴۰
سنہ ۱۹۶۵ء " نئے مریض		۲۵۸۲
" " " اور پرانے مریض		۱۳۶۴۸

اس کے بعد کچھ عرصہ کے لئے ڈاکٹر محمد اسلم صاحب ورک بھی سیرالیون میں کام کرتے رہے۔ اس سال سیرالیون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ایک اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بھیجے گئے ہیں جو امراض چشم کے ماہر بھی ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ ان کا کام بھی بڑے وسیع پیمانہ پر شروع ہو گیا ہے۔

اگر ماہرین خصوصی ڈاکٹروں کے دو دو یا تین تین کے گروپ مہیا ہو سکیں تو چند سال کی محنت سے کئی ہسپتالوں کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ جس سے سلسلے کو بھی بہت فائدہ پہنچے گا۔ اور ان کی اپنی عاقبت بھی سنور جائے گی اور آنے والی نسلیں ان کے کارناموں کو دیکھ کر ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے دعائیں کریں گی۔

لیگوس اور نائیجیریا کے مختصر عمومی حالات بھی احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج ہیں۔ لیگوس میں آبادی تو مسلمانوں کی زیادہ ہے مگر زور زیادہ عیسائیوں کا ہے۔ گو عیسائی عموماً اور مذہبی راہ نما خصوصاً ہمارے ساتھ ٹکر لینے سے گھبراتے ہیں عام تبلیغ کا میدان کھلا ہے اور لوگ مذہبی تنقید کو صبر سے برداشت کر لیتے ہیں۔ صفائی اور تعلیم کا معیار بھی کافی اونچا ہے۔ مثلاً کوئی نعش بغیر ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کے دفن نہیں ہو سکتی۔ کوئی آدمی بغیر کارپوریشن کی تحریری اجازت کے بکرا گھر میں ذبح نہیں کر سکتا۔ ہسپتالوں کا معیار بھی کافی اونچا ہے۔ چند ہسپتال تو اتنے معیاری ہیں کہ پاکستان کا کوئی ہسپتال ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر اور نرسیں اور وکلاء وغیرہ عموماً انگلینڈ یا آئرلینڈ کے تعلیم یافتہ ہیں۔ گو اب نائیجیریا کی یونیورسٹیاں بھی اپنے ڈاکٹر پیدا کرنے لگی ہیں۔

آب و ہوا بہت معتدل ہے۔ ہمارے مشرقی پاکستان کی طرح ہے اور کراچی سے ملتی جلتی ہے

Max Temperature کے ۸۵، ۸۷ اور گرد سال بھر گھومتا رہتا ہے۔ نائیجیریا کا شمالی حصہ زیادہ تر مسلمانوں سے آباد ہے۔ آب و ہوا جنوب کے مقابلے میں خشک ہے اور بارشیں بھی کم ہوتی ہیں۔ گرمی اور سردی بھی جنوب کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔ جنوبی حصہ عموماً ساحلی ہے بہت بارشیں ہوتی ہیں عیسائیوں کا یہاں بہت زور ہے۔ تعلیمی اور اقتصادی حالت بھی شمال سے بہتر ہے۔ انگریزی عام طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ پاکستانیوں کی نفری بھی کافی ہے مگر ہندوستانی ہندو بہت زیادہ ہیں اور تجارت اور کاروبار میں ان کا کافی ہاتھ ہے۔ لبنانیوں کی کافی آبادی ہے جو زیادہ تر تاجر ہیں۔ اور مدت سے یہاں آباد ہیں۔ رہائش اور خوراک کے اخراجات زیادہ ہیں مگر آمد بھی زیادہ ہوتی ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں یورپ کی نقل کی جاتی ہے۔

● حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اپنی اولادوں کو خدا کیلئے وقف کر دیں اور دنیوی کاموں کی بجائے دین کے کاموں اور اسلام کے احیاء میں حصہ لیں"۔

سرگرمِ عمل

بیرونی مشنوں میں کام کرنیوالے مبلغین کے مختصر کوائف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت دنیا کے کونے کونے میں احمدیہ جماعت تبلیغی جہاد میں مصروف ہے۔ پاکستانی مبلغین لوکل مبلغین اور جماعت کے دوسرے افراد کے تعاون کے ساتھ ہر جگہ نہ صرف اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں بلکہ مسلمانوں کی سماجی اور ثقافتی خدمت میں بھی پیش پیش ہیں۔ اور چونکہ ہر پاکستانی مبلغ کا دل حب وطن سے بھی معمور ہے۔ اس لئے ان میں سے ہر ایک پاکستان کے نام کو بلند کرنے اور پاکستانیوں اور دیگر ممالک کے باشندوں کے تعلقات کو بھی زیادہ سے زیادہ مستحکم کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مبلغین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کی کوششوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ان کے بہترین نتائج مترتب فرمائے آمین۔

قارئین ماہنامہ تحریک جدید کی دلچسپی کے لئے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام میں مصروف مبلغین کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں۔ جن مبلغین کے کوائف اس شمارہ میں درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ وہ انشاء اللہ کسی اور شمارے میں درج کر دیئے جائیں گے۔

- **چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ** ۱۳ دسمبر ۱۹۱۱ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم بی۔ اے۔ ایل ایل بی ہے۔ آپ نے انگلستان میں بھی تبلیغی فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ اس وقت آپ سوئٹزرلینڈ میں مبلغ انچارج ہیں۔ ربوہ میں قیام کے دوران آپ تحریک جدید کے مختلف شعبوں میں بطور وکیل کے کام کرتے رہے ہیں۔ آپ نے وکیل اعلیٰ کے فرائض بھی سرانجام دیئے ہیں۔

انگلستان میں قیام کے دوران آپ نے پاکستان کے حق میں اور قادیان کی حفاظت کے سلسلہ میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ حکومت برطانیہ کے وزراء سے ملاقاتیں کر کے بعض ضروری باتیں ان تک پہنچائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ مکرم چوہدری صاحب کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ کام کیا ہے جو سفرا بھی نہیں کر سکتے۔

ربوہ میں مسجد محمود بھی آپ ہی کی کوششوں سے تعمیر ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔● بشیر احمد صاحب رفیق۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۱ء کو پیدا ہوئے۔ بی۔ اے پاس کیا اور اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔

آپ انگلستان کے مبلغ انچارج ہیں اور عام طور پر امام آف دی لنڈن ماسک (امام مسجد لنڈن) کہلاتے ہیں۔ آپ نے سلسلہ سے متعلق موضوعات پر مختلف کتابچے شائع کئے ہیں۔ اور ماہنامہ مسلم ہیرلڈ آپ نے ہی جاری کیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک سنڈے سکول آپ نے جاری کر رکھا ہے۔

اردو دان طبقہ کو احمدیہ جماعت کی خبروں سے آگاہ رکھنے کے لئے آپ نے اخبار احمدیہ جاری کیا اور اس کے لئے لیتھو پریس خریدا۔ انگلستان میں مقیم احمدی احباب کو جلسہ سالانہ کی برکات سے مستفیض کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کا آغاز کیا۔ ان جلسوں میں سے ایک جلسہ کو خطاب کرنے کے لئے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نیل اعلیٰ پاکستان سے انگلستان تشریف لے گئے تھے۔

۔● بشیر احمد صاحب آرچرڈ۔ ۲۶ اپریل ۱۹۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ ملٹری میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کے عہدے سے فارغ ہو کر زندگی وقف کی اور پہلے واقف زندگی انگریز مبلغ بنے۔ آپ نے گلاسگو سے مسلم ہیرلڈ جاری کیا تھا اور گی آنا سے ٹارچ لائٹ آپ نے ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) میں تقریباً ۲۵ ٹھوس علمی مضامین شائع کئے ہیں۔ اور ایک کتابچہ جس کا نام ہے عیسائیوں اٹھو (انگریزی) میں شائع کیا۔ اس وقت آپ سکاٹ لینڈ میں تبلیغی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

۔● بشارت احمد صاحب بشیر۔ ۲۴ جنوری ۱۹۲۴ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی فاضل اور بی۔ اے کے امتحانات پاس کئے۔ نائیجیریا، غانا، اور سیرالیون میں تبلیغی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ آٹھ سال تک مرکز میں بھی تحریک جدید کے دفتر میں کام کیا ہے تقریباً چھ سال نائب وکیل التبشیر بھی رہے۔ سیرالیون میں احمدیہ مشن کے انچارج ہیں۔ آپ کی کوشش سے سیرالیون میں دو مزید سیکنڈری سکول کھل چکے ہیں۔ (ایک پہلے سے موجود تھا) اس کے علاوہ دس پرائمری سکول بھی جاری کئے۔ آپ بورڈ آف ٹیچرز فنانس کالج کے ممبر بھی ہیں اور اس بورڈ میں اسلامیات کے نصاب کے چیئرمین بھی ہیں۔

آپ نے قرآن مجید کے پہلے پارے کا دہال کی لوکل زبان مینڈے میں ترجمہ بھی شائع کیا ہے۔

۔● چوہدری عبداللطیف صاحب۔ ۷ جولائی ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے پاس کیا۔ ایک سال انگلستان میں تبلیغی فرائض سرانجام دیئے۔ ایک سال سوئٹزرلینڈ اور ایک سال ہالینڈ میں۔ ۱۹۴۹ء سے آپ جرمن مشن کے مبلغ انچارج ہیں۔ ایک عرصہ تک سکنڈے نیویا مشن کے کام کی نگرانی بھی آپ کے سپرد رہی۔

جرمنی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں ۔ ماہنامہ ڈر اسلام Der Islam بھی اب وہیں سے شائع ہوتا ہے۔ اب آپ نے جرمن زبان میں احمدیہ گزٹ بھی شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں اسلامی لٹریچر شائع کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ آپ نے جرمن زبان میں بعض کتب کے تراجم بھی شائع کئے ہیں۔

۔ ● مولانا محمد منور صاحب۔ ۱۳ فروری ۱۹۲۲ء کو پیدا ہوئے۔ ایف۔ اے مولوی فاضل اور مبلغین کلاس کے امتحانات پاس کئے۔ دارالواقفین قادیان میں سپیشل کورس بھی پاس کیا۔ مشرقی افریقہ میں ہائر سواحیلی کا امتحان پاس کیا۔

آپ نے کان پور (انڈیا) کینیا اور تنزانیہ میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دیا ہے۔ اس وقت آپ تنزانیہ میں مبلغ انچارج ہیں۔ احمدیہ سواحیلی اخبار کی گزشتہ بارہ سال سے ادارت کر رہے ہیں۔ دو سال تک ایسٹ افریقن ٹائمز کے بھی مدیر رہے ہیں۔

۔ ● حافظ قدرت اللہ صاحب۔ ۲۲ فروری ۱۹۱۷ء کو پیدا ہوئے قرآن کریم حفظ کیا۔ مولوی فاضل اور پھر میٹرک کے امتحان پاس کئے۔ پانچ سال تک دارالواقفین قادیان میں ٹریننگ حاصل کی۔ ڈیڑھ سال انگلستان میں فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ اس کے بعد ہالینڈ مشن کھولا۔ اور ساڑھے تین سال تک وہاں کام کیا۔ اس کے بعد انڈونیشیا میں چار سال تک بطور مبلغ کام کیا۔ اب گیارہ سال سے ہالینڈ مشن کے انچارج ہیں۔

ہالینڈ میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ متعدد کتابچوں میں سے جو آپ نے شائع کئے ہیں دو خاص طور پر قابل ذکر ہیں "حیات محمد" اور "اسلام کیا ہے"۔ ماہنامہ الاسلام بھی آپ نے ہی جاری کیا اور آپ ہی گزشتہ دس سال سے اس کی ادارت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

۔ ● مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر۔ ۲۸ مارچ ۱۹۲۸ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے میٹرک مولوی فاضل مبلغین کلاس اور بی۔ اے کے امتحانات پاس کئے۔ سیلون۔ مشرقی افریقہ اور ماریشس میں کام کر چکے ہیں۔ اب پھر ماریشس فریضۂ تبلیغ کی سرانجام دہی کے لئے گئے ہیں اور وہاں مبلغ انچارج ہیں۔ کولمبو میں آپ نے مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے زمین خریدی ماریشس میں دارالسلام مسجد کی نئی دو منزلہ عمارت تعمیر کروائی۔

۔ سیلون سے رسالہ پیغام (Message) جاری کیا جو انگریزی تامل اور سنہالی زبان میں شائع ہوتا ہے۔

۔ ماریشس میں فرنچ اخبار La Message ۱۹۶۱ء میں شروع کیا۔ فرنچ زبان میں بعض کتب کے ترجمے کروائے

۔ ماریشس میں فضل عمر کالج جاری کیا۔

مولوی صاحب موصوف ربوہ میں قیام کے دوران

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے نہایت سرگرم کارکن تھے۔ یہاں آپ نے بچوں کے لئے "کامیابی کی راہیں" کتابوں کا ایک سیٹ تصنیف کیا۔ جواب انگریزی زبان میں بھی چھپ چکا ہے

—● مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۱۹ء کو پیدا ہوئے۔ جامعہ المبشرین کا آخری امتحان پاس کیا۔ ۱۹۴۶ء میں فریضہ تبلیغ کی سرانجام دہی کے لئے یورپ گئے۔ پہلے چھ ماہ انگلستان میں اور اس کے بعد آج تک سپین میں تبلیغ کے جہاد میں مصروف ہیں۔ پاک و ہند تقسیم کے بعد اب تک خود کمانڈر مشن چلا رہے ہیں۔ آپ نے اسلامی اصول کی فلاسفی اور اسلام کا اقتصادی نظام کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ کروا کر شائع کیا ہے۔

—● شیخ نذیر احمد صاحب بشیر ۲ دسمبر ۱۹۳۳ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی فاضل شاہد اور ایم اے کے امتحانات پاس کئے۔ حال ہی میں انگلستان میں نائب امام ہو کر گئے ہیں

—● صوفی محمد اسحٰق صاحب۔ یکم مارچ ۱۹۲۳ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی فاضل اور بی۔ اے کے امتحانات پاس کئے۔ آپ نے سیرالیون۔ غانا۔ لائبیریا یوگنڈا اور کینیا میں تبلیغی فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ لائبیریا میں آپ نے ایک بک شاپ کھولی جو اب تک کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔

ممباسہ میں آپ اخبار ممباسہ ٹائمز میں ایک ہفتہ وار دینی کالم لکھتے رہے۔ اب ایسٹ افریقن ٹائمز کے ایڈیٹر ہیں اور کینیا مشن کے مبلغ انچارج۔ آپ اردو میں اخبار احمدیہ بھی شائع کرتے ہیں۔

—● مولوی محمد عثمان صاحب چونگ سائی۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے شاہد کی ڈگری حاصل کی اور اب سنگاپور میں مبلغ انچارج ہیں۔

—● مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۲ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی فاضل اور بی۔ اے کے امتحانات پاس کئے۔ جامعہ واقفین قادیان میں اور جامعۃ المبشرین ربوہ میں بھی تعلیم حاصل کی۔ آپ احمدیہ مشن غانا کے مبلغ انچارج اور مغربی افریقہ زون کے انچارج ہیں۔ غانا میں سیرۃ النبی اور پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی ابتداء کی۔ ان جلسوں میں غانا کی حکومت کے وزراء اور یونی ورسٹی کے پروفیسروں نے حصہ لیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ غانا کے متعدد اخبارات میں آپ کے اسلام کی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

احمدیہ جماعت غانا کا اخبار گائڈنس آپ ہی نے جاری کیا۔ اور آپ ہی شروع سے اب تک اس کی ادارت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ متعدد پمفلٹ اور کتابچے انگریزی اور بعض لوکل زبانوں میں شائع کئے۔

وزارت تعلیم سے پرائمری اور مڈل سکولز کے لئے اسلامی نصاب منظور کروایا۔

آپ کی کوششوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل سے غانا میں احمدیہ سکولوں کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔

● چوہدری عبدالشکور صاحب۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی فاضل شاہد اور ایف۔ اے کے امتحانات پاس کئے۔ سیرالیون میں آپ مختلف علاقوں میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔

● محمد عیسیٰ صاحب۔ ۱۴ اپریل ۱۹۳۹ء کو پیدا ہوئے۔ میٹرک اور شاہد کے امتحانات پاس کئے۔ اب کینیا میں متعین ہیں۔

● مولوی بشارت احمد صاحب امیر دی ۸ اگست ۱۹۱۷ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی فاضل اور بی۔ اے کے امتحانات پاس کئے۔ اب لیبیا میں مبلغ انچارج ہیں۔ اس سے قبل غانا اور سیرالیون میں کام کر چکے ہیں۔

غانا میں سکولوں کی نگرانی اور مناسب دینی تعلیم کے لئے کوشش کی احمدی طلباء کو دینی تبلیغ کے لئے بھی تیار کیا تاکہ وہ بہتر مسلمان بن سکیں اور دوسروں کو بھی اسلام کی تعلیم سے آگاہ کر سکیں۔

● چوہدری داؤد احمد صاحب حنیف ۲ فروری ۱۹۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ میٹرک مولوی فاضل اور شاہد کے امتحانات پاس کئے چند ماہ سیرالیون میں کام کرنے کے بعد اب گیمبیا میں مقیم ہیں۔

● مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو پیدا ہوئے میٹرک مولوی فاضل اور مبلغین کلاس کے امتحانات پاس کئے۔ صدر انجمن احمدیہ کے تحت سالہا سال انڈیا اور پاکستان میں اور پھر تحریک جدید کے ماتحت گیمبیا میں تبلیغی فرائض سرانجام دیئے۔ دوران تبلیغ سینکڑوں مناظرے کئے۔ بعض کتب اور قرآن کریم کا ترجمہ بھی شائع کیا۔ گیمبیا میں احباب جماعت کو قرآن کریم کے حوالہ جات لکھوائے تاکہ وہ آسانی سے دوسروں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کر سکیں۔

● مولوی عبدالکریم صاحب شرما۔ ۲۶ مئی ۱۹۱۸ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی فاضل اور میٹرک کے امتحانات پاس کئے۔ تقریباً سات سال تنزانیہ کے مختلف علاقوں میں کام کیا۔ چھ سال کینیا میں اور اب پانچ سال سے یوگنڈا میں مبلغ انچارج ہیں۔ یوگنڈا کی زبانوں میں پمفلٹ اور کتابچے شائع کئے۔

قرآن کریم کے پہلے پانچ پارے بھی آپ نے لوگنڈی زبان میں مع تفسیری نوٹ کے شائع کئے ہیں۔

● مولوی نصیر احمد خان صاحب نے بی۔ اے مولوی فاضل اور مبلغین کلاس کے امتحانات پاس کئے۔ لبنان اور غانا میں تبلیغی فریضہ سرانجام دینے کے بعد اب سیرالیون میں متعین ہیں۔

آپ نے لبنان میں قیام کے دوران لبنان یونیورسٹی کے نصاب میں اردو اور بنگالی کی تعلیم کا شامل کیا جانا منظور کروایا۔

● مولوی روشن دین احمد صاحب۔ ۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ مولوی فاضل اور میٹرک کے امتحانات پاس کئے۔

ہندوستان (قبل از تقسیم) اور مسقط میں تبلیغی فرائض

سرانجام دے رہے ہیں اور آج کل جمایہ میں متعین ہیں

۹ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی۔ یکم دسمبر ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئے۔ بی۔ اے (کلکتہ) ایل۔ ایل بی (ڈھاکہ) اور بی ٹی (علی گڑھ) کے امتحانات پاس کئے۔ تقریباً ۵ سال وکالت کی۔ پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور ربوہ میں ۲۰ سال بطور ٹیچر کام کیا۔ اب آپ امریکہ میں مبلغ انچارج ہیں۔

ڈھاکہ میں آپ چند روزہ اخبار "احمدی" کی ادارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ ریویو آف ریلیجنز میں آپ کے متعدد مضامین اور تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ امریکہ میں مسلم سن رائز اور احمدیہ گزٹ کو بھی آپ ہی ایڈٹ کرتے ہیں۔

وہاں بھی آپ نے مقامی اخبارات کو متعدد مضامین مہیا فرمائے ہیں اور خطوط کے ذریعہ بھی اسلامی تعلیم کو پیش کرنے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاعدہ یسرنا القرآن

جس کے پڑھنے سے تین ماہ میں بچے قرآن کریم سیکھ سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

مفت

خط لکھ کر کتاب آب حیات منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیے

جنسین

یہ گولیاں زبردست ٹانک ہیں کھا کر داد دیجئے قیمت پانچ روپے علاوہ محصولڈاک

چشتیہ دواخانہ شرقی

ڈاک خانہ جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں

صداقت خود بخود کر دیتی ہے شہرت زمانے میں

اعلان

آپ نے

جادوگر لوگوں کے حیرت انگیز کارنامے تو ضرور سنے ہونگے مگر کیا آپنے جادو کا کوئی حیران کن کمال دیکھا بھی ہے؟

حکیم چشتی صاحب کی ادویہ جادو اثر ہیں

آپ ان کے علاج کے کمال کو بچشم خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں

— خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ —

چشتیہ دواخانہ شیر و ڈاک خانہ جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھوالشافی

ھاضمون

ربوہ کا مشہور تحفہ

• ہاضمہ کی خرابی • پیٹ درد • تبخیر معدہ
• معدہ کے کرم • پیچش • مروڑ
• ہیضہ • دائمی قبض کیلئے

بہترین اور فوری اثر چورن ہے۔

ہر قسم کے فروٹ سالٹوں سے بدرجہا بہتر

قیمت فی شیشی نصف پاؤ ۵۰ پیسے ۱۰ روپیہ فی پیکٹ ۱۳ پیسہ

دواخانہ ھاضمون (رجسٹرڈ) (نصرت کیمیکل ورکس) گولبازار ربوہ

تبلیغی ماہنامہ "الفرقان" ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

ا۔ "رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو۔ کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

ب "مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیکدل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔ چندہ سالانہ چھ روپے

منیجر الفرقان ربوہ

بصد شوق

مومن کلاتھ ھاؤس قریشی مارکیٹ

— گول بازار ربوہ سے —

ہر قسم کے • سوتی اور
• ریشمی کپڑے

بارعائت نرخوں پر بصد شوق خرید فرمائیں

ہمارا نصب العین دیانتداری ہے

— پروپرائٹرز —

خواجہ عبدالمومن سید محمد افضل شاہ ربوہ

بیمار بہنوں کیلئے نایاب تحفہ

عدم فائدہ پر ---------- قیمت واپس

ایک ہزار مریض عورتوں کی مصدقہ دوا

سیپاٹون

یہ دوا سیلان الرحم۔ بندش حیض۔ درد سے آنا۔ زیادہ آنا۔ بانجھ پن۔ ورم رحم۔ اعصابی درد۔ باؤ گولہ کے لئے کامیاب دوا ہے۔ سینکڑوں عورتیں اس سے صاحب اولاد بن چکی ہیں۔ کثرت اولاد سے پیدا ہونے والی کمزوری کو دور کرکے چہرہ انار کی طرح سرخ بناتی ہے۔ ہر موسم ہر عمر اور ہر مزاج کے لئے یکساں مفید آزمائش شرط ہے۔ قیمت فی شیشی علاوہ محصولڈاک ۵ روپے۔

ملنے کا پتہ: ایچ۔ پی فارمیسی دھوریہ (کھاریاں) ضلع گجرات

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

کی

نئے سال کی پیشکش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• ملفوظات جلد دہم

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری جلد چھپ چکی ہے | الحمد للہ کہ ہمیں حضور علیہ السلام کے تمام کلمات طیبات کی مکمل سیٹ کی صورت سے شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ خزانہ علم و عرفان جو جماعت کی تربیتی اور روحانی ترقی کے لئے نہایت مفید اور ضروری ہے جلد حاصل کریں۔ ھدیہ فی جلد نو روپے علاوہ محصولڈاک مکمل سیٹ دس جلدوں میں رعایتی قیمت ۸۰ روپے علاوہ محصولڈاک

• سیرت خاتم النبیین حصہ اول ایڈیشن دوم

سیدی حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضؓ کی معرکہ آلاء تصنیف جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح سیرت اور عرب و اسلام کی مکمل جامع تاریخ پر مشتمل ہے اس کا تیسرا ایڈیشن ۳۱ سال کے بعد شائع کیا گیا ہے۔ احباب کی طرف سے اس کے شائع کرنے کا بار بار مطالبہ تھا۔ اب احباب کی خواہش پر یہ کتاب شائع کی گئی ہے۔ یہ کتاب نہ صرف سیرۃ اور تاریخ سے متعلق ہے بلکہ ایک تبلیغی کتاب بھی ہے۔ آرڈر بھجوا کر طلب فرمائیں۔ ھدیہ مجلد علاوہ محصولڈاک ۵ روپے

• سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب کا مکمل سیٹ ۲۳ جلدوں میں ھدیہ عابتی ۲۰۰ روپے صرف علاوہ محصولڈاک۔ نیز ہر قسم کے قرآن مجید اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جملہ لٹریچر ہم سے طلب فرمائیں

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ **الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا نصف صدی سے آپ کی خدمت کر رہا ہے

حب اٹھراء رجسٹرڈ
قدیمی — اولین — شہرۂ آفاق
مکمل کورس چھ چودہ روپے

زوجام
طاقت کی لاثانی دوا
چودہ روپے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو عرض کی قیمت چھ روپے

ہمارا اصول
صاف ستھرے اجزاء
دیانت دارانہ دواسازی
عمدہ پیکنگ
غریبانہ قیمت
مخلصانہ مشورہ
اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں

نرینہ اولاد گولیاں
انعام خداوندی
۵/- روپے

حب مفید النساء
بے قاعدگی کا بہترین علاج
تین روپے

چیدہ سے چیدہ زنانہ اندرونی امراض کے بہترین معالج
جہاں زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

مقوی دانت منجن
دانتوں کی مضبوطی کے لئے
پچاس پیسے

حب مسان
سوکھے کی مجرب دوا
دو روپے

مقوی دماغ گولیاں
دماغی کام کرنے والوں کیلئے
دو روپے

شہزین
عرض اٹھراء کی پڑیاں
۲۲ خوراک — چھ روپے

تسہیل ولادت
پیدائش کی گھڑیوں کی ساتھی
تین روپے

حب بواسیر — دو روپے
قبض کشا گولیاں — ایک روپیہ
تجربہ کی چوہڑی — ایک روپیہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز چرک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

دس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر فہرست مفت طلب فرمائیے

موازنۂ مذاہب

میدانِ عمل — نسیم سیفی

اس کتاب میں اسلام کی ترقی اور عیسائیت کی شکست کی ایک واضح تصویر دکھائی گئی ہے۔

اس کتاب کے مندرجہ ذیل مضامین خاص طور پر قابل ذکر ہیں

۱۔ اسلام اور عیسائیت کی موجودہ جنگ اور [illegible]

۲۔ ڈاکٹر بلی گراہم اور احمدی مبلغین

۳۔ عیسائیت کی شکست کی تدریجی منازل

۴۔ کسر صلیب کا ایک اور ثبوت

قیمت ۱۲ آنے

احمدیہ بک ڈپو دارالرحمت شرقی ربوہ

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے

انگوٹھیاں

فرحت علی جیولرز

دی مال لاہور

فون نمبر ۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مردوں کے لیے			عورتوں کے لیے (اس خانہ میں اپنے وزن دیکھیں)			
عمر ۲۵ سے ۳۵ سال وزن پونڈوں میں	عمر ۲۵ سے ۳۵ سال وزن پونڈوں میں	عمر ۲۵ سے ۳۵ سال وزن پونڈوں میں	عمر ۲۵ سے ۳۵ سال وزن پونڈوں میں	بلندی پائنٹ انچوں میں	عمر ۲۵ سے ۳۵ سال وزن پونڈوں میں	عمر ۲۵ سے ۳۵ سال وزن پونڈوں میں	بلندی پائنٹ انچوں میں
۱۲۷	۱۳۴	۱۳۶	۱۲۷	۵ فٹ ۱½ انچ	۱۱۴	۱۲۱	۵ فٹ ۱½ انچ
۱۲۹	۱۳۶	۱۳۸	۱۲۹	۵ فٹ ۲½ انچ	۱۱۶	۱۲۳	۵ فٹ ۲½ انچ
۱۳۲	۱۳۸	۱۴۰	۱۳۲	۵ فٹ ۳ انچ	۱۱۸	۱۲۵	۵ فٹ ۳ انچ
۱۳۶	۱۴۰	۱۴۳	۱۳۶	۵ فٹ ۳½ انچ	۱۱۸	۱۲۶	۵ فٹ ۳½ انچ
۱۳۸	۱۴۳	۱۴۷	۱۳۴	۵ فٹ ۴½ انچ	۱۲۱	۱۲۹	۵ فٹ ۴½ انچ
۱۴۰	۱۴۵	۱۴۹	۱۳۶	۵ فٹ ۵½ انچ	۱۲۳	۱۲۹	۵ فٹ ۵½ انچ
۱۴۳	۱۴۹	۱۵۱	۱۳۵	۵ فٹ ۶ انچ	۱۲۵	۱۳۲	۵ فٹ ۶ انچ
۱۴۷	۱۵۱	۱۵۶	۱۴۰	۵ فٹ ۷ انچ	۱۲۷	۱۳۴	۵ فٹ ۷ انچ
۱۴۹	۱۵۶	۱۵۸	۱۴۲	۵ فٹ ۷½ انچ	۱۲۹	۱۳۶	۵ فٹ ۷½ انچ
۱۵۱	۱۶۰	۱۶۵	۱۴۷	۵ فٹ ۸½ انچ	۱۳۲	۱۴۰	۵ فٹ ۸½ انچ
۱۵۶	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۹	۵ فٹ ۹½ انچ	۱۳۴	۱۴۳	۵ فٹ ۹½ انچ
۱۶۰	۱۶۷	۱۷۱	۱۵۱	۵ فٹ ۱۰ انچ	۱۳۸	۱۴۵	۵ فٹ ۱۰ انچ

وزن کی زیادتی خطرناک ہوتی ہے

ڈاڈالین

کی گولیاں کھا کر وزن کم کریں

ڈاڈالین

تیار کردہ:-
ایم ولیم اشویگے جرمنی

ایجنٹس برائے پاکستان
شفا میڈیکو لاہور
فون-۶۳۶۹۳

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

شریف جیولرز ربوہ

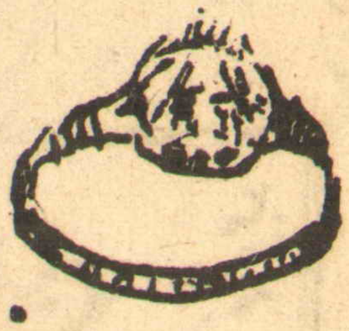

خالص سونے چاندی کے زیورات بنوانے یا خرید و فروخت کے لئے

ہماری خدمات حاصل کریں

الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھیاں خریدنے کا واحد مرکز

قیمت ۲/۵۰ روپے فی انگوٹھی

اپنے احمدی بھائی کی دکان پر تشریف لاکر خدمت کا موقعہ دیں۔

بر دکان حاجی شریف احمد۔ چوہدری محمود احمد راجپوت۔ مارکیٹ فضل شاپ

گولبازار ربوہ

ہر قسم کا

کاغذ اور گتہ

بازار سے رعائتی نرخوں پر خریدنے کیلئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور

پر

تشریف لاویں

- فون نمبر دکان ۶۴۵۲۳
- مکان ملک عبداللطیف شکوہی ۶۲۵۱۶
- مکان ملک محمد حنیف ۶۲۵۱۸

ھُوَ الشَّافِی

چند مفید اور مجرب نسخے

- بے بی ٹانک۔ بچوں کی کمزوری۔ سوکھا پن، مٹی کھانے کی عادت اور دانت نکالنے کی تکلیف کا کامیاب علاج ہے۔
- لیکوریں۔ لیکوریا۔ سیلان الرحم کے لئے اکسیر ہے۔ ۴ روپے
- سپیشل کورس۔ طاقت کی خاص دوا۔ دس روپے
- ری جوی نیٹنگ کورس۔ سپیشل کورس سے بھی زیادہ طاقتور ۳۰ روپے
- پینز کیور۔ جوڑوں کی درد کا مکمل علاج۔ ۱ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افروڈور

جرمنی کی ایک نادر دوائی

- ذہنی پریشانی
- کام کو جی نہ چاہنا
- ذہنی کھچاؤ
- چڑچڑاپن
- جلد غصہ آجانا
- ذہنی انتشار
- جلد تھک جانا
- بے حد کمزوری
- مردانہ بانجھ پن

کیلئے

جرمنی کی بنی ہوئی "افروڈور گولیاں" بے حد مفید ہیں۔ استعمال کے ایک ہفتہ کے بعد اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے۔ پچاس گولیوں کی قیمت ۱۵ روپے علاوہ محصولڈاک

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور

فون نمبر ۶۳۶۹۳/۳۲۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

نورِ کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر جو آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں عورتوں، مردوں۔ سب کے لئے مفید

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سُرمہ خورشید

ایک عجوبۂ روزگار سرمہ

دھند، غبار، خارش، کرکرے، موتیابند وغیرہ امراضِ چشم کے لئے نہایت اکسیر اور لاجواب ہے۔

قیمت ۷۵ پیسے

تریاقِ اخطرا

اسقاطِ حمل بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مشہور عالم گولیاں۔ قیمت مکمل کورس ۱۵ روپے۔

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بہترین تجویز مکمل اعلیٰ اجزا سے تیار کردہ قیمت مکمل ۲۵ روپے۔

انگزینا

یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی، نظامِ ہضم کی اصلاح کرتی عصبی اور ریحی جوڑوں کے دردوں کو دُور کر کے توانائی بحال کرتی ہیں۔

قیمت فی شیشی دو روپے صرف

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ